لاتجالسوهم ولا تشاربوهم ولاتواكلوهم ولاتصلوامعهم ولا تصلوا عليهم

ترجمہ: نہ ان کے ساتھ اُٹھو، بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، پیو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کا جنازہ پڑھو۔

شیعہ اور سنی اتحاد شریعت کی روشنی میں

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے ایک قیمتی ذخیرہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں..... شیعوں سے اتحاد کرنے، ان کو دینی اور اسلامی اتحادوں میں شامل کرنے کا شرعی حکم اور نقصانات.....!

دنیا میں اگر رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباسِ خضر میں اکثر رہزن بھی رہتے ہیں
حسین سانپ کے نقش و نگار سہی
نگاہ اپنی، زہر پہ رکھ ! خوش نما بدن پہ نہ جا
غدار (شیعیت) نے بھی دھار لیا روپ مسلمان
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

تالیف

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

:لاتجالسوھم ولا تشاربوھم ولاتواکلوھم ولاتصلوامعھم ولا تصلوا علیھم:

ترجمہ: نہ ان کے ساتھ اُٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، پیو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کا جنازہ پڑھو۔

شیعہ اور سنی اتحاد شریعت کی روشنی میں

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے ایک قیمتی ذخیرہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعوں سے اتحاد کرنے، ان کو دینی اور اسلامی اتحادوں میں شامل کرنے کا شرعی حکم اور نقصانات.....!

دنیا میں اگر رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباسِ خضر میں اکثر رہزن بھی رہتے ہیں
حسین سانپ کے نقش و نگار سہی
نگاہ اپنی، زہر پہ رکھ ! خوش نما بدن پہ نہ جا
غدار (شیعیت) نے بھی دھار لیا روپ مسلمان
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

(..... تالیف .....)

مولانا محب اللہ قریشی صاحب

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب............. شیعہ اور سنی اتحاد شریعت کی روشنی میں

تالیف................. حضرت مولانا محب اللہ قریشی صاحب

اشاعت اول.......... اپریل 2024ء

صفحات.............. 239

ناشر................... مکتبہ صحابہؓ ضلع کوئٹہ بلوچستان

﴿فہرست مضامین﴾

انتساب 6
عرضِ مؤلف 7
پیش لفظ 9
مقدمہ 12

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے پر اسلاف اور اکابرین
کے فتاوی جات اور فرمودات 18

(1) رئیس المناظرین حضرت مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین دبیرؒ ساکن بھیں ضلع جہلم کا فتوی 19
(2) دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتوی 21
(3) جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہؓ حاصل پور روڈ بہاولپور کا فتوی 23
(4) مدرسہ عربیہ دارالسلام قائم پور کا فتوی 25
(5) قطب زمانہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کا فتوی 26
(6) جامعہ عربیہ صدیقیہ دور شہر نواب شاہ کا فتوی 27
(7) مدرسہ فاروقیہ شمس العلوم میر وخان شہداد کوٹ کا فتوی 28
(8) حضرت مولانا مکی عباسی صاحب کا فتوی 29
(9) دارالافتاء جامعہ علوم شریعہ جھنگ کا فتوی 30
(10) دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد کا فتوی 31

(11)مولانا عبداللہ فاروقی، فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتوی............ 32
(12)شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا فتوی............ 33
(13)امام بخاری صاحبؒ کا فتوی............ 34
(14)وقاص حسن خان صاحب، فاضل مدینہ یونیورسٹی کا فرمان............ 36
(15)حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، مہتمم دار العلوم دیوبند کا فتوی............ 40
(16)حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر کے فرمودات............ 43
(17)حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ، امیر خدام اہل سنت پاکستان کا فرمان............ 49
(18)علامہ محب الدین مصری صاحب کا فرمان............ 60
(19)عزیز احمد صدیقی صاحب کا فرمان............ 66
(20)حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب کا فرمان............ 68
(21)پیر نصیر الدین گیلانی صاحبؒ کا فرمان............ 71
(22)ولی کامل، فقیہ العصر، مفتی اعظم، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحبؒ، بانی جامعۃ الحمید لاہور کا فتوی............ 73
(23)حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فتوی............ 75
(24)حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحب، استاذ دار العلوم دیوبند کا فتوی............ 98
(25)حضرت مولانا مفتی محمد زبیر صاحب، مفتی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتوی............ 111

(26)امیر عزیمت، مجدد وقت، وکیل صحابہؓ حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے
فرمودات 124
(27)حضرت مولانا علامہ ضیاءالرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا فرمان 128
(28)جرنیل اسلام حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے فرمودات 129
(29)حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے فرمودات 135
(30)امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ، اور شیعہ سنی اتحاد، ایک حقیقت 142
(31)محترمہ حافظہ مصباح ضیاء کا فرمان 150
(32)صدرالشریعہ، حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی کا فتوی 151
(33)حضرت مولانا محمد امتیاز القادری کا فتوی 152
(34)مجدد دین وملت، حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی صاحب کا فتوی 154
(35)حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی کا فتوی 156
☆شیعوں کے ساتھ اتحاد کرنے کے لئے غلط استدلال کرنا 163
☆شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے پر چند سوالات اور ان کے جوابات 166
☆خامہ انگشت بدنداں کہ 173
☆وفاق المدارس کی خدمت میں عرض گزارش 179
☆توحید، رسالت قرآن اور صحابہ کرامؓ و ازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعوں کے کفریہ عقائد، ان کے ائمہ معصومین کے ارشادات اور ان کے مستند ترین علماء و مجتہدین کے بیانات ملاحظہ فرمائیں 182
☆سنی قوم کے نام سپاہ صحابہؓ کا پیغام 230

☆شیعہ مذہب اور شیعوں کی حقیقت اور ان کی سیاہ تاریخ جاننے کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں.. 234
☆ناظرین کرام سے درخواست.. 239

انتساب

امام سنی انقلاب، امام اہل سنت، مجدد وقت، اسلام ونظریہ پاکستان کا حقیقی محافظ، امیر عزیمت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور ان کے رفقاء کرام کے نام جنہوں نے ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہن کر، گولیوں اور بموں کا نشانہ بن کر، بچوں کو یتیم کروا کر، بیویوں کو بیوہ کروا کر، جیل کی کال کوٹھڑیوں میں زندگی گزار کر تختہ دار پر چڑھ کر، اپنا تن، من، دھن قربان کر کے 1985 میں جھنگ کی سرزمین پر سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھ کر اس عظیم فتنہ کا راستہ رُوک کر سنیوں کو بیدار کیا، شیعیت کے مکروہ چہرے سے کفر اور نفاق کا پردہ ہٹا کر شیعیت کو ایسا لگام دیا کہ ان کے تمام ناپاک منصوبے خاک میں مل گئیں۔

عرضِ مؤلف

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفی : امّا بعد:

میرے محترم علمائے کرام!

شروع ہی سے اسلام کے قلب وجگر اور اس کے اعصاب پر ایسے حملے ہوئے ہیں کہ دوسرا مذہب ان میں سے ایک کی بھی تاب نہیں لاسکتا لیکن اسلام نے شکست نہیں کھائی بلکہ اپنے سب حریفوں کو شکست دی اور اپنی اصل شکل میں قائم رہا۔ اس لئے کہ ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جنہوں نے نہایت جرأت وہمت کے ساتھ اُن حملوں کا مقابلہ کیا۔ یہ محض اتفاقی بات نہیں، اور خدا تعالیٰ جل شانہ کی اس کائنات میں کوئی بات اتفاقی طور پر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس انتظام خداوندی کا نتیجہ ہے کہ جس دور میں جس صلاحیت وقوت کے آدمی کی ضرورت تھی، اور زہر کو جس تریاق کی حاجت تھی وہ اُمت کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے عطا فرمایا۔

اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ جن داخلی فتنوں اور منافقانہ تحریکوں سے اسلام اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے ان کا سرچشمہ اور

ان میں سب سے زیادہ طویل العمر اور سخت جان شیعیت کا فتنہ ہے جسے ہماری شامتِ اعمال کے طور پر اس زمانہ میں نئی زندگی ملی ہے۔لیکن شاید یہ نئی زندگی مستقبل میں اس کے لئے :افاقة الموت: ثابت ہو۔

البتہ اس بات کا انحصار،سنت اللہ کے مطابق اس بات پر ہے کہ کتنی جلد ہمارے علماء کرام اور ہماری قوم اس فتنہ کی سنگینی کو صحیح طور پر سمجھتی ہے اور اس کے شر سے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے کتنا عزم وارادہ،کتنی غیرت وحمیت اور کتنی چستی وبیداری کا ثبوت دیتی ہے...؟؟؟

ملک پاکستان کے مسلمانوں کو اس پُرانے اور مکار دشمن کے ساتھ اتحاد کرنے سے بچنے کے لئے یہ مختصر کتاب لکھی گئی ہے۔اس کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ کیا اِن فیصلہ جات کے بعد شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا اور شیعوں کو اسلامی اتحاد میں شامل کیا جاسکتا ہے؟

خادم صحابہؓ واھل بیتؓ

محب اللہ قریشی

(تاریخ:22:4:2024)

پیش لفظ

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم : امّابعد:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہمارے دین اسلام کو اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایا اور برگزیدہ وچنیدہ افراد کے ہاتھوں ہم تک پہنچایا، یعنی صحابہ کرامؓ کی اس ایمانی جماعت کے ذریعے جسے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے پیارے اور آخری نبی ﷺ کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا، تا کہ براہ راست حضور اکرم ﷺ سے دین سیکھ کر اسے ہم تک پہنچانے کا فریضہ انجام دے۔

یہ جماعت پوری انسانیت میں سب سے زیادہ نیک دل، عمیق العمل، بے تکلف اور سادہ تھی اور اپنے خالص اعمال عظیم اخلاص دین متین کے لئے اپنی بہترین خدمات اور کلمۂ الٰہی کی سربلندی کے لئے اپنے زبردست کارناموں کے سبب اس مقام تک پہنچی کہ رب کائنات نے اپنی زندۂ جاوید کتاب قرآن کریم میں ان سے اپنی رضاو خوشنودی کا برملا اعلان کردیا، اور حضور اکرم ﷺ نے اپنی محبت سے، ان پاکیزہ نفوس اور بے لوث عزائم والی جماعت کے گرد اپنے فرمان سے ان کے گرد دشمن سے حفاظتی دائرہ کھینچ ڈالا کہ:

:لاتسبوااصحابی فلوان احدکم انفق مثل احدذھباً مابلغ مداحدھم ولانصیفہ:

ترجمہ: میرے صحابہ کوبُرامت کہو،اگرتم میں کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سوناخرچ کرلےتوبھی ان کےایک مد (تقریباًسیربھر) یاآدھی مد کے برابرنہیں ہوسکتا۔

عربی والے کہتے ہیں:تعرف الاشیاء باضدادھا:کسی چیزکی معرفت اس کی ضد سےہوتی ہے،جیسے ہردورمیں منکرین توحیدورسالت،منکرین قرآن وسنت،منکرین قیامت سزاوجزاہوئے ہیں،اسی طرح صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہے۔دورِنبوت سے لےکردورِحاضرتک جتنےملحد،بےدین اوربدعتی طبقات پیداہوئے، اُن سب نے اپنے تیرونشتر کی ابتداءکسی نہ کسی ذریعے سےاس مقدس جماعت سے کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نےان عظیم شخصیات کی عظمت وتقدس اورعدالت کے دفاع کے لئےہردورمیں ایسے رجال پیدافرمائےجنہوں نے اپنی جان ہتھیلی پررکھ کران کی ناموس کی حفاظت فرمائی اوراس فریضہ کی ادائیگی میں انہوں نے اپناسب کچھ لٹادینا قابل صدافتخار واعزازسمجھا،کیونکہ ان حضرات کے سامنےحضوراکرمﷺ کایہ فرمان مبارک تھا۔

:اذالعن اٰخرہ ھذہ الامۃاولھا فمن کتم حدیثافقدکتم ماانزل اللّٰہ:اورکتمانِ دین کرکے:اولٰئک یلعنھم اللّٰہ ویلعنھم اللّٰعنون:کی طرح وعید سےبچنے کاخوف تھا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کابےحدشکروامتنان ہےکہ اس نےمحض اپنےخاص فضل وکرم سےمجھ جیسے بےبضاعت وکم سوادطالب علم کوشیعیت کےساتھ اتحادکرنے کےموضوع پر قافلۂ اہل حق کی خدمات جلیلہ کاکچھ تذکرہ نظرقارئین کرنے کی سعادت بخشی۔اس کی وجہ وہ تحریک اورجذبہ قلب ہےجس نے صحابہ کرامؓ سے بالخصوص اورناموس صحابہؓ پرکٹ مرنے والے قافلہ سے بالعموم ایک باطنی تعلق اورروحانی نسبت پیداکردی ہے۔یہ کتاب اسی

سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

آخر میں قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس مجموعہ کا تمام مواد بندہ نے اپنے اسلافؒ اور اکابرؒ کی کتب سے خوشہ چینی کر کے حاصل کیا ہے۔اس لئے اگر اس کتاب کے اندر آپ حضرات کو کوئی خوبی ملے تو اس کو میرے اکابرؒ کی طرف منسوب کیا جائے اور جو بھی کوتاہی اور خامی نظر آئے تو اس کو بندہ کی طرف منسوب کر کے احسان کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کم علم، کم فہم، کم فکر بندہ کو آگاہ فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا ہے کہ بندۂ عاجز کی اس ٹوٹی پھوٹی کوشش کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اپنی رضا کا ذریعہ بنائے اور اُمت مسلمہ کے لئے عموماً اور اہلیانِ پاکستان کے لئے خصوصاً نافع بنائیں اور دارین میں سلامتی اور بہتری والا سلسلہ فرمائے۔

انت ولئی فی الدنیا والاخرۃ توفّنی مسلما وّالحقنی بالصّلحین

خادم صحابہؓ واھل بیتؓ

محب اللہ قریشی

(تاریخ:22:4:2024)

مقدمہ

نحمدہ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم:امّابعد:

میرے محترم قارئین کرام!

یہ ایک تاریخی مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ، خلفاء راشدینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مذہبی طور پر یہودی اور سیاسی طور پر مجوسی وایرانی سب سے زیادہ زخم خوردہ تھے۔لہٰذا دونوں گروہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نور یعنی دین اسلام کو اپنی ریشہ دوانیوں، سازشوں اور افواہوں سے بجھادیں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہودیوں کے بغض وعناد سے اُمت مسلمہ کو آگاہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

:لتجدنّ اشدّالنّاس عداوۃ للّذین اٰمنواالیھود والّذین اشرکواالخ...یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے۔کیونکہ یہودیوں کے اندر بغض وعناد،حق سے اعراض اور اہل ایمان کی تنقید کا جذبہ حد سے زیادہ پایا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا قتل اور تکذیب ان کا ہمیشہ شعار رہا ہے۔

میرے محترم دوستو!

یہ بات بلا خوف وتر دید کہی جا سکتی ہے کہ عہد نبوتﷺ میں جن اسلام دشمن تحریکوں نے حضور اکرمﷺ اور صحابہ کرامؓ کے خلاف اعلانیہ یا خفیہ کردار ادا کیا تھا بعد کے تمام ادوار میں بھی وہی قوتیں سرگرم عمل رہی ہیں، کبھی انفرادی شکل میں اور کبھی :الکفر ملۃ واحدۃ: کے تحت، لیکن اس حقیقت کا انکار ممکن نہیں ہے کہ سازش و غداری اور مکاری میں کوئی بھی یہودیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

شیعیت نہ صرف یہ کہ یہودیت کی کوکھ سے پیدا ہوئی بلکہ اس کی تخلیق کا مقصد ہی اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا تھا، اور یہ بدترین کفر ہے جس پر اسلام کا لیبل لگا کر چودہ صدیوں سے مسلمانوں کو مسلسل دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ جبکہ اس کا حقیقی اسلام اور دین کے ساتھ دُور کا بھی واسطہ اور تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ گروہ یہودیت، عیسائیت، ہندومت اور مجوسیت سے مرکب اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔

شیعہ مذہب اسلام کے بالمقابل کفر، ارتداد، زندقہ اور نفاق کی وہ پہلی تحریک ہے جو اسلام کو مٹانے کیلئے کھڑی کی گئی ہے، اور چاہا گیا ہے کہ اس کے ذریعے بعد کی اُمت کا رابطہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ اور اس کے کتاب قرآن مقدس سے کاٹ دیا جائے، تا کہ بعد کی اُمت کو اسلام کی کسی بات پر اور قرآن کریم کے کسی حرف پر اعتماد نہ رہے۔

شیعہ کے اس بدنما تاریخی کردار کو سامنے رکھتے ہوئے علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ :اسلامی تاریخ میں شیعیت ایک سیاہ ترین بدنما داغ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور امام العصر حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ فیض الباری :جلد 1 صفحہ 172: پر فرماتے ہیں کہ :اکثر اسلامی حکومتوں کی بربادی شیعہ کے ہاتھوں ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کو رسوا کرے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار پڑے۔

میرے محترم بھائیو!

شیعیت ہی وہ ظالم قوم ہے جس کے بارے میں مدیر ماہنامہ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ شیعہ فرقہ اپنے ابتدائے وجود سے آج تک مسلسل مسلمانوں کی بیخ کنی میں کوشاں ہے، اور اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

تاریخ بزبانِ حال چیخ رہی ہے، تمہیں پکار پکار کر شیعیت کے مکر وفریب سے آگاہ کرنا چاہتی ہے کہ اسلام سے محبت کا دم بھرنے والو! آؤ میں تمہیں شیعیت کا گھناؤنا کردار دکھاؤں، شیعیت کو مسلمان فرقہ سمجھنے والو! آؤ میں تمہیں شیعیت کی بے وفائی اور دھوکے سے پُر زندگی کا اصلی چہرہ دکھاؤں۔ جب سے شیطان کی اس ناپاک ذریت نے عبداللہ ابن سبا کی منافقانہ کوکھ سے جنم لیا ہے اُس وقت سے لے کر آج تک شیعیت نے اسلام کی گردن کاٹنے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔

شیعیت نے ہر دور میں مسلمانوں اور شعائرِ اسلام کو اپنی سنگباری کا ہدف بنایا ہے۔ پیغمبر انقلاب ﷺ کے جانثاروں اور وفاداروں کا نام سن کر انگاروں پر لوٹنے والی یہ قوم ہر دور میں اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی ترقی وعروج کی راہ میں رکاوٹ بنی ہے۔ ان کی ظلم و بربریت اور درندگی کی شرمناک داستانیں آج بھی تاریخ کا ایک تاریک باب ہیں جسے دیکھ کر چڑھتے سورج کی طرح اس امر کا یقین ہو جاتا ہے کہ یہ گستاخ فرقہ کسی دین ومذہب کا نام نہیں، یہ یہود کا خود کاشتہ زہریلا پودا ہے جس کا بیج فقط اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے بویا گیا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کی عزت وشوکت، 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے خلیفہ ثانی حضرت فاروقِ اعظمؓ کو شہید کرنے والا (ابولولؤ فیروز) رافضی تھا۔

پیکرِ شرم وحیاء سخاوت کے بے تاج بادشاہ نبی کریم ﷺ کے دہرے داماد اور خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کو شہادت کا جام پلانے والے (بلوائی) رافضی تھے۔

سیدنا حسینؓ کو شہید کرنے والے (توابین) رافضی تھے۔ پھر انتقامِ حسینؓ کے نام پر ستر ہزار مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے والا (مختار الثقفی) بھی رافضی تھا۔

ہلاکو سے بغداد کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہانے والا وزیر (ابن علقمی) رافضی تھا۔

تاتاریوں کو اُکسا کر بغداد میں سولہ لاکھ مسلمانوں کی گردنیں تن سے جدا کرنے والا (نصیر الدین طوسی) رافضی تھا۔

سنی اُمراء کو قتل کر کے صلاح الدین ایوبیؒ کے خلاف سازشیں کرنے والے (فاطمینِ مصر) رافضی تھے۔

فاتح یورپ بایزید یلدرم کو ظلم وستم کی چکی میں پیسنے والا (شاہ تیمور لنگ) رافضی تھا۔

حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف بغاوت اور ان کی شہادت 35 ہجری بہ سازشِ عبداللہ ابن سبا۔ جنگ جمل، جنگ صفین 36 ہجری بہ سازشِ پیروانِ ابن سبا۔ سقوط خلافتِ عباسیہ اور مسلمانوں کا قتلِ عام 656 ہجری بہ سازشِ شیخ الشیعہ نصیر طوسی اور وزیرِ علقمی شیعی۔ نادر شاہ کے ہاتھوں دلّی کی تباہی اور علماء اسلام کی تذلیل واہانت 735 ہجری۔ سلطان ٹیپوؒ کی شہادت اور ریاستِ میسور پر انگریزوں کا قبضہ 1160 ہجری بہ سازشِ میر جعفر سینکڑوں قیامت نماء حادثات ہیں جن سے اسلام اور مسلمانوں کو محض شیعوں کی فتنہ پردازیوں کی بناء پر دوچار ہونا پڑا ہے۔ بنگال کا (جعفر) اور دکن کا (صادق) رافضی تھے، دہلی کی جامع مسجد میں لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے والا (شاہ درانی) رافضی

تھا، ایرانی انقلاب کی آڑ میں نہتے سینوں کو قتل کرنے والا (خمینی) بھی سب جانتے ہیں کہ رافضی تھا۔ یہ سب وہ تاریخی حقائق ہیں جن سے آنکھیں چرانا خود فریبی اور جھٹلانا بے ضمیری کے سوا کچھ نہیں۔

اور پھر ایران میں ایک سیاہ ترین دور خمینی ملعون کا آیا، اس شخص نے بڑی مکاری سے یہودی مکر وفریب کو استعمال کرتے ہوئے اسلامی انقلاب کے نام سے اسلام کو لوٹنا شروع کیا اور پھر تو یوں ہوا، کہ:

بتوں کو آج سروں پہ سجا کے نکلے لوگ
گئے وہ دن کہ چھپاتے تھے آستینوں میں

اور اس طرح سرِ عام شیعیت نے اسلام کے نام پر اپنا کفریہ لٹریچر پھیلانا شروع کر دیا اور ایران سے بارش کی طرح شیطانی لٹریچر برسنے لگا، بعض مسلمانوں کی زبان پر بھی خمینی لعین کے کفریہ انقلاب کی مدح ہونے لگی۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اور یوں سادہ لوح مسلمان ان کے شیطانی جال میں گرفتار ہوتے چلے گئے اور خمینی ملعون کو اپنا مذہبی رہنما سمجھ کر گمراہی کی اندھیر نگری کو آباد کرنے لگے اور اس طرح شیعیت کی کفریہ دوکان پر پیشاب کی بوتل آبِ زم زم کا لیبل لگ کر بکنے لگی، زہر، تریاق کے نام پر بکنے لگا، شیطنت، رحمانیت کے نام پر فروخت ہونے لگی، اور جہنم کو جنت کے نام پر خریدا جانے لگا۔

غدار نے بھی دھار لیا روپ مسلمان
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

اور آج بھی شیعیت کو جب اور جیسے موقع میسر آتا ہے مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ اسلافؒ اور اکابرینؒ کے چند فتاوی جات اور فرمودات قلمبند کر کے اُمت مسلمہ کے سامنے پیش کر دیئے جائیں تا کہ شیعیت کے ساتھ اتحاد کرنے کی شرعی حیثیت..... مسلمانوں کے سامنے آجائیں۔

لہذا ایمانی فریضہ سمجھ کر اللہ تعالی جل شانہ کی توفیق سے یہ مختصر کتاب لکھی گئی۔ اللہ تعالی جل شانہ اس کتاب کو اپنی دربار میں قبول فرما کر میری نجات کا ذریعہ بنائے۔ اور اس کتاب سے تمام سنیوں کو فائدہ پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثمّ آمین)

خادم صحابہؓ واھل بیتؓ

محب اللہ قریشی

(تاریخ: 22:4:2024)

شیعہ کے ساتھ
اتحاد کرنے پر
اسلاف و اکابرین
کے فتاوی جات
اور فرمودات

رئیس المناظرین حضرت مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین دبیرؒ ساکن بھیس ضلع جہلم کا فتوی

سوال: حضرت عائشہ صدیقہؓ کو قذف کرنے اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کو اصحاب رسول نہ سمجھنے والا، حضورﷺ کی دوسری بیٹیوں کو سوائے حضرت فاطمہؓ کے نہ ماننے والا موجودہ قرآن کا منکر اور اس کو محرف (تبدیل شدہ) کہنے والے لوگوں کو دین حق (اہل سنت والجماعت) سے ہٹانے والا کافر ہے یا نہیں؟

ایسے شخص سے رشتہ داری، نکاح کرنا ان سے دوستی اور یارانہ لگانا، ایسے لوگوں کے عرسوں میں شرکت کرنا، شادی اور غمی میں ان سے شرکت کرنا، ان سے مل کر کھانا اور پینا، بطور دوستی بھائی بندی جائز ہے یا نہیں؟

اور جو شخص ایسے لوگوں سے محبت و پیار کرے اس سے برتاؤ اور سلوک جائز ہے یا نہیں؟ جواب شافی دے کر پوری تسلی فرمائیں؟

جواب: جس شخص یا فرقہ میں یہ اوصاف ہوں جو سوال میں مذکور ہیں، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، ایسے شخص یا گمراہ فرقے سے حسب اقتضائے: الحب للّٰہ والبغض للّٰہ: خلط ملط اور راہ و رسم رکھنا منع ہے۔

شیخینؓ کو بُرا کہنے والا جمہور المسلمین کے نزدیک کافر ہے اور قرآن کریم کا منکر اور تحریف کنندہ بھی مسلمانی سے خارج ہے، باقی اُمور کا بھی یہی جواب ہے، ایسے لوگوں سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔ (آفتاب ہدایت ردِ رفض و بدعت: ص 374)

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کافتوی

سوال: گذارش ہے کہ میرے چچا جان اپنی بیٹی یعنی میری کزن کی شادی میرے تایا جان کے بیٹے سے کررہے ہیں جو کہ پورا گھرانہ شیعہ اثناعشری مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔میں نے اپنے چچا جان کو بارہا منع کیا اور علماء کرام کے فتاویٰ جات جو کہ :بینات: اور :الفرقان: کے خصوصی نمبر میں شائع ہوئے ہیں دکھائے،لیکن وہ جواباً یہ دلیل دیتے ہیں کہ اب تمام مکاتبِ فکر کے علماء کا اتحاد ہو چکا ہے اور دینی جماعتوں اور دینی اداروں کے اتحاد میں بھی شیعہ اثناعشری شامل ہیں۔لہذا :بینات: اور :الفرقان: والے متفقہ فیصلے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔اگر دینی اداروں اور دینی جماعتوں کے اتحاد میں انہیں شامل کرنے پر کسی کو کوئی شرعی اعتراض نہیں ہے تو سارا اسلام ہمارے رشتہ کرنے پر کیوں حرکت میں آجاتا ہے؟اب آپ سے فتویٰ مطلوب یہ ہے کہ:

1.....شیعہ کی کسی مذہبی تنظیم کی دینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنا یا ان کے کسی مذہبی ادارے کو دینی مدارس کے اتحاد میں شامل کرنا شریعت کی روشنی میں کیا حکم رکھتا ہے؟

2.....کیا اس اتحاد کی بنیاد پر اگر میرے چچا جان اپنی سنی بیٹی کا نکاح شیعہ اثنا عشری سے کردیں تو کیا یہ نکاح صحیح ہوگا؟اور وہ خود یا اس نکاح کی تقریب میں شرکت کرنے

والے گنہگار تو نہیں ہوں گے؟

3۔۔۔۔**حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے زیر ادارت:بینات:میں متفقہ** فیصلہ کی کیا حیثیت ہے؟ کیا وہ اب **منسوخ** ہے؟

جواب: 1۔۔۔3۔۔۔۔جن مفتی حضرات نے فتویٰ دیا تھا، جب تک اُن کا رجوع ثابت نہ ہو فتویٰ برقرار رہے گا۔سیاسی اتحاد کے بعد کسی سیاسی مذہبی جماعت نے اپنے سابقہ نظریات سے برأت کا اعلان نہیں کیا ہے۔البتہ وقت کے تقاضے کے مطابق مذہبی بنیاد پر انتشار اور قتل و غارت کو ختم کرنا ضروری سمجھا گیا تا کہ پاکستانی قوم بیرونی سازشوں سے محفوظ رہے۔

2۔۔۔۔اس اتحاد کی وجہ سے نکاح کے جواز کا راستہ نہیں کھل سکتا۔کیونکہ یہ اتحاد نظریاتی نہیں بلکہ یہ اتحاد سیاسی ہے۔اس لئے نکاح جائز نہیں۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماءاهل سنت:ص 41)

جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہؓ حاصل پور روڈ بہاولپور کا فتوی

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے شیعیت کی تکفیر اور ان کی مذہبی، ملی، شرعی، معاشرتی اور سیاسی حیثیت کے تعیین پر جو فتویٰ دیا ہے، بندہ اس سے مِـنْ وَعَـنْ اتفاق کرتا ہے، اور اس کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہے، اور اس کے عین حق ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

موجودہ دور میں کسی بھی مصلحت یا مفاد کے پیش نظر شیعہ سمیت کسی بھی غیر مسلم فرقہ سے اتحاد و تعلقات اور مشترکہ جدوجہد کے عنوان سے سعی لاحاصل کو قرآن وسنت، آثارِ صحابہؓ اور اکابرین محققین علمائے اُمت کی متفقہ آراء و فتاوی کی روشنی میں قطعی حرام اور ناجائز سمجھتا ہے۔ شیعہ کو کسی بھی دینی اتحاد میں شامل کرنا انتہائی مذموم، ملعون اور نا قابلِ معافی جرم ہے۔

شیعیت کی مکمل تاریخ..... اسلام دشمنی اور کفر دوستی سے لبریز ہے۔ اس کے باوجود اِن غدارانِ دین وملت سے کسی خیر کی توقع رکھتے ہوئے انہیں کسی دینی اتحاد میں شامل کرنا، ان کی شرارت گاہوں کو دینی درسگاہوں کے عنوان سے تعبیر کرنا اور اپنے مذہبی اجتماعات

میں ان کو بطورِ مہمان یا بطورِ معاون شریک کرنا شرعاً ناجائز ہے۔اس فعلِ قبیح اور عمل شنیع کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔

اور ستم بالائے ستم یہ کہ اپنے اس خالصتاً غیر شرعی فعل کو شرعی بنانے کی کوشش کرنا خود اپنے ایمان کو مشکوک کرنے والی بات ہے۔موجودہ اتحاد ہو یا اس کے بعد کوئی اتحاد ہو، اس میں شیعہ کو شامل کرنا غیر شرعی ہے۔اور یہ عمل کرنے والے خود اپنی بد عملی کے ذمہ دار ہیں۔نہ تو ان کیلئے کوئی شرعی حجت موجود ہے اور نہ ہی خود ان حضرات کا یہ عمل شرعی حجت بننے کے قابل ہیں۔

اس لئے تمام عامۃ المسلمین کسی بھی ایسے اتحاد سے خود کو دُور رکھیں، اسی میں خیر ہے، ورنہ شر میں ملوث ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم سب مسلمانوں کو ہر قسم کے شرور وفتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔

(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت:ص 88)

مدرسه عربیه دارالسلام قائم پور کافتوی

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے جو فتویٰ دیا ہے وہ حرف بحرف درست اور صحیح ہے۔ قادیانیوں کی طرح شیعہ اثناعشریہ پر شرعاً حکم تکفیر و زندقہ ہے۔ ہمارے اکابرین و محققین کا مذہب یہی ہے۔ آج کے دور میں دین کے نام پر ان کو دینی مدارس اور دینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنے والے اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ ان کا یہ اتحاد شرعی طور پر کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے۔ اس اتحاد سے عوام کو دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ کے صحابہؓ کے گستاخوں کے ساتھ کسی طرح محبت اور دوستی کے تعلق کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماءاهل سنت:ص 62)

قطب زمانہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کا فتوی

سوال: رافضیوں سے انس رکھنا، اتحاد رکھنا، رسم دوستی ادا کرنا، اس کی دعوت کرنا اور اس کے یہاں دعوت کھانا باوجودیکہ اس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہ ہو، جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص بلاضرورت روافض سے اتحاد رکھیں وہ کیسا ہے؟ اور ثقات کو اس کی معیت میں اکل وشرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط مودت کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور ان سے مؤدت کرنے والا: مداھن فی الدین: عاصی ہے۔(فتاوی رشیدیہ:ج2:ص366)

جامعہ عربیہ صدیقیہ

دوڑ شہر نواب شاہ

کافتوی

علماءِ محققین (متقدمین ومتاخرین) کے اجماع کے مطابق شیعہ اثناعشریہ کافر، زندیق ومرتد ہیں۔ان کے ساتھ مسلمانوں کو کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ان کے مذہبی اداروں کو مدارسِ دینیہ کہنا روا نہیں۔نیز ان کی تنظیم کو دینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنا بھی قطعاً ناجائز ہے۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 114)

مدرسه فاروقیه شمس العلوم میروخان شہدادکوٹ کافتوی

شیعہ بھی قادیانیوں کی طرح کافر ہیں۔شرعی لحاظ سے ان کے ساتھ اتحاد کرنا ناجائز ہے۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت:ص 115)

حضرت مولانا تحیٰ عباسی کا فتوی

نائب مدیر جامعہ فاروق اعظمؓ مدنیہ

جتوئی مظفر گڑھ

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے جو اثناعشریہ کے ساتھ اتحاد کے متعلق فتویٰ دیا ہے، بندہ اس کی صدقِ دل سے تصدیق کرتا ہے۔ چونکہ شیعہ اثناعشری مرتدین اور کفارِ محاربین کے حکم میں ہیں۔

(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت:ص 77)

دارالافتاء جامعہ علوم شریعہ جھنگ کافتوی

روافض بوجہ عقائدِ کفریہ وانکارِ نصوصِ قطعیہ کافر اند۔ان کا ذبیحہ، مناکحت، مذہبی اتحاد ناجائز وحرام ہے۔یہی حکم ماضی کے قومی اتحاد اور موجودہ MMAاور تنظیماتِ مدارس کا ہے۔(فتوئ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت:ص53)

دارالافتاء دارالعلوم فیصل آبادکافتوی

شیعوں کا اثنا عشریہ فرقہ کافر ہے۔کیونکہ وہ ضروریاتِ دین کے منکر ہیں،قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہیں،اکثر صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں،شیخینؓ کی خلافت کے منکر ہیں۔اِن تمام باتوں کی تفصیلات حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ نے اپنی کتاب :ایرانی انقلاب: میں مفصل طور پر بیان کی ہے۔اس لئے اِن کے ساتھ کسی صورت میں اتحاد جائز نہیں۔کیونکہ اتحاد کی وجہ سے دینِ اسلام کو نقصان اور شیعیت کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

وہ فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھ کر ہمارے جلسوں میں اور مسجدوں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنا بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں۔اس لئے ان کے ساتھ اتحاد کے جائز ہونے کی گنجائش نہیں۔

باقی یہ عذر کہ مدارس کیلئے اِن سے اتحاد.....یہ بڑی کمزور دلیل ہے۔البتہ جن شیعوں کے یہ عقائد نہ ہوں صرف حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہ کرامؓ پر فضیلت دیتے ہوں تو پھر وہ مسلمان ہیں،ان کے ساتھ اتحاد جائز ہے۔

(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت:ص 42)

مولانا عبداللہ فاروقی کا فتویٰ

(فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان)

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے جو فتویٰ دیا ہے وہ حرف بحرف درست اور صحیح ہے۔ قادیانیوں کی طرح شیعہ اثناعشریہ پر شرعاً حکم تکفیر و زندقہ ہے۔ ہمارے اکابرین و محققین کا مذہب یہی ہے۔ آج کے دور میں دین کے نام پر ان کو دینی مدارس اور دینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنے والے اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ ان کا یہ اتحاد شرعی طور پر کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے۔ اس اتحاد سے عوام کو دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔ حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ کسی طرح محبت اور دوستی کے تعلق کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ (فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 86)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا فتوی

اب شیعہ کی خباثتیں عالمی سطح پر ظاہر ہو رہی ہیں، اب تو اہل اسلام کو حضور اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کہ..... صحابہؓ کی شان میں تنقیص کرنے والوں سے اجتناب کیا جائے..... پر عمل کرنا چاہئے۔ مگر اس پر مجھے تعجب ہے کہ شیعہ لوگ تو بیت اللہ کو منہدم کرنے، حجر اسود کو چرانے، شیخینؓ کے اجسام مبارکہ کی بے حرمتی کرنے، اور شعائر اللہ کی توہین کرنے پر تلے ہوئے ہیں، مگر..... ہمارے بعض نادان اور بے وقوف لوگ انہیں گلے لگا رہے ہیں۔(دفاع صحابہ اور علماء دیوبند:ص192)

امام بخاری صاحبؒ کا فتوی

امام بخاری صاحبؒ فرماتے ہیں: ما أبالی صلیت خلف الجهمی والرافضی أم صلیت خلف الیهود والنصاری، ولا یسلم علیهم ولا یعادون ولا ینکاحون ولا یشهدون ولا تؤکل ذبا ئحهم:

ترجمه: میں ایک جہمی یا رافضی کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں اور کسی یہودی یا نصرانی کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا (اس لئے کہ یہ دونوں فرقے یہود ونصاری کی طرح کافر ہیں، اگر چہ یہ خود کو مسلمان کہیں) نہ ان کو سلام کرنا چاہئے، نہ ان کی مریضوں کی عیادت کرنی چاہئے، نہ ان سے شادی بیاہ کرنا چاہئے، نہ ان کی شہادت قبول کرنی چاہئے، نہ ان کا ذبیحہ کھانا چاہئے۔

تشریح:

بات بالکل واضح ہوگئی کہ امام بخاری صاحبؒ کے نزدیک شیعہ بدترین کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ذرا غور فرمائیں که.....

جب سلام ممنوع ہوا، مریضوں کی عیادت تک اجازت نہ ہوئی، ان سے نکاح اور رشتہ حرام ہوا، اوران کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوئی اوران کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھانا حلال نہ ہوا، تو اب.....ان لوگوں سے کسی بھی سطح پر اتحاد کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ ان کے ساتھ تعلق رکھنا یا کسی بھی عنوان سے ان کو اپنے ساتھ ملانے یا ان کے ساتھ میل جول رکھنے کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے؟ اور پھر...یہ سب

کچھ ہو بھی دین کے نام اور عنوان سے؟ کیا ان شیعوں سے بڑا کافر بھی کوئی ہے کہ ان کو چھوٹا دشمن سمجھنے کے فریب میں مبتلا ہو کر بڑے دشمن کا مقابلہ کرنے کے عنوان سے ان کے ساتھ اتحاد کرنا یا ان کو ساتھ رکھنا جائز ہو سکے؟ (اکفار الملحدین: ص 170)

وقاص حسن خان صاحب کا فرمان
(فاضل: مدینہ یونیورسٹی)

آج اِس پُرفتن دور میں اُمت مسلمہ کیلئے افسوسناک المیہ یہ ہے کہ وہ فتنہ جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے علیؓ! میری اُمت میں ایک گروہ ہوگا جو اہل بیتؓ کی محبت کا دعویٰ کرے گا، صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع اُن کی علامت ہوگی، اُن کو رافضہ کہا جائے گا، اُن سے جنگ کرنا، کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔

اور اسی فتنہ کے متعلق دوسری حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھے چُن لیا اور میرے لئے میرے اصحاب، میرے انصار، میرے قرابت داروں کو منتخب کیا اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو اِن (صحابہ کرامؓ) کو گالی دے گی اور ان میں نقص نکالے گی، پس تم نہ اُن کے ساتھ بیٹھنا، نہ اُن کے ساتھ پینا، نہ اُن کے ساتھ کھانا اور نہ اُن سے نکاح کے معاملات کرنا۔

آج اس مکار اور موذی فتنے کو اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے دینی جماعتوں کے بنائے جانے والے اتحاد میں شامل کر کے جہاں قرآن و سنت کے واضح احکامات کی خلاف ورزی کی جارہی ہے وہیں پر علمائے حق کی اس فتنہ کے خلاف شبانہ روز کاوشوں کو بھی ضائع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اے کاش.....!

اپنے آپ کو علمائے حق کے جانشین کہنے والے ذی وقار علمائے کرام اس بات کو بھی سوچتے کہ جن علمائے کرام کے ہم اپنے آپ کو جانشین کہتے نہیں تھکتے وہ علماء تو قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت دلوانے کیلئے صرف اس بناء پر محنت کرتے رہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا اور مرزا قادیانی ملعون کو نبی مانا۔

اے ذی وقار علماء کرام!

کیا آپ کے پاس اس سوال کا جواب ہے کہ قادیانیوں نے تو صرف ایک مرزا قادیانی کو نبی مانا تو وہ بدترین کافر ٹھہرے، ان کے ساتھ اُٹھنا، بیٹھنا، ان کے ساتھ اتحاد کو تو کفر کہا جائے اور گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دُکھانے کا سبب کہا جائے۔ کیا شیعوں کا عقیدۂ امامت، ختم نبوت کا بدترین انکار نہیں ہے...؟ قادیانیوں نے تو صرف ایک شخص کو نبی مانا، جبکہ شیعوں نے عقیدۂ امامت کی آڑ میں بارہ اماموں کو نبی کا درجہ دیا، بلکہ اپنے ائمہ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھنے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کے ساتھ اتحاد کرنا گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دکھانے کا سبب ہے تو شیعوں کے ساتھ اتحاد کرنا گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دکھانے کا سبب کیوں نہیں ہے.....؟؟؟

میرے محترم اور قابلِ قدر علماء کرام!

میں دین کا ادنیٰ رضا کار ہونے کی حیثیت سے آپ کی توجہ محدّث اعظم برصغیر حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی صاحبؒ کی مایہ ناز تصنیف تفہیمات الٰہیہ کی طرف دلوانا چاہتا ہوں، جس میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ:

مجھے نیند کی حالت میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا:

یارسول اللہﷺ! میں شیعوں کو کیا سمجھوں؟ آقائے مدنیﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ان کے عقیدۂ امامت کا مطالعہ کرو۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جب میں نے شیعوں کے عقیدۂ امامت کا مطالعہ کیا تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ شیعہ ختم نبوت کے قائل نہیں بلکہ بدترین منکر ہیں۔

ختم نبوت کیلئے قادیانیت کے خلاف پُر جوش تقریر کرنے والے اور دارالعلوم دیوبند کے نام پر بڑی بڑی خدماتِ دیوبند کانفرنسیں کرنے والے ذی وقار علمائے کرام! دارالعلوم دیوبند کا شیعہ اثناعشریوں کے متعلق ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کے اجلاس میں کیا جانے والا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں اور دیانت داری کے ساتھ فیصلہ دیں کہ علمائے دیوبند سے فکری ونظریاتی طور پر بغاوت کس نے کی....؟؟؟

29 اکتوبر 1986 کو دارالعلوم دیوبند میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور تحفظ ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولا منظور احمد نعمانی صاحبؒ نے ایک تجویز پیش کی جو بحث وتمحیص کے بعد منظور کر لی گئی۔ ہم اُس تجویز کا متن دارالعلوم دیوبند کے ترجمان: ماہنامہ دارالعلوم دیوبند: جنوری 1987ء: سے بلاتبصرہ نقل کر رہے ہیں:

شیعہ اثناعشریوں کے متعلق علمائے دیوبند کا فیصلہ

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ شیعہ اثناعشری مسلک کا جو فی زمانہ دنیا کے شیعوں کی اکثریت کا مسلک ہے اور ایران میں اسی مسلک کے ذریعے ماضی قریب میں ایک انقلاب برپا ہوا، جس کو اسلامی انقلاب کہہ کر عالمِ اسلام کو ایک زبردست دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ اس مسلک کا ایک بنیادی عقیدہ، عقیدۂ ختم نبوت کا انکار ہے۔ اسی بنا پر حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے صراحت کے ساتھ ان کی تکفیر کی ہے۔

لہذا یہ اجلاس تحفظ ختم نبوت اعلان کرتا ہے کہ یہ مسلک موجب کفر اور ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے۔نیز یہ اجلاس تمام اہل علم سے اس فتنہ کے خلاف سرگرم ہونے کی اپیل کرتا ہے۔(حرمین کی پکار: ص 33)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا فتوی

مہتمم دارالعلوم دیوبند

فرمایا: ایک مرتبہ آپ مصر تشریف لے گئے تو وہاں جامعۃ الازہر کے علماء کرام سے ملاقات کے دوران فتنۂ شیعیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس میں آپ نے ایسے کلمات ارشاد فرمائے جو کہ ایک تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ نے ارشاد فرمایا کہ جامعۃ الازہر میں شیعوں کے بارے میں مسئلہ چل رہا ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ جو مسلم اور شیعہ کے درمیان منفرت سی ہے، اس کو ختم کیا جائے۔ اور جامعۃ الازہر میں شیعوں کو بھی داخلے کا حق دیا جائے، یہ مسئلہ وہاں چل رہا ہے۔

وہاں کے شیوخ میں شیخ عبدالواحد والی ہیں ایک جگہ ان سے ملاقات ہوئی تو اس مسئلہ پر کچھ گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ایک شیعہ تو وہ ہیں جو بالکل اصولِ اسلامیہ سے منحرف اور بالکل مختلف ہیں جیسے کوئی.... تحریف قرآن کا قائل ہے یا بعض حلولِ خداوندی کے قائل ہیں، ان سے تو بحث نہیں، وہ تو اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن جو لوگ محض حضرت علیؓ کی تفضیل کے قائل ہیں ان سے اگر منافرت باقی نہ رہے تو کیا حرج ہے؟ خواہ

مخواہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت الگ ہے۔

تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر فقط اتنا ہی مسئلہ ہو، اہم تو یہ بھی ہے۔ اس واسطے کہ اب فضیلتِ شیخینؓ پر اور ان کی خلافت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، اجماع کا فرق اور اس کا توڑ ڈالنا یہ بھی تو کوئی معمولی چیز نہیں۔ لیکن اگر اس کو برداشت کر بھی لیا جائے کہ ایک چیز پر اجماع ہو چکا ہے مگر اس کی جو جانب مخالف ہے وہ کوئی حرام یا ممنوع نہیں۔ لیکن اگر فقط ایک مسئلہ ہو تو کچھ صبر کر لیا جائے لیکن ان کے جو سارے فرقوں کا قدر مشترک ہے وہ مسئلہ امامت ہے۔ اور وہ امامت کو نبوت سے افضل جانتے ہیں، پھر امام کو معصوم بھی سمجھتے ہیں، کہتے ہیں امام کوئی غلطی کر ہی نہیں سکتا۔ تو یہ مسئلہ بھی سامنے آئے گا کیا آپ اس کو برداشت کر لیں گے...؟

ظاہر بات ہے کہ جب بنیاد کے اندر ہی اختلاف ہو گیا کہ ہم تمام مسلمان اس کے قائل ہیں کہ نبوت سے اونچا کوئی مرتبہ نہیں، امامت تو ابع نبوت میں سے ہے، جب نبوت ختم ہو گئی تو نبوت کی خلافت باقی رہے گی۔ وہ خلافت خواہ امامت کی صورت میں ظاہر ہو خواہ علم کی صورت میں خواہ کسی بھی کمال کی صورت میں ہو۔ بہر حال وہ فروعاتِ نبوت میں سے ہے۔

یہ امت کا ایک اجماعی مسئلہ ہے۔ اس کے اندر اگر ایک فرقہ یہ دعویٰ کرے کہ نبوت افضل نہیں بلکہ امامت افضل ہے تو پہلے تو یہ اجماع کا فرق ہوا، پھر یہ ان کے ہاں امام کیلئے عصمت لازم ہے جیسا کہ نبی کیلئے عصمت لازم ہے، تو نبوت کے محاذ کے متوازی ایک دوسرا مقام لا کے کھڑا کر دیا تو ہم اس کو :شرك في النبوة: سے تعبیر کریں گے۔

جیسا کہ :شرك في الولوهيت ممنوع ہے اسی طرح :شرك في النبوة: بھی ممنوع ہے۔ ختم نبوت ﷺ کے بعد جو بھی عصمت کا دعویٰ ہو گا تو اس کی زد براہِ

راست ختم نبوت پر پڑے گی۔ادھرایک دعوی خارق اجماع اور دوسرا اسلام کا اجماعی مسئلہ ختم نبوت کا ہے یہ اس کے بھی منافی ہے۔تو کیا آپ اسے برداشت کریں گے....؟

پھر میں نے یہ عرض کیا کہ دوسری بات یہ ہے کہ ان ساری چیزوں کو چھوڑ دیجئے، یہ دیکھئے کہ ہر فرقے کا ایک مزاج ہوتا ہے،اس فرقے کا مزاج ہی تخریبی ہے اور تاریخ اس پر شہادت دے گی کہ مسلمانوں کو جتنے نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اس میں سیاست کی یا خلافت کی، جہاں جہاں تباہی ہوئی ہے پیچھے سے یہی فرقہ نکلتا ہے۔تو تاریخ کی روشنی میں یہ ایک تخریبی فرقہ ہے۔جب اس کا مزاج یہ ہے تو ہوسکتا ہے کہ آج وہ آپ کی چاپلوسی کر کے آپ میں شامل ہو جائے لیکن کل کو نوک پنجے نکال کر آپ کو بیخ دے، آپ کے اوپر غالب آجائے، جیسا کہ تاریخ اس پر شاہد ہے۔پھر آپ کیا کریں گے....؟

آپ نے محض ایک عقیدہ سامنے رکھ لیا یعنی:تفضیل علیؓ : کہ جی!یہ کوئی زیادہ اہم نہیں۔یاد رکھیں!اگر صرف اس ایک مسئلے تک بات ہوتی تو مضائقہ نہیں تھا مگر مسائل دوسرے بھی ہیں۔پھر طبقوں اور طبقات کا مزاج ہوتا ہے اس سے قطع نظر کر لینا تو ٹھیک نہیں ہے۔اس طرح کی باتیں ان سے ہوتی رہیں۔

آخر میں انہوں نے یہ کہا کہ میں بھی ان چیزوں کا قائل ہوں، میں تو صرف نمائندگی کر رہا تھا کہ ہمارے ہاں یہ خیالات ہیں۔تو میں نے انہیں کہا کہ اب بات آپ پر واضح ہوگئی ہے تو اب آپ یہ نمائندگی کریں گے کہ یہ خیالات غلط ہے اور یہ نہیں ہونے چاہئیں۔(دفاع صحابہ اور علماء دیوبند:ص148)

حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ کے فرمودات (ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر)

سوال: کیا شیعہ کے ساتھ اتحاد ہو سکتا ہے؟

جواب: شیعہ تین بنیادی عقائد میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ان میں سے دو باتیں ایسی ہیں جنہیں آپ ان کا ذاتی معاملہ کہہ کر نظر انداز کر سکتے ہیں، لیکن ان کا ایک عقیدہ ایسا ہے جو مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان اتحاد میں رکاوٹ ہے۔وہ عقیدہ .....سب شیخینؓ ہے۔ اس کے علاوہ عقیدۂ تحریف قرآن اور عقیدۂ امامت بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہیں، لیکن ان دونوں عقائد کی موجودگی میں شیعہ کے ساتھ ملکی امن واستحکام کیلئے بطور غیر مسلم کوئی نہ کوئی صورت نکل سکتی ہے، لیکن سب شیخینؓ کے عقیدہ کی موجودگی میں شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا، ان کے ساتھ بیٹھنا، کسی معاملہ میں بھی ان کی رعایت کرنا بہت بڑی بے عزتی، منافقت اور کھلا دھوکہ ہے۔

جہاں اصولی اور نظریاتی اختلاف ہو تو اس اختلاف میں مسلمان کے دل میں سوائے ایمان کے کوئی اور چیز سما ہی نہیں سکتی۔اس لئے فروعی اختلاف میں اتحاد ہوا ہے اور

ہوسکتا ہے لیکن جہاں نظریاتی اختلاف ہو، کفر اور اسلام کا اختلاف ہو، وہاں مسلمان تو کٹ سکتا ہے اتحاد نہیں کرسکتا۔ کافر کے کفر پر اتحاد کر لینا اتحاد نہیں بے غیرتی ہے۔

ہاں! قرآن و حدیث اتحاد کی دعوت دیتا ہے مگر اتحاد کا مطلب مداہنت نہیں، اتحاد کا مطلب کتمانِ حق نہیں، اتحاد کا مطلب ضروریاتِ دین کا انکار نہیں، اتحاد کا مطلب صحابہ کرامؓ کی عظمت کا سودا نہیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ اہل ایمان کا آپس میں اتحاد ہو، اس لئے ہر مالی جانی قربانی دینے کو تیار ہیں، لیکن ایسا اتحاد..... جس سے عقیدۂ الوہیت و عقیدۂ ختم نبوت ﷺ پر زد پڑتی ہو، ایسا اتحاد جس سے صحابہ کرام کی عظمتوں اور قربانیوں کا انکار ہوتا ہو، ایسا اتحاد جس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ، رسول ﷺ، صحابہؓ، قرآن اور تمام دین کے گستاخ کو بھائی کہا جائے، اور ایسا اتحاد جس سے اسلام کا اصلی چہرہ مسخ ہوتا ہو..... ہم ایسے اتحاد پر کروڑوں لعنت کرتے ہیں اور اس کو اتحاد نہیں بلکہ..... ایمان پر ڈاکہ تصور کرتے ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

چودھویں صدی برصغیر پاک و ہند کی بہت اہم صدی گزری ہے، اس میں انگریز سامراج کے خلاف بہت سی تحریکوں نے جنم لیا، ان میں ایسی سیاسی تحریکیں بھی تھیں جو خاص مسلمانوں کی تھی اور سیاسی رہنما انہیں قومی سطح پر اٹھانے کیلئے سنی شیعہ فاصلے کے بغیر آگے بڑھنا چاہتے تھے۔

ان تمام سیاسی تقاضوں، بلکہ مشترکہ سیاسی عمل کے باوجود مقتدر علماء اہلِ سنت..... شیعوں سے ہمیشہ اصولی فاصلے پر رہے اور شیعوں کے مخصوص عقائدِ سبعہ میں سے کسی کو صفِ اسلام میں جگہ نہ دی۔ اگر کسی کو ساتھ ملایا تو محض تالیف قلب کے طور پر کہ شاید حق کا چہرہ ان پر کھل جائے۔ ان کی مذہبی قیادت سے کبھی اسلام کے نام پر

سمجھوتہ نہ کیا گیا۔

پھر یہی وہ صدی ہے جس میں ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی حکومت کے زیرِ اثر مسیح موعود اور پھر نبی ہونے کا دعوی کیا، یہ جانتے ہوئے کہ قادیانیت انگریزی حکومت کے سیاسی مقاصد پورا کرنے کیلئے سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے، کئی جگہوں پر سنی اور شیعہ دونوں قادیانیت کے خلاف کام کرتے رہے۔ یہ اتحاد اپنے سیاسی مقاصد و برطانوی سامراج کی مخالفت میں ہوا، اس لئے نہیں کہ سنّی، شیعوں کو مسلمان سمجھتے تھے۔ سنّی مسلمانوں نے کبھی کسی ایسے شخص کو مسلمان تسلیم نہیں کیا جو شیعہ کے عقائدِ سبعہ میں سے کسی ایک عقیدے کا بھی حامل ہو۔

اس پس منظر میں اثناعشری شیعوں کے بارے میں اہلِ سنت کے ہاں اگر کچھ نرمی آ سکتی تھی تو اسی چودھویں صدی میں، لیکن..... ہم دیکھتے ہیں کہ وقت کے سیاسی تقاضوں اور مفادات کے باوجود اُس صدی کے علمائے حق اُس فیصلے سے بالکل متفق رہے، جو سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کی زیرِنگرانی اُسی وقت کی قومی اسمبلی نے کیا تھا۔ شیعہ سنی بھائی بھائی کی آواز..... اسلام کی چودہ صدیوں میں کبھی کسی عالمِ حق کے ہاں پذیرائی حاصل نہیں کر سکی۔ رہے عوام تو انہیں: کالانعام: ہونے کے سبب اس شہادت میں نہیں لایا جا سکتا۔ (عبقات: ج2: ص248)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

کافروں کی دو قسمیں ہیں۔ **(1)** کفار مجاہرین۔ **(2)** کفار منافقین۔

کفار مجاہرین وہ ہیں جو اپنے آپ کو کھلے طور پر اسلام کا مخالف کہتے ہیں، اور کفارِ منافقین وہ ہیں جو صریح کفریہ عقائد کے باوجود اپنے آپ کو صفِ اسلام سے باہر نہیں کرتے۔

ان دوسری قسم کے کافروں کو کسی مصلحت کیلئے کچھ وقت کیلئے اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس دوران وہ ہمارے حلقوں میں اپنے کفر کی اشاعت نہ کریں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی کچھ عرصے کیلئے انہیں باہر نہ نکالا، آپ ﷺ سے عرض بھی کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں (ابھی) روک رکھا ہے۔

اس کا مقصد شاید یہ ہو کہ یہ کھلے طور پر کفارِ مجاہرین سے نہ جا ملیں، یا عام لوگوں کو اُس وقت صفِ اسلام کچھ بھاری نظر آئے۔ اِس وقت ہمیں ان مصالح سے بحث نہیں کہ انہیں کچھ وقت کیلئے اپنے ساتھ کیوں رکھا گیا؟ بتانا صرف یہ ہے کہ کفار منافقین کو کبھی کبھار مجاہرین کے مقابلہ میں اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔

کسے پتہ نہیں کہ ہمارے اکابرؒ تحریک ختم نبوت میں علامہ کفایت حسین کو ساتھ لے کر چلے تھے، لیکن یہ بات بھی سب کے سامنے ہے کہ اُس وقت شیعوں کا یہ جارحانہ اندازِ عمل نہ تھا جو خمینی کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد پیدا ہوا، نہ انہوں نے اُس وقت اہلِ سنت والجماعت کے اکثریتی ملک میں فقہ جعفریہ کے کبھی یہ امن سوز اور اشتعال انگیز نعرے لگائے تھے۔ اس مرحلے پر پہنچ کر ہر دردمند مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اب ہم انہیں مجاہرین میں کیوں نہ شمار کریں؟ اور مصلحت کا وہ پردہ درمیان سے کیوں نہ ہٹا دیں جو پہلے کفارِ مجاہرین اور کفارِ منافقین میں فرق کرتا تھا؟

پھر یہ بات بھی کسی سے مخفی نہیں کہ ان تحریکوں میں جن میں ہمارے بعض اکابرؒ ان کو ساتھ لے کر چلے اُس اتحاد میں غلبہ ہمیشہ اسلام کا ہوتا تھا، اور اُن شیعوں کو اُن محافل و مجالس میں کبھی ان کفریات کے جہر و اعلان کی جرأت نہ تھی جو آج یہ کھلے بندوں کر رہے ہیں۔ اُن حالات میں اور اِن حالات میں خمینی کا اقتدار اور نفاذِ فقہ

جعفریہ کا اعلان حدِ فاصل ہے، جس پر آج ان کا حکم کچھ پہلے سے مختلف ہو گیا ہے۔
(عبقات: ج2: ص 257)

ایک جگه فرماتے هیں که:

جب تک ایران میں یہ مذہبی انقلاب نہیں آیا تھا، اہل سنت حضرات ہر قومی تحریک میں شیعوں کو ساتھ لے کر چلتے رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُس وقت تک لوگوں نے شیعیت کو صرف کتابوں میں پڑھا تھا اور ان میں تقیہ کی اساس پر ہر طرح کی روایات مل جاتی تھیں، یہ معلوم کرنا خاصا مشکل تھا کہ اصل شیعہ مذہب کیا ہے؟ خمینی کے مذہبی انقلاب اور ولایت الفقیہ کے مذہبی خاکے سے اب شیعیت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اب علماء نے خود دیکھ لیا ہے اور خود ایران جا کر دیکھ لیا ہے کہ شیعیت کی مذہبی دلالتیں عربی نہیں، بلکہ ایرانی ہیں اور اس مذہب کی اساس تو لا پر نہیں بلکہ اوّلین اُمت کی عداوت پر ہے۔ ان حالات میں ہمارا ان کو ساتھ لے کر چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ (عبقات: ج1: ص 16)

ایک جگه فرماتے هیں که:

شیعوں کے ممتاز قانون دان سید وزیر حسین سابق چیف جج چیف کورٹ اودھ نے 5 فروری 1941ء کو گنگا پرشاد میموریل ہال لکھنؤ میں ایک تقریر میں کہا کہ:

اگر ہندوستان کے شیعوں کو ایک الگ نیشن (قوم) نہ کہا جائے تو کم از کم وہ ایک مستقل اور علیحدہ فرقہ ضرور ہیں۔ جس کے امتیازی خصوصیات اسے دوسرے مسلمانوں سے بالکل علیحدہ کرتے ہیں۔ توحید، اُلوہیت، کلام مجید، رسالت، خلافت، نماز، روزہ، عقد اور تدفین، غرض تمام بنیادی اور فروعی اُمور کی تعبیر میں زبردست اختلاف ہے جو ایک دوسرے کو بالکل علیحدہ کر دیتا ہے، ہماری تاریخ جدا ہے، ہماری روایات جدا ہیں۔

کیا آپ انکار کریں گے کہ ہمارے قانونی مسائل جن کے مرکز پر ہماری زندگی

دَور کرتی ہیں علیحدہ نہیں ہے؟ (استفہام انکاری)۔ہمارے قانونِ عقد، قانونِ طلاق اور قانون وراثت کو دیکھئے سب علیحدہ ہیں۔لہذا ہمارے اور ان کے درمیان اتحاد کس بنیاد پر ہوسکتا ہے۔ (عبقات:ج2:ص316)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کا فرمان (امیر خدام اہل سنت پاکستان)

عربی دینی مدارس کے سنی شیعہ طلبہ کا اتحادی فتنہ:

ماہِ اپریل کے ہی گذشتہ ہفتہ میں ایک خط: ناظم اتحاد طلباء مدارس عربیہ لاہور: کی طرف سے موصول ہوا، جس میں ہمارے مدرسہ اظہار الاسلام کے طلباء کو بھی سنی شیعہ مدارس کے طلباء کی متحدہ تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ اور اس میں یہ اطلاع بھی تھی کہ قریباً تین سو عربی مدارس کو چٹھیاں ارسال کر دی گئی ہیں، نیز ایک وفد اس اتحاد کیلئے عنقریب دَورہ کرنے والا ہے۔

چونکہ ہمارے نزدیک اس قسم کا سنی شیعہ اتحاد دینی مدارس کے طلباء کیلئے انجامِ کار بہت خطرناک ہے، کیونکہ اب تک تو سبائیت کے جراثیم سے اہل سنت کے دینی مدارس محفوظ رہے ہیں، اکابر علمائے اہل سنت نے ہمیشہ فتنۂ روافض سے تحفظ کیلئے بڑی محنتیں کی ہے۔ لیکن افسوس آج دینی مدارس کے طلباء کو بھی تحفظِ ناموسِ صحابہؓ کی طرف کم توجہ ہے :اَلّا ماشاء اللّٰہ: اور اسی ذہن کی وہ کمزوری ہے جو شیعیت اور سبائیت کے ساتھ بھی

اتحاد کی دعوت دے رہی ہے۔

اِس پُرفتن دور میں اتحاد اتحاد کا نعرہ بلند ہے جس کی وجہ سے اتحاد کی مخالفت کرنے والا ہدفِ طعن بنایا جاتا ہے، لیکن قابلِ فکر امر یہ ہے کہ کیا شہد اور زہر کا، مرض اور صحت کا، اور حُبّ اور بُغض کا اتحاد بھی کارگر ہوسکتا ہے؟ جس طرح سیلاب کی روک تھام کیلئے سیلاب میں ڈبونے والوں کو اور آگ سے بچاؤ کیلئے آگ میں جھونکنے والوں کو شریکِ کار اور معاونِ نہیں بنایا جاسکتا اسی طرح منکرینِ سنت اور منکرینِ صحابہؓ کو بھی ان خالص دینی مدارس کی تنظیم واتحاد میں شریکِ کار نہیں بنایا جانا چاہئے جو کہ سنت اور صحابہ کرامؓ کے شرعی مقام کی تعلیم وحفاظت کیلئے قائم کئے گئے ہیں اور معمولی مشکلات وموانع کو اضطراری صورتوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا جن میں بقدرِ ضرورت حرام کا استعمال مباح ہوجاتا ہے۔ طلباء کیلئے سفری سہولتیں حاصل کرنا اتنی اہمیت نہیں رکھتا کہ اس کی وجہ سے اہل سنت کے دینی مدارس کو ایک نئے ابتلاء میں ڈال دیا جائے اور ایسا کرنے سے سنیت اور شیعیت کی امتیازی حدود ہی ختم ہوجائیں گی۔

اگر تنظیم واتحاد کی بنیاد صرف طلباء کی برادری کو بنایا جائے قطع نظر بنیادی عقائد کے تو پھر اس متحدہ تنظیم میں مرزائی طلباء کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے، اور عیسائی طلباء کو بھی، کیونکہ ان کے بھی اپنے اپنے مذہبی ادارے قائم ہیں، آخر یہ سلسلہ کہاں تک جائے گا....؟

دینی مدارس عربیہ کو سرکاری کالجوں اور سکولوں پر قیاس نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ اُن کا مقصد محض دُنیوی مال و جاہ کا حصول ہوتا ہے، اور دینی مدارس کا مقصدِ قیام تحفظِ دینِ حق ہے، جس کیلئے بسااوقات مال وجاہ کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

ہم سب اہل سنت والجماعت اگر حسبِ ذیل ارشادِ نبوی ﷺ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیں تو بنصرت خداوندی مذہب اہل سنت محفوظ ومستحکم ہوجائے گی۔

:اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضامن بعدی،من احبّھم فبحبّی احبّھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم: حضورا کرمﷺ نے ارشادفرمایاکہ:میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا،اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا،اُن کومیرے بعد ملامت کانشانہ نہ بنانا،جواُن سے محبت کرے گاوہ میری محبت کی وجہ سے ہی محبت کرے گااور جواُن سے بُغض رکھے گاوہ میرے ساتھ بُغض کی وجہ سے ہی اُن سے بُغض رکھے گا۔(اتحادی فتنہ:ص3)

ھم اس اتحاد کے خلاف ھیں جس میں شیعہ مدارس کے طلباء بھی شامل ھوں:

﴿.....نقل جوابی مکتوب بخدمت ناظم صاحب.....﴾

ناظم اتحادِطلبۂ مدارس دینہ عربیہ لاہور کے خط کے جواب میں جوخط یہاں سے ارسال کیا گیاتھاوہ یہ ہے:

:السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ: آپ کاخط مدرسہ اظہارالاسلام کے طلباء کے نام موصول ہوا جس میں آپ نے یہ اطلاع دی ہے کہ بتاریخ 13اپریل جامعہ مدنیہ لاہور میں مختلف مکاتیبِ فکر کے عربی مدارس کے طلباء کامشترکہ اجلاس ہوا جس میں بریلوی،اہل حدیث،اہل تشیع اوردیوبندی مدارس کے نمائندے شامل ہوئے اوراس اجلاس میں:اتحادِ طلبۂ مدارسِ دینیہ عربیہ: کےنام سےایک تنظیم بھی قائم کردی گئی،اورسردست اس اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جس طرح اسکولوں اورکالجوں کےطلباء کوسفری مراعات دی گئی ہیں،اسی طرح دینی مدارس کوبھی دی جائیں۔ آپ نے ہمارے مدرسہ کے طلباء کوبھی اپنی فہرست بھیجنے کیلئے کہاہےاوریہ کہ آپ کاایک وفدصوبہ میں اس مقصد کیلئے دورہ کرنے والا ہے۔لیکن ہم اس اتحاد کےخلاف ہیں جس میں

شیعہ مدارس کے طلباء بھی شامل ہوں کیونکہ:

1.....سنی اور شیعہ کا اختلاف صرف مکاتبِ فکر کا فروعی اختلاف نہیں بلکہ یہ ایک بنیادی دینی اختلاف ہے۔ معلوم نہیں آپ خود سنی ہیں یا شیعہ یا نہ سنی اور نہ شیعہ، کیونکہ آپ نے مختلف مکاتبِ فکر کی تفصیل میں سنی یا اہل سنت کا نام نہیں لکھا صرف دیوبندی بریلوی کے نام لکھے ہیں حالانکہ دیوبندی اور بریلوی کی نسبتیں دیوبند اور بریلی کے دینی مدارس کی بناء پر ہیں جو مذہب اہل سنت والجماعت کے دو مختلف مکتب فکر ہیں۔ آپ کو شیعوں کے مقابلہ میں اہل سنت کا نام لکھنا چاہئے تھا جس کو آپ نے ناواقفیت وغیرہ کی بنا پر بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

2.....سنی مدارسِ دینیہ اور شیعہ مدارس کے طلبہ کے عدمِ اتحاد کی وجوہ حسبِ ذیل ہیں:

الف..... شیعہ مذہب کی بنیاد عقیدۂ امامت پر ہے اور منصبِ امامت اُن کے نزدیک منصبِ نبوت سے افضل ہے، اسی لئے وہ حضرت علیؓ سے لے کر امامِ غائب امام مہدی تک بارہ اماموں کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ وغیرہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں۔ اور اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام کو اُس وقت تک نبوت نہیں ملی، جب تک کہ انہوں نے ان ائمہ کی امامت کا اقرار نہیں کیا۔

ب..... وہ اُن ائمہ کو بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معصوم مانتے ہیں، ان کیلئے حلال و حرام کرنے کا اختیار مانتے ہیں۔

ج..... عقیدۂ امامت کی بناء پر وہ حضرت علیؓ کو امامِ اوّل اور خلیفۂ بلافصل مانتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ خلفائے ثلاثہ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا

عثمان غنیؓ کو ظالم اور غاصب کہتے ہیں، حالانکہ اہل سنت کے نزدیک یہ برحق خلفاء ہیں۔

د..... شیعوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سوائے چند صحابہ کرامؓ کے باقی تمام صحابہ کرامؓ (العیاذ باللّٰہ) مرتد ہو گئے تھے، حالانکہ اہل سنت کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحابؓ مہاجرین و اصحابؓ انصار وغیرہم جنتی ہیں اور ان سب کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے: رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ: کی سند مل چکی ہے۔

ھ..... اہل سنت کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے بعد قرآن اب تک محفوظ ہے۔ اور حسب فرمان خداوندی قیامت تک محفوظ رہے گا: انّا نحن نزّلنا الذّکر و انّا لہ لحفظون: لیکن شیعہ قرآن کریم کو محفوظ نہیں مانتے اور اس میں تحریف کے قائل ہیں۔ یعنی نبی کریم ﷺ کے بعد اس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ چنانچہ شیعہ کی کتابوں میں دو ہزار سے زائد روایات تحریف قرآن پر موجود ہیں۔

و..... خلفائے ثلاثہ یعنی سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق شیعہ علماء تصریح کرتے ہیں کہ یہ حضرات (العیاذ باللّٰہ) مؤمن ہی نہیں تھے۔

شیعوں کا کلمۂ اسلام:

دینیات حصہ اوّل مصنفہ ڈاکٹر ذاکر حسین، ایم اے، پی، ایچ، ڈی، میں کلمہ اسلام کے تحت یہ کلمہ لکھا ہے: لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رّسول اللّٰہ علیّ ولی اللّٰہ:

اور: ولی اللّٰہ: کا مطلب اُس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ پہلے امام ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے حضرت علیؓ کو پہلا امام ماننا ضروری ہے۔

محترم!فرمائیں.....!

اگر آپ سنی ہیں تو آپ تو مندرجہ کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے غیر مسلم ہیں تو پھر یہ اتحاد کس کلمہ اور کس دین کی بنیاد پر ہے؟

جب اہل سنت اور اہل تشیع میں اتنا بنیادی اصولی اختلاف ہے کہ کلمہ اسلام تک مشترک نہیں ہے تو دونوں مذہبوں کے دینی مدارس کے باہمی اتحاد اور مشترک تنظیم کی تجویز بالکل ناجائز ہے۔

اگر آپ سنی ہے اور سنی مذہب کو حق سمجھتے ہیں تو پھر اس فریب میں نہ آئیں، ورنہ اگر باوجود شیعہ عقائد سے واقف ہونے کے آپ سنی شیعہ مذہبی اتحاد مدارس کی تنظیم میں حصہ لیں گے تو آپ مذہب اہل سنت کو سخت نقصان پہنچائیں گے۔

اگر یہ مشترک اجلاس فی الواقعہ جامعہ مدنیہ لاہور میں ہوا ہے اور ایسی کوئی تنظیم قائم کر دی گئی ہے تو میرا یہ خط حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ کی خدمت میں بھی پیش کر دیں تا کہ مولانا موصوف دوسرے پہلوؤں کے پیش نظر سابقہ فیصلہ سے رجوع کرلیں۔(اتحادی فتنہ:ص 11)

شیعہ کے کفریہ عقائد کی وجہ سے ان سے اتحاد نہیں ہوسکتا:

جس مذہب کے یہ بنیادی واصولی عقائد ہیں اور وہ بھی اسلام کے نام پر کہ:

1.....قرآن مجید محرف ہو چکا ہے۔

2.....امامت نبوت سے افضل ہے۔

3.....حضرت علیؓ سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ہیں۔

4....توحیدورسالت کی طرح امامت پر ایمان لانا ضروری ہو۔

5....خلفائے ثلاثہ،سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،اورسیدنا عثمان غنیؓ کوبرحق ماننے والے بھی غیر مؤمن،منافق اور جہنمی ہیں۔

6....حضوراکرمﷺ کی بیویاں حضرت عائشہ صدیقہؓ اورحضرت حفصہؓ بھی غیرمؤمن اورمنافق ہیں(حالانکہ ازواج مطہراتؓ کوقرآن کریم نے تمام مومنوں کی مائیں فرمایا گیا ہے)۔

7....خلفائے ثلاثہؓ،صحابہ کرامؓ اورازواج مطہراتؓ کوسب کرنا(یعنی بُرا کہنا) عبادت ہے۔

8....تقیہ یعنی امرِحق کے خلاف ظاہر کرنا عبادت ہے۔

9....متعہ یعنی بلاگواہوں کے وقتی طور پر کسی غیرمحرم مردوعورت کاباہمی معاہدہ برائے مجامعت،اتنابڑاعملِ صالح ہے کہ(العیاذباللّٰہ) اس کی وجہ سے متعہ کرنے والے کوجنت میں حضرت حسینؓ،حضرت حسنؓ،حضرت علیؓ اورحضوراکرمﷺ کادرجہ نصیب ہوگا(العیاذباللّٰہ)۔

10....لا الٰہ الا اللّٰہ محمّدرّسول اللّٰہ علیّ ولی اللّٰہ:ایک نیاکلمہ تجویزکرکے گویادین اسلام کوچیلنج کردیا ہے۔

11....سوادِاعظم کی غفلت سے فائدہ اُٹھاکراپنے مخصوص عقائدونظریات کی اشاعت کے لئے حکومت سے سرکاری اسکولوں میں شیعہ نصاب منظورکرالیا ہے،اوران کی تعلّی اورتحدّی یہ ہے کہ پاکستان کے معرضِ وجودمیں آتے ہی آپ نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پرشیعہ طلباء کوجبراًوقہراًحنفی فقہ اورتفسیر پڑھائی،اورتاریخ پڑھائی،مگر25 سال کے اس طویل عرصہ میں مثال کیلئے بھی کسی ایک شیعہ طالب علم کومذہب حقہ سے برگشتہ نہ

کر سکے، اب اس طویل عرصہ کا چوتھائی حصہ ہمیں دیں اور اس عرصہ میں تجربۃً شیعہ فقہ اور تفسیر، حدیث اور تاریخ کو سکولوں اور کالجوں میں رائج کریں، پھر اس کے نتائج کو دیکھ کر اندازہ کرلیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

12....تقریر وتحریر کے ذریعہ شیعہ علماء وذاکرین اہل سنت والجماعت کے نام کو بھی چیلنج کرتے رہتے ہیں۔

لہٰذا ان حالات میں مذہب اہل سنت والجماعت اور ناموسِ خلفاءِ عظام اور صحابہ کرامؓ کے تحفظ کیلئے ضروری ہے کہ مرزائیوں کی طرح روافض وخوارج وغیرہ بدمذہب گروہوں اور پارٹیوں سے بھی اجتناب واحتراز کیا جائے جو انکارِ صحابہؓ یا تنقیدِ صحابہؓ کو اپنا نصب العین بنائے ہوئے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ کے ارشاد: ما انا علیہ واصحابی: کی شاہراہ جنت کو چھوڑ کر جہنم کے راستوں پر اُمت محمد ﷺ کو چلانا چاہتے ہیں۔

جماعتِ مقدس (صحابہ کرامؓ) کا حق تو ہم پر یہ تھا کہ مال وجان کی قربانی دے کر بھی ان کے ناموس کی حفاظت کی جاتی، نہ یہ کہ عربی مدارس کے طلباء کیلئے چند دُنیوی سفری مراعات حاصل کرنے کیلئے تحفظِ عظمتِ صحابہؓ کو نظر انداز کیا جائے۔

(اتحادی فتنہ: ص 42)

سنی شیعہ بھائی بھائی کیوں.....؟؟؟

قرآن وسنت کانفرنس لاہور میں دوسروں نعروں کے ساتھ ....سنی شیعہ بھائی بھائی.....کے نعرے بھی لگائے گئے۔ (روزنامہ مشرق لاہور: 8 جولائی 1987ء)۔

سنی شیعہ بھائی بھائی کا نعرہ اور وہ بھی تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کی قرآن وسنت کانفرنس لاہور میں بہت عجیب وغریب تقیہ پر مبنی ہے، اور یہ ایک خطرناک دام ہمرنگ زمین

ہے۔

کوئی ان شیعہ علماء ومجتہدین سے دریافت کرے کہ کس دین کی بنیاد پر سنی شیعہ بھائی بھائی بنتے ہیں؟ سواد اعظم اہل سنت والجماعت اور تمام ملت اسلامیہ کا بنیادی کلمہ اسلام:لاالـہ اَلاالـلّٰـہ محمّدرسول اللّٰہ: ہے،جس میں صرف توحید و رسالت کا اقرار پایا جاتا ہے اور یہ حضور اکرم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ سے ثابت ہے۔

برعکس اس کے:

1.....اثنا عشری شیعوں کا کلمہ اسلام و ایمان:لاالـہ اَلاالـلّٰـہ محمّدرسول اللّٰہ،علی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفته بلافصل: ہے،جس میں توحید و رسالت کے ساتھ حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کا بھی اضافہ ہے۔

2.....سنی شیعہ اذان بھی مختلف ہے۔شیعہ اذان میں توحید و رسالت کے علاوہ :اشھدان علیاولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفته بلافصل: میں حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کی بھی شہادت دیتے ہیں۔حالانکہ حضرت علیؓ سے لے کر امام حسن عسکری تک کسی امام سے شیعہ :علی وصی اللّٰہ:اور :خلیفته بلافصل: والی اذان ثابت نہیں کر سکتے۔

3.....اور صرف یہ نہیں کہ توحید و رسالت کے ساتھ تیسری جزو کا خود ساختہ اعلان کرتے ہیں بلکہ اس اعلان کے ذریعہ پہلے تین خلفائے راشدینؓ کی موعود قرآنی خلافت کی نفی کر کے ہر سنی مسلمان کی دل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔تو پھر سنی مسلمان کسی شیعہ کا دینی بھائی کیونکر بن سکتا ہے؟

4.....اہل سنت والجماعت کے عقیدہ میں اصول دین تین ہیں۔توحید،نبوت، قیامت۔

اور یہ اصول ساری امتوں کیلئے ہیں اور قرآن مجید میں جابجاان کاذکر پایا جاتا ہے،لیکن شیعہ امامیہ کے عقیدہ میں اصول دین پانچ ہیں۔توحید،عدل،نبوت،امامت، قیامت۔

اوران میں سے بھی امامت کا درجہ نبوت سے افضل ہے۔چنانچہ علامہ باقر مجلسی اپنی کتاب:حیات القلوب:ج:3:ص 10 پر لکھتے ہیں کہ امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است،اور رامامت پیغمبری کے رتبہ سے بہت بلند ہے۔

تو ان اصول خمسہ کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ان میں سے جس اصل دین کا بھی انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔جس طرح توحید،نبوت اور قیامت کا منکر کافر ہے اسی طرح امامت کا منکر بھی کافر ہی قرار دیا جائے گا اور یہی اصول خمسہ شیعہ امامیہ کی چھوٹی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔چنانچہ شیعہ امامیہ کی طرف سے جو نماز کی کتابیں شائع ہیں ان سب میں پانچویں اصول کی تشریح اور توضیح پائی جاتی ہیں۔چنانچہ اثناعشری دینیات کی پہلی کتاب (مطبوعہ کتب خانہ اثناعشری لاہور) کے صفحہ نمبر 16 پر پانچویں اصول دین کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

جوخدا کووحدہ لاشریک اور رعادل نہ جانے محمدﷺ کو اپنا نبی نہ سمجھے،بارہ اماموں کی امامت کا قائل نہ ہو اور قیامت کا اعتقاد نہ رکھتا ہو وہ کافر ہے مسلمان نہیں۔

قارئین کرام!

فرمائیے!شیعہ مذہب میں جوعقیدۂ امامت ہے اس کا کوئی سنی بھی قائل ہے؟ خواہ وہ دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو یا بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو۔تو جب شیعہ عقیدہ امامت کی بنا پر (العیاذ باللہ) سنی کافر ہے تو پھر کس سنی کو:سنی شیعہ بھائی بھائی:کے نعرے میں شریک کرنا چاہتے ہو؟

5.....حقیقت یہ ہے کہ سنی اور شیعہ دونوں مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ دین ہیں اور پیدائش سے لے کر قبر تک اسلام کے اصول وفروع میں دونوں کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ جب کلمہ اسلام وایمان دونوں کا جدا جدا ہو گیا تو پھر سنی شیعہ اتحاد کی کون سی بنیاد باقی رہ جاتی ہیں.....؟؟؟(تحریف قرآن:ص 82)

علامہ محب الدین مصری صاحب کافرمان

بعض لوگ نا دانستہ اور بعض دانستہ طور پر غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ ایران میں سنی وشیعہ کا کوئی مسئلہ نہیں۔اس بارے میں ایران کے ایک مقتدر سنی عالم شیخ محمد بن صالح ضیائی ایرانی کا انٹرویو کویت کے ہفت روزہ :المجتمع: نے عربی زبان میں شائع کیا ہے، جسے :ماہنامہ الحق جلد 18 شمارہ دوم،صفر المظفر 1403ھ، نومبر 1982ء: نے شائع کیا ہے۔بغور ملاحظہ فرمائیں۔وہ فرماتے ہیں کہ:

چاہئے یہ تھا کہ دونوں فرقے اس شان سے رہیں کہ ایک قوم معلوم ہوں اور ان کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہ ہو،لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے۔ہمارا (اہل سنت) کا عقیدہ یہ ہے کہ ابوبکرؓ عمرؓ و عثمانؓ کا شمار اسلام کی مایۂ ناز اور مخلص شخصیتوں میں سے ہے اور وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ دخولِ جنت سے شرب یاب ہوں گے،اس کے برخلاف شیعہ (العیاذ باللّٰہ) انہیں جہنمی قرار دیتے ہیں۔سنیوں کا عقیدہ ہے کہ علمائے اسلام کا منصب و مقام اقتدار وقت کی رہنمائی ہے اور شیعوں کا خیال خام ہے کہ علمائے دین کو نبیوں کا درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرح ان کا فیصلہ بھی قطعی اور آخری ہے۔شیعہ و سنی کے درمیان اس طرح اور بھی بہت اختلاف ہیں تو پھر شیعہ و سنی اتحاد و اتفاق کہاں ممکن ہے؟(افتراقِ اُمت شیعہ وسنی:ص8)

شیعہ نے اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے مکمل طور پر علیحدہ کرلیا ہے، اب اہل سنت کا ان کے ساتھ کس طرح اتفاق واتحاد پیدا ہو سکتا ہے؟

ذراسی عقل رکھنے والا شخص بھی اس ضرورت سے انکار نہیں کر سکا اور خاص طور پر اِس وقت جن حالات سے مجموعی امت مسلمہ گذر رہی ہے اور جن مصائب سے دوچار ہے، اتحاد واتفاق امت کی انتہائی ضرورت ہے، مگر وہ واقعہ میں اتحاد ہو ورنہ اگر بقول قرآن پاک کے: تحسبھم جمیعاوّقلوبھم شتّٰی: دلوں میں بغض ومخالفت اور زبان سے اتحاد ہو تو اس سے اختلاف اور بڑھے گا۔

جیسا کہ ایران میں خمینی ملعون اتحاد واتفاق کا نعرہ بلند کررہے ہیں اور ان کے نمائندہ نے یہاں بھی ایک خدا، ایک رسول، ایک قبلہ کی بات کی ہے مگر آج تک تہران جیسے شہر میں لاکھوں سنیوں کیلئے ایک مسجد بھی نہیں بننے دی اور پاکستان کے سنیوں کے پورے شہر میں شیعوں کے دو گھروں کیلئے امام باڑہ ہونا چاہئے اور وہ مسجد کے ساتھ ملا ہوا۔

حکومت ایک کمیشن مقرر کرے جو معلومات حاصل کرے جو حقوق ایران میں سنی اقلیت کو حاصل ہیں وہی حقوق شیعہ اقلیت کو پاکستان میں دیئے جائیں تاکہ ہمیشہ کا جھگڑا ختم ہوجائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اصل اسباب کو بغور دیکھیں اور پڑھیں کہ اتحاد کی راہ میں اصل رکاوٹ کیا ہے۔

شیعوں کی ملت اسلامیہ سے عملاً علیحدگی:

شیعہ مکتب فکر کے لوگ یا اہل سنت میں سے اُن کی ترجمانی کرنے والے حقیقت میں اتحاد اتحاد پکار کر اہل سنت کو خواب غفلت میں دھکیلنا چاہتے ہیں، ورنہ پوری دنیا کو علم ہے کہ شیعہ نے اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے مکمل طور پر علیحدہ کرلیا ہے۔

1.....اسلام کا وہ کلمہ طیبہ: لاالٰہ الّاالله محمّدرسول الله: جس کو حضور

اکرم ﷺ نے لوگوں پر پیش فرمایااور اسے قبول کرنے والوں کو اپنی جماعت میں شامل فرمایا۔اب اس کلمہ میں شیعوں نے مستقل طور پر اضافہ کردیا ہے جوکہ :علی ولی اللہ وصی رسول اللہ: وغیرہ ہے، بلکہ اب تو امام خمینی ملعون کے نام کا کلمہ بھی مشتہر کیا جارہا ہے:لاالہ الاّاللہ:الامام الخمینی:

(تہران ٹائمز: 29جون 1980ء،بروز اتوار)۔

2.....اذان جسے حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے مسجد نبوی سے شروع کرایااور جس کی آواز پورے عالم میں گونج رہی ہے، اسے بھی بدل دیا جس کا مظاہرہ روزانہ امام باڑہ کے لاؤڈ اسپیکر سے ہوتا ہے۔

3.....وضواور نماز جیسی عبادت میں اُمت مسلمہ سے یکسر جدا ہیں۔اور جماعت کے مسئلہ میں تو وہ امام معصوم کے انتظار میں ہیں، اس لئے نمازیں علیحدہ علیحدہ پڑھتے ہیں۔

4.....قرآن کریم کے بارے میں جو اس وقت مسلمانوں کے پاس ہے ان کا عقیدہ ہے کہ یہ تحریف شدہ ہے، اور یہ اصلی قرآن نہیں ہے۔

5.....دینیات کا وہ نصاب جو مسلمان بچوں کو پڑھایا جاتا تھا اس کے خلاف احتجاج اور مظاہرے کر کے شیعہ طلباء کے لئے جداگانہ نصاب منظور کرا کے ملت اسلامیہ سے علیحدہ ہو گئے۔

6.....عہد رسالت ﷺ سے اب تک زکوۃ ایک تھی جو اسلامی حکومتیں پوری اُمت سے وصول کرتی تھیں جس میں فقہی مکاتب فکر کا کوئی لحاظ نہیں تھا مگر اب شیعہ نے حکومت کو زکوۃ دینے سے انکار کردیا ہے، اور اپنا مطالبہ مظاہروں کے زور سے منوالیا ہے، عشر کا نفاذ بھی اہل سنت پر ہوگا، شیعہ عشر نہیں دیں گے۔تعجب کی بات یہ ہے کہ شیعہ، زکوۃ اور عشر لینے میں تو پیش پیش ہیں، لینا تو ان کے نزدیک ناجائز نہیں لیکن دینا ناجائز ہے۔

7.....اسلامی تعزیرات کو بھی ماننے کیلئے تیار نہیں۔چور کے ہاتھ کاٹنے اور دیگر حدود کے بارے میں بھی وہ ملت اسلامیہ سے جداگانہ تصور رکھتے ہیں۔

8.....سلام جو مسلمانوں کی پہچان ہے۔اس تک کو انہوں نے ترک کر دیا ہے۔ اور وہ آپس میں ملتے ہوئے:یا علی مدد:مولا علی مدد: کہتے ہیں۔

9.....حج کے مسئلہ میں بھی وہ امت محمدیہ سے جدا ہیں۔ان کی عورتیں محرموں کے بغیر حج پر جا سکتی ہیں اور حج میں جا کر بھی مناسک حج کی فکر سے زیادہ مذہبی اور سیاسی پروپیگنڈا اور نوحہ کی مجلسیں قائم کرنا ضروری خیال کرتے ہیں،خواہ اس کے لئے کرایہ کے نوحہ خواں ڈھونڈنے پڑیں۔

10.....اہل اسلام کا پختہ عقیدہ ہے کہ دین اسلام خدا تعالیٰ جل شانہ کا آخری دین ہے اور مکمل ہو چکا اور حضور اکرم ﷺ نے اپنا کام مکمل فرمایا اور اسے ادھورا چھوڑ کر تشریف نہیں لے گئے۔تکمیل دین کا آخری اعلان حج الوداع کے موقع پر جمعہ کے روز رب العالمین کی طرف سے لاکھوں کے مجمع میں حج کے مقدس اجتماع میں ان الفاظ سے کیا گیا :الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا: اب اس کے مقابلے میں خمینی ملعون کے خیالات ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کیجئے۔

(تہران ٹائمز کے انگلش تراشے کا ترجمہ:اتوار 28 جون 1980ء)

خمینی ملعون نے امام مہدی کی پیدائش کے بارے میں نیشنل ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:امام زماں سماجی بہبود اور انصاف کا پیغام لائیں گے،جس سے تمام دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔یہ ایک ایسا کام ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے حضرت محمد ﷺ بھی مکمل طور پر کامیاب نہ ہوئے تھے۔اگر حضور اکرم ﷺ کیلئے مسلمانوں کو بہت خوشی ہے تو

امام زماں کیلئے تمام انسانیت کو بہت خوشی ہونی چاہئے ۔میں اس کو لیڈر نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ اس سے بہت کچھ زیادہ تھے، میں اس کو سب سے پہلا بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس کا کوئی دوسرا نہیں ۔

خمینی ملعون کی ایک دوسری تقریر جو کہ تہران ریڈیو سے نشر ہوئی اور جسے کویت کے روزنامہ :الـــرای الـــعـــام: نے شائع کیا۔بحوالہ 15 روزہ تعمیر حیات لکھنؤ10 اگست 1980ء۔

امام خمینی ملعون کہتے ہیں کہ :اب تک کے سارے رسول دنیا میں عدل وانصاف کے اصولوں کی تعلیم کیلئے آئے لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے،حتی کہ نبی آخرالزماں حضرت محمدﷺ جوانسانیت کی اصلاح اور مساوات قائم کرنے آئے تھے اپنی زندگی میں نہ کر سکے،وہ واحد ہستی جو یہ کارنامہ انجام دے سکتی اور دنیا سے بددیانتی کا خاتمہ کر سکتی ہے،امام مہدی کی ہستی ہے اور وہ مہدی موعود ضرور ظاہر ہوں گے۔

اپیل:

آخر میں تمام اہل اسلام سے مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ خمینی ملعون کے ان خیالات کو جن سے امت مسلمہ کے ختم نبوت اور تکمیل دین کے بنیادی عقیدے کو مجروح کیا گیا ہے بغور پڑھیں اور پھر خود فیصلہ فرمائیں کہ ان خیالات کے ہوتے ہوئے اہل سنت ان کے ساتھ کس طرح اتفاق واتحاد پیدا کر سکتے ہیں.....؟؟؟

جشنِ ایران میں شریک ہونے والے بعض سنی مدعوین جواِن کا نمک کھا کر اور ان کے خیالات سے بہرہ ور ہو کر خمینی ملعون اور ان کی حکومت کو حضرت حسینؓ کے مشابہ قرار دیتے ہیں ۔وہ بھی خدارا! خمینی ملعون کے ارشادات کو غور سے پڑھیں اور اپنی آنکھیں بند نہ کریں،ورنہ ان کے ذریعہ جو لوگ راہِ راست سے بھٹکیں گے ان کا وبال بھی انہی پر آئے

گا،اور سوچ لیں کہ کل قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے سامنے کیا عذر پیش کریں گے.....؟؟؟(افتراقِ اُمت شیعہ و سنی:ص 17)

عزیز احمد صدیقی صاحب کا فرمان

شیعہ، سُنی سے کیا سلوک کرتے ہیں، اور سنی لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کے ساتھ اتحاد کرتے ہیں، یہ افسوسناک المیہ ہے:

فرمایا جناب صادق نے کہ چل آگے جنازہ مؤمن کے اور نہ چل آگے جنازہ مخالف کے، پس آگے جنازہ مؤمن کے ملائکہ جلدی کرتے ہیں اس کو جہنم میں لے جانے میں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ نہ چل آگے جنازہ مخالف کے ملائکہ عذاب وانواع عذاب سے اس کے آگے رہتے ہیں۔

غالباً یہاں مخالف اور اس کی ضمیر کو ناظرین کرام پہچان گئے ہوں گے اور اپنا مقام سبائی مذہب بھی سمجھ گئے ہوں گے، ان کے اماموں نے موت اور زندگی میں مخالفوں کے ساتھ سلوک بتلا دیا ہے۔

اب بھی بدیوانی قماش کے ملاؤں کے ورغلانے سے اتحاد کی اُمید لگائے رکھنے والے کیلئے کیا کہا جاسکتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنادوں جو اسی قوم کے لئے نازل ہوا ہے:

:یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْبَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیَاتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف میں رہو، پڑتی ہے دشمنی ان کی زبانوں

سے اور جو کچھ مخفی ہے ان کے جی میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتا دیئے تم کو پتے اگر تم کو عقل ہے۔

:ھَاَنْتُمْ اُولَاءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَايُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ وَاِذَالَقُوْكُمْ قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَاخَلَوْعَضُّوْاعَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ.قُلْ مُوْتُوْابِغَيْظِكُمْ.اِنَّ اللّٰه عَلِيْم بِذَاتِ الصُّدُوْر:

ترجمہ: سن لو! تم لوگ ان کے دوست ہو اور وہ تمہارے دوست نہیں، اور تم سب کتابوں کو مانتے ہو، اور جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر انگلیاں غصّے سے، تو کہہ مرو تم اپنے غصہ میں، اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہیں دلوں کی باتیں۔

:اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَة تَسُؤْهُمْ،وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَة يَّفْرَحُوْابِهَا، وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْالَايَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً.اِنَّ اللّٰه بِمَايَعْمَلُوْنَ مُحِيْط:

ترجمہ: اگر تم کو ملے کچھ بھلائی تو بُری لگتی ہے ان کو، اور اگر تم پر پہنچے کوئی بُرائی تو خوش ہوں اس سے، اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو کچھ نہ بگڑے گا تمہارا، ان کے فریب سے، بیشک جو کچھ وہ کرتے، سب اللہ کے بس میں ہے۔

اور آپ اپنے ملاؤں کو دیکھئے کہ وہ شیعوں کے نماز جنازہ کیلئے کیسے دوڑا ہوا جاتا ہے، خواہ اُسے نماز پڑھنے سے رُوک ہی دیا جائے، کوئی رسوائی نہیں محسوس کرتا حالانکہ یہ وہ جنازہ ہوتا ہے جسے خود اِس کے ورثا نجس سمجھتے ہیں اور خود نہیں چھوتے، کرائے کے شہدوں سے نہلا کر لے آتے ہیں۔(سبانی سبز باغ: ص195)

حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب کا فرمان (استاد جامعہ فارقیہ کراچی)

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے وقت کی اہم ترین ضرورت: دفاع صحابہؓ پر مثبت انداز سے بغیر دل آزاری کے جو کام کیا وہ کسی اور کی قسمت میں نہیں آیا خاص کر متحدہ مجلس عمل کی تشکیل کے سانحہ اور نازک ترین موقع پر جبکہ بہت سی دینی جماعتوں کے اور عظیم ترین قابل قدر شخصیات کے پاؤں بھی ڈگمگانے لگے۔ الیکشن جیتنے کے شوق میں جادۂ حق سے اس قدر دُور جا پڑے کہ ایک غیر اسلامی فرقہ سے متعلق کل کا وہ تاریخی فتوی اور کفر و اسلام کے درمیان خطِ امتیاز کھینچنے والی وہ اہم دستاویز (جس پر کراچی سے لے کر پشاور تک کے اکابر و اصاغر علماء کے دستخط ہے اور جس کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہونے پائی تھی) نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

ظاہر ہے علمائے کرام کے اس طرزِ عمل سے کفر و اسلام خلط ہوگیا اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ بنوری ٹاؤن جن کو پاکستان بھر کے علماء عام جلسوں میں جنتی کے لقب سے پکارتے تھے، ان کے قیادت میں چلنے والا وفد (جس نے فرقہ اثناعشری کو کافر قرار دلوایا تھا) کی دھول ابھی ساکن نہیں ہوئی تھی کہ خود دستخط کرنے والے علماء: اثناعشری

قائدین: کے ساتھ بغل گیر ہو گئے۔

حد درجہ افسوسناک بات یہ تھی کہ فتوی کی اس دستاویز کو ایسے غائب کر دیا گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ کل کا فتوی درست تھا یا کہ آج کا اتحادی عمل درست ہے۔

متحدہ مجلس عمل کی تشکیل سے علماء کے فتوؤں کے وقار پر کس قدر زد پڑی تاریخ نے اس کو محفوظ کرلیا ہے،فتوؤں کی اس بے وقعتی کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایسے نازک ترین حالات سے متاثر نہیں ہوئے،شیوخ حدیث،مفسرین وعظ وارشاد کے دعویداروں کے وعظ ونصیحت کی طرف نہ دیکھا اور اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھا۔

حد یہ ہے کہ الیکشن جیتنے کے شوق میں اسلامی تاریخ کو مسخ کیا جانے لگا،کفار کے ساتھ معاہدات اور معاملات کی نوعیت گڈمڈ کرتے ہوئے دفاعی معاہدات کی مثالیں دی جانے لگیں،اسلام کے دفاعی معاہدوں پر غیر مسلموں کے ساتھ انتخابی معاہدوں کو قیاس کرلیا گیا۔

کیا حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یا اسلامی تاریخ میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش کیا جا سکتا ہے کہ کفار کے ساتھ انتخابی معاہدہ ہوا ہے؟اسلامی تاریخ کے دفاعی معاہدات ومعاملات کو اپنی مطلب برآری کیلئے انتخابی معاہدہ سمجھ لیا گیا۔

آج اس غلط اتحاد کا پھل آنے لگا ہے تو اتحاد میں شامل نسبتاً دیندار جماعتیں چیخ رہی ہیں کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔متحدہ مجلس عمل میں شامل تمام جماعتیں ایک دوسرے سے صرف بیزار نہیں بلکہ ایک دوسرے پر نفریں بھیج رہی ہیں۔

جو کچھ اتحاد کے نتیجہ میں سامنے آیا وہ تو آ گیا،جمہوریت مرتی ہے مولوی بیرون

ملک دورے منسوخ کر کے جنازہ میں پہنچتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کے ایک عاشقِ صادق کو دردناک انداز سے ظالم شہید کرتے ہیں، کسی اتحادی مولوی کو جنازہ میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔اوراس مقبول بارگاہ الٰہی کے جنازہ سے ان لوگوں کی محرومی ایک غیبی فیصلہ معلوم ہوتا ہے۔

پریشانی یہ ہے کہ اتحاد کی جو برکات سامنے آئی وہ اس سے بدتر ہیں ۔ایسے حالات میں اگر حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اپنے موقف پر قائم رہتا ہے تو میں ان کی شہادت پر یہ نہ کہوں تو کیا کہوں کہ.....

''چھوٹی بڑی اسمبلیوں کے چھوٹے بڑے مولوی سب مرجاتے تو اتنا دکھ نہ ہوتا جتنا آج ہورہا ہے۔''(اعظم طارق شہیدؒ نمبر:ص:412)

پیر نصیر الدین گیلانی صاحب ؒ کا فرمان

گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیر الدین گیلانی نے اپنی کتاب : نام و نسب:
میں شیعوں کے غیر اسلامی عقائدِ باطلہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شیعہ گروہ.....
اہل سنت سے اتفاق و اتحاد کرنے کے حق میں نہیں ہے پھر بھی ہمارے اکثر سنی علماء اِن کی
مجالس میں شرکت کو امام حسینؓ کے نام کی وجہ سے باعثِ رحمت سمجھتے ہیں۔

اُن علماء پر واضح ہو کہ شیعہ لوگ.....سنیوں کے بھائی نہیں بن سکتے۔اگر سنیوں کی
طرح شیعہ بھی صاف دل ہوتے تو وہ بھی ان کی مجالس میں ضرور شرکت کرتے.....مگر آپ
نے کبھی دیکھا کہ کوئی شیعہ.....سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت فاروق
اعظمؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کانفرنس یا
سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کانفرنس میں شریک ہوا ہو.....؟؟؟

اگر یہ ہمیں کافر جانتے ہیں تو پھر ہم انہیں مسلمان کیوں گردانیں.....؟ایران کا
یہودی نظام ایک ظاہری اسلامی ہیئت میں مسلمانوں کی منافقانہ طریقہ سے تذلیل کر رہا ہے
اور مسلمانوں کی اکثریت اس کی ظاہری شکل کو دیکھ کر اور اس کے پُر فریب نعروں کو سن کر اس
کو امت مسلمہ کا ایک حصہ سمجھتی ہے۔

یہ ٹولہ..... ہر وقت شیعہ سنی وحدت کا منافقانہ نعرہ لگا کر مسلمانوں کے خلاف

انتہائی سرگرم اور فعال ہے اور اسلام کو دنیا میں نافذ نہیں ہونے دیتا۔ دراصل ایران کے شیعہ حکمرانوں نے اپنی طرف سے ایک بناوٹی اسلام بنایا ہوا ہے اور وہ اس خود ساختہ جعلی اسلام کو اصلی اسلام منوانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔

دنیا کے بعض ملکوں میں شیعہ لوگ..... حکومت کی سربراہی میں سڑکوں پر غیر اسلامی حرکتیں کر کے اسلام کو کھلم کھلا بدنام کرتے ہیں۔ یہ منافق..... آزادی کے ساتھ ہمارے اسلامی ملک میں اسلام کو نوچ رہے ہیں اور ہمارے علماء کو اس کی پرواہ نہیں..... ان کی مجرمانہ خاموشی اور مصلحت پرستانہ پالیسی شیعہ کو نئے حوصلے فراہم کرتی ہے۔

ہمارے علماء کرام جن کا یہ دینی فریضہ ہے کہ ہر برائی کو روکیں..... وہ بھی اس موقع پر منافقت سے کام لیتے ہیں اور مجرمانہ خاموشی اختیار کر کے ان اسلام دشمن کاروائیوں کی بالواسطہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بھی ان بدعتوں میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ (ایران اور عالم اسلام: ص 42)

ولی کامل، فقیہ العصر، مفتی اعظم، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحبؒ کا فتوی

بانی جامعۃ الحمید لاہور

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ماہِ محرم میں سلامت پورہ کے علاقے میں مختلف جگہوں سے شیعوں نے جلوس نکالا اور اس میں حضرات شیخینؓ و ازواج مطہراتؓ کو گالیاں دی گئیں خصوصاً حضرات شیخینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو بہت گالیاں دی گئیں۔ اس پر اہل سنت نے ان کے خلاف مقدمہ دائر کیا، حکومت نے ابتداءً کاروائی کی ہے اب اس کی وجہ سے شیعہ مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ (صلح) کرنا چاہتے ہیں کہ ہم آئندہ صحابہؓ کو گالیاں نہیں دیں گے، حالانکہ وہ اس سے پہلے کئی مرتبہ صلح کر کے دوبارہ صحابہ کرامؓ کی توہین کر چکے ہیں۔ اس مرتبہ اگر ہم ان سے صلح نہ کریں تو حکومت ان کے ماتمی جلوس پر ہمیشہ کیلئے پابندی لگا دے گی۔ ان حالات کے پیشِ نظر آپ شرعی فتویٰ صادر فرمائیں کہ ان

کے ساتھ صلح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ حضرات شیخینؓ کو گالی دینے والا اور اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے،اور کافر کے ساتھ معاہدہ اور صلح اُس وقت جائز ہے جب اس میں مسلمانوں کیلئے بہتری ہو،اور اگر معاہدہ کرنے میں مسلمانوں کیلئے بہتری نہ ہوتو ان کے ساتھ معاہدہ کرنا جائز نہیں ہے۔اور سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ معاہدہ نہ کرنے میں مسلمانوں کیلئے بہتری ہے۔لہذا صورت مسئولہ میں ان کے ساتھ معاہدہ نہ کیا جائے،بشرطیکہ مسلمانوں کو صلح نہ کرنے میں بہتری پر اطمینان ہو۔

(ارشادالمفتین:ج 1:ص 478)

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فتوی

کیا شیعہ سنی اتحاد ازروئے شریعت جائز ھے؟
شیعوں کے کفریہ عقائد اور ان کی تکفیر کے بارے میں چند شبہات کا ازالہ:

سوال: یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ چودہ سو سال سے شیعہ اسلامی فرقوں میں شمار ہوتے آئے ہیں۔ اب انہیں کیونکر کافر قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس اہم مسئلہ کی وضاحت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ نے اپنی کتاب: ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت: میں نہایت تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ یہاں اس کا خلاصہ کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، تاکہ قارئین کرام شیعیت کی حقیقت اور شیعی ذہنیت سے آگاہ ہو کر ان کے دجل و فریب سے بچ سکیں۔

دو اھم نکات:

1۔۔۔۔ بانی ایرانی انقلاب کے تقدس و عظمت کا پروپیگنڈہ اور اس پروپیگنڈے کی

طاقت وتاثر، موجودہ ایرانی حکومت اپنے سفارت خانوں اور ایجنٹوں کے ذریعے خمینی کی شخصیت اور اس کے برپا کردہ انقلاب کی :اسلامیت: کو ثابت کرنے کیلئے اور اسی سلسلہ میں :وحدت اسلامی: اور :شیعہ سنی اتحاد: کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ملک کی دولت پانی کی طرح بہا رہی ہے۔اس مقصد کیلئے کانفرنسوں پر کانفرنسیں بلائی جارہی ہیں اور مختلف زبانوں میں کتابوں، کتابچوں، پمفلٹوں اور رسائل واخبارات کا ایک سیلاب جاری ہے اور عالم اسلام کے بے ضمیر دانشوروں، صحافیوں اور علماء ومشائخ کو خریدنے کیلئے گویا حکومتی خزانے کا منہ کھول دیا گیا ہے۔حالانکہ شیعہ مذہب کا ماخذ نہ تو قرآن ہے نہ حدیث، نہ اس مذہب کا اللہ تعالیٰ جل شانہ سے کوئی تعلق ہے نہ رسول ﷺ سے کوئی واسطہ!

2.....شیعہ مذہب سے علمائے اہل سنت کی ناواقفی اور اس ناواقفیت کی وجہ سے مذہب شیعہ کی خاص تعلیم :کتمان: اور :تقیہ:۔ کتمان: کے معنی چھپانے اور ظاہر نہ کرنے کے ہیں، اور :تقیہ: کا مطلب ہے اپنے قول یا عمل سے اصل حقیقت اور واقعہ کے خلاف ظاہر کرنا اور اس طرح دوسرے کو دھوکے میں مبتلا کرنا۔

مذہب شیعہ کی اس تعلیم کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک پریس کے ذریعے عربی فارسی کی دینی کتابوں کی طباعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا اور ہاتھ ہی سے کتابیں لکھی جاتی تھیں۔علمائے اہل سنت عام طور سے مذہب شیعہ سے ناواقف رہے کیونکہ وہ کتابیں صرف خاص خاص شیعہ علماء ہی کے پاس ہوتی تھیں اور وہ کسی غیر شیعہ کو ان کی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے تھے۔

بعد میں جب دینی مذہبی کتابیں پریس کے ذریعے چھپنے لگیں اور مذہب شیعہ کی یہ کتابیں بھی چھپ گئیں تب بھی ہمارے علمائے کرام نے ان کے مطالعہ کی طرف توجہ نہیں کی۔سوائے گنتی کے چند حضرات کے، اور جب علماء کا یہ حال رہا تو ہمارے عوام کا کیا ذکر اور

کسی سے کیا شکایت!

اس عام ناواقفیت کے سبب عوام الناس کا خمینی اور ایرانی انقلاب سے متاثر ہونا ایک فطری بات ہے، کیونکہ وہ شیعیت کے بنیادی خدوخال سے آگاہ نہ تھے۔

اسلام میں شیعیت کا آغاز:

شیعیت، اسلام کے اندر تخریب کاری اور مسلمانوں میں اختلاف و انتشار پیدا کرنے کیلئے یہودیت و مجوسیت کی مشترک کاوش سے اُس وقت وجود میں آئی تھی جب یہ دونوں قوتیں طاقت کے بل بوتے پر اسلام کی برق رفتاری سے پھیلتی ہوئی دعوت کو روکنے میں ناکام رہی تھی اور اسی لئے شیعیت کا تانا بانا پولوس کی تصنیف کردہ مسیحیت کے تانے بانے سے بہت کچھ ملتا ہے جس نے عیسائی بن کر اندر سے عیسائیت کی تحریف اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے دینِ حق کی تخریب کی کامیاب کوشش کی تھی، جس کا نتیجہ موجودہ عیسائی مذہب ہے۔

شیعہ مذہب کے عقائد و مسائل ایسے جن میں سرفہرست قرآن میں تحریف کا عقیدہ اور تمام صحابہ کرامؓ، ازواج مطہراتؓ اور بالخصوص خلفائے ثلاثہؓ کے بارے میں سب و شتم ہی نہیں بلکہ ان حضراتؓ کو منافق، کافر، زندیق اور مرتد قرار دینے والی وہ خون کھولا دینے والی شیعی روایات ہیں جنہیں کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔

شیعہ مذہب میں عقیدۂ توحید و توہینِ باری تعالیٰ:

(1) نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو۔ (الانوار النعمانیہ: ج:2: ص278)

(2) خدا جب راضی ہوتا ہے تو فارسی میں باتیں کرتا ہے، خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عربی میں باتیں کرتا ہے۔ (تاریخ اسلام: ص 163۔ مصنف: علامہ محمد بشیر انصاری)

(3) رب علیؓ ہے، قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں۔

(جلاء العیون:ج2:ص66)

(4) علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ﷺ ہے۔

(ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور:ص 41)

(5) علیؓ اور ان کے بعد حسنؓ، حسینؓ امام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی، یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔(الشافی:ص 24)

(6) حضرت علیؓ اسمائے حسنہ ہے، جنت وجہنم کا مالک ہے، تمام لوگ اس کی طرف لوٹ کر آئے گے، تمام مخلوق اسے حساب دے گا۔(بصائر الدرجات:ص 22)

(7) حالات کے مطابق علیؓ کو مصائب میں پکارنا سنت انبیاء وقرآن ہے۔

(جلاء العیون:ج2:ص66)

(8) جس نے علیؓ کی امامت کا اقرار نہیں کیا، خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔(ترجمہ حیات القلوب:ج3:ص233)

(9) متعہ پروردگار کی سنت ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین:ج2:ص494)

(10) حضور ﷺ، فاطمہؓ اور بارہ آئمہ کرام یہ چودہ حضرات وہ ذات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔(چودہ ستارے:ص2)

(11) خدا نے جبرائیل کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمد ﷺ کی طرف چلے گئے، خدا، نبیؐ اور علیؓ فاطمہؓ، حسنؓ وحسینؓ میں اُتر آیا اور علیؓ الٰہ ہے۔

(تذکرۃ الائمہ:ص53)

شیعہ مذہب میں بداء کا عقیدہ:

(1) ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کے متعلق بداء کا اقرار کیا۔

(اصول کافی:ج1:ص148)

(2) بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں۔

(اصول کافی:ص84)

(3) حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے میں غلطی ہوئی، جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔(اصول کافی:ص304)

(4) امام رضا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمتِ شراب اور بداء کے ماننے کا حکم دے کر بھیجا ہے۔(اصول کافی:ص86)

(5) امام محمد باقر ؒ یا امام جعفر صادق ؒ میں سے کسی ایک سے یہ روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کسی چیز سے ایسی نہیں ہوتی جیسا کہ بداء کے عقیدہ سے ہوتی ہے۔(اصول کافی:ص 228)

(6) ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ بداء (اللہ تعالیٰ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے،تو وہ اس عقیدے سے نہ رُکتے۔

(اصول کافی:ص86)

شیعہ مذہب میں کلمہ طیبہ:

(1) لاالٰہ الّا اللّٰہ محمّدٌرّسول اللّٰہ،علی ولیّ اللّٰہ،وصی رسول اللّٰہ،وخلیفتہ بلافصل:

(اصول الشریعۃ فی عقائدالشیعہ:ص 422)

(2) تو حید و رسالت کے ساتھ ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا: لاالٰـہ الا اللّٰـہ

محمّد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ و خلیفتہ بلا فصل:(شیعہ مذہب حق ہے:ص 325)

(3) شیعہ مصنف عبد الکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ: میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کر لیا کہ سنیوں کا کلمہ :لا الہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ : پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کرامؓ کو منافق قرار دے دیا۔(شیعہ مذہب حق ہے: ص 324)

(4) شیعہ مصنف عبد الکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ:توحید و رسالت کے ساتھ علیؓ کی امامت، خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے حصہ کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعتِ خدا اور رسول ہے،اور اس کی مخالفت بلا جواز ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ:ہم اگر غور وانصاف کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ موحد کی پہچان:لا الہ الا اللّٰہ: سے ہوتی ہے۔مسلم کی پہچان :محمد رسول اللّٰہ: سے ہوتی ہے۔اور مومن و منافق میں تمیز:علی ولی اللّٰہ:سے ہوتی ہے۔
(شیعہ مذہب حق ہے:ص 311)

(5) انبیاء کرام علیہم السلام نے خدا کی توحید،حضورﷺ کی نبوت اور علیؓ کی ولایت کا اقرار کیا،لہذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء یہ تینوں (خدا کی توحید،حضورﷺ کی نبوت اور علیؓ کی ولایت) کا اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول۔تو جب ان تین اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔لہذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزاء کا اقرار کرتا ہوگا۔(وسیلہ انبیاء:ج2:ص:179)

شیعہ مذہب میں توہینِ انبیاء کرام علیہم السلام و عقیدۂ امامت:

(1) امام،رسول اللہ کے برابر ہیں۔(اصول کافی:ج1:ص 270)

(2) پنجتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں۔(وسیلہ انبیاء:ص90)

(3) محمد اور آل محمد اولادِ آدم سے نہیں ہے۔(جلاء العیون:ج2:ص59)

(4) آئمہ خود ذاتِ محمد ہیں۔(کتاب البرھان:ج1:ص25)

(5) امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔(اصول کافی:ج1:ص178)

(6) امام پر وحی نازل ہوتی ہے۔(اصول کافی:ج1:ص176)

(7) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص200)

(8) حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہے۔

(جلاء العیون:ج2:ص20)

(9) حضرت علیؓ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں۔

(خلقت نورانیہ:ج1:ص201)

(10) امام میں نبی ﷺ سے بڑھ کر صفات موجود ہیں۔

(اصول کافی:ج1:ص388)

(11) ولایتِ علیؓ کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے۔

(ھزار تمھاری دس ھماری:ص52)

(12) امامت کا درجہ نبوت و پیغمبری سے بالاتر ہے۔

(حیات القلوب:ج2:ص3)

(13) امامتِ علی کا منکر نبوتِ محمد ﷺ کا منکر ہے۔

(تفسیر مرآۃ الانوار:ص24)

(14) حضور ﷺ کی وفات کے وقت میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا تھا۔

(تنزیہ الاسباب:ص10)

(15) شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں۔

(اصول کافی:ج1ص248)

(16) امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے،اور اپنے اختیار سے خود مرتا ہے۔

(اصول کافی:ص258)

(17) امام مہدی ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے۔

(حق الیقین:ج1:ص527)

(18) امام مہدی کی بیعت تمام ملائکہ،جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔

(چودہ ستارے:ص594)

(19) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص200)

(20) امام کی معرفت کے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہوسکتی۔

(اصول کافی:ج1:ص177)

(21) امام مہدی نئی شریعت لائے گا اور نئے احکامات جاری کریں گے۔

(بحار الانوار:ص597)

(22) حضرت علیؓ واقعی رسول کا حصہ ہے،اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا۔

(عالم الغیب:ص47)

(23) انبیاء کو نبوت علیؓ کی امامت کے اقرار سے ملی۔

(المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ:ص12)

(24) آئمہ معصومین،حضور ﷺ کے قائم مقام ہیں،اور وہ انبیاء سے افضل ہیں۔(انوار النجف فی اسرار المصحف:ص11)

(25) آئمہ گزشتہ اور آئندہ تمام اُمور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

(اصو ل کا فی:ج 1: ص 260)

(26) آئمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے حرام کرتے ہیں۔(خلقت نورانیہ:ص 155)

(27) تمام دنیا اور آخرت امام کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہیں دے دیں اور جس کو چاہیں نہ دے دیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 409)

(28) قوم عاد،ثمود اور فرعون کو ہلاک کرنے والے اور موسیٰ کو نجات دینے والے علیؓ ہے۔(وسیلہ انبیاء:ج 2:ص 110)

(29) امام مہدی جب غار سے باہر آئے گے تو اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضورﷺ بیعت کریں گے اس کے بعد حضرت علیؓ اس کے ہاتھ پر بیعت کرے گے۔

(حق الیقین:ص 160)

(30) ہمارے مذہب کے ضروری عقائد میں سے ہے کہ ہمارے آئمہ کا وہ درجہ ہے کہ جہاں تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا۔

(الولایۃ التکوینیۃ: ص 52)

(31) امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے،امام کا معصوم ہونا ضروری ہے،امام کا خطاء اور نسیان سے محفوظ ہونا واجب ہے،امام کیلئے سارے زمانے پر فوقیت رکھنا ضروری ہے۔(تحفہ نماز جعفریہ:ص 28)

(32) ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائناتﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم وغیرہم سے افضل واشرف ہے۔(احسن الفوائد فی شرح العقائد:ص 406۔ طبع پاکستان۔مصنف علامہ محمد حسین۔)

(33) جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کیلئے آئے ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے،یہاں تک کہ حضورﷺ جو

انسانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے وہ بھی کامیاب نہیں ہوئے۔
(اتحادویک جہتی امام خمینی کی نظرمیں:ص15)

(34) تمام مخلوقات پر اماموں کی اطاعت اور فرمانبرداری لازم ہے اور مخلوق کے تمام کام اللہ نے ان کے سپرد کردیئے ہیں، سوحضرات آئمہ کرام جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے اور جس چیز کو چاہتے حرام کردیتے ہیں۔(اصول کافی:ج1:ص441)

شیعہ مذہب میں تقیہ وکتمان کی اہمیت:

(1) تقیہ واجب ہے اس کا ترک کرنا جائز نہیں۔
(احسن الفوائد:ص472)

(2) خانہ کعبہ میں شیعہ کو تقیہ کرکے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہئے۔
(عبادت وخودسازی:ص265)

(3) بے شک دین کے نوحصے تقیہ میں ہیں اور جوشخص تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔(اصول کافی:ج2:ص217)

(4) جوشخص تقیہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا اور جو تقیہ نہیں کرے گا اسے ذلیل کرے گا۔(اصول کافی:ج2:ص217)

(5) تم ایسے دین پر ہو جو اس کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا اور جو دین کو ظاہر اور اسے شائع کرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کرے گا۔
(اصول کافی:ج2:ص222)

(6) تقیہ واجب ہے، اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے، اور مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ اور آئمہ کی۔(احسن الفوائد:ص626)

(7) جس آدمی کو معمولی عقل اور فہم ہے وہ جانتا ہے کہ: تقیہ:اللہ تعالیٰ کے

قطعی احکام میں سے ہے۔(کشف اسرار:ص129)

شیعہ مذہب میں عقیدہ تحریفِ قرآن کریم:

(1) اصل قرآن بکری کھا گئی۔(کتاب البرھان:ج1:ص38)

(2) قرآن پاک میں شراب خور خلفاءؓ نے تبدیلی کیا۔

(قرآن مجیدمترجم:ص:479)

(3) اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔

(اصول کافی:ج2:ص616)

(4) قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں ہیں۔

(آل واصحاب:ص:13)

(5) مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کردیا۔

(قرآن مجیدمترجم:ص:1011)

(6) جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کردیئے۔

(احتجاج طبرسی:ج1:ص257)

(7) آئمہ کے علاوہ کسی کے پاس پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم۔

(اصول کافی:ج2:ص228)

(8) قرآن مجید سے :بولایۃ علیؓ: کے الفاظ نکال دیئے گئے۔

(ترجمہ حیات القلوب:ج3:ص193)

(9) اصل قرآن مہدی کے پاس ہے،موجودہ قرآن غیر اصل ہے۔

(ھزار تمھاری دس ھماری:ص553)

(10) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے۔

(احتجاج طبرسی:ص130)

(11) اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔

(انوار نعمانیه:ج2:ص360)

(12) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

(فصل الخطاب:ص 30)

(13) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں۔

(احتجاج طبرسی:ص25)

(14) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

(فصل الخطاب:ص 30)

(15) موجودہ قرآن مجید میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔(احتجاج طبرسی:ص30)

(16) محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔

(فصل الخطاب:ص 30)

(17) تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں۔ ایک جماعت نے ان کے متواتر ہونے کا دعوی کیا ہے مفید، محقق داماداور علامہ مجلسی وغیرہ۔

(فصل الخطاب:ص 30)

(18) قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں۔(صافی شرح کافی:ج2.کتاب فضل القرآن جز ششم ص 65طبع لکشور)

(19) ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن، جبریل محمدﷺ کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔(اصول کافی:ص 671)

(20) گیارہ مرتبہ: سورۃ الفجر: پڑھ کر آلہ تناسل (شرمگاہ) پر دم کرے اور بیوی سے نزدیکی کرے تو اللہ فرزند عطا کرے گا۔ (تحفۃ العوام: ص293)

(21) موجودہ قرآن رطب ویابس کا مجموعہ ہے جبکہ اصل قرآن میں تو پاکستان تک کا ذکر ہے۔ (ہزار تمہاری دس ہماری: ص554)

(22) تحریف وتبدل کے واقع ہونے میں قرآن، توراۃ اور انجیل ہی کی طرح ہے اور جو یہ بتلاتی ہے کہ جو منافقین امت پر غالب آ گئے اور حاکم بن گئے (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ اور انجیل میں تحریف کی تھی۔ (فصل الخطاب: ص94)

(23) ان سب احادیث اور اہل بیت کی دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ قرآن جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، پورا نہیں ہے، جیسا کہ رسالت مآب ﷺ پر اُترا تھا بلکہ اس میں ایسی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کے خلاف ہے، ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی کی گئی ہے، اور وہ تحریف شدہ ہیں اور ان میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ (تفسیر الصافی: ج1: ص32)

(24) جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہوں گے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جس کو علی علیہ السلام نے لکھا تھا اور امام جعفر صادق نے یہ بھی فرمایا کہ جب علی نے اس کو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں سے (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ سے) کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے، ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی تھی، میں نے اس کو: لوحین: سے جمع کیا ہے، تو ان لوگوں (یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ) نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن ہے، ہم کو تمہارے جمع کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تو علیؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اب آج

کے بعد تم کبھی اس کو دیکھ نہ سکو گے۔(کشف اسرار:ص 227)

(25) علی بن سوید کہتے ہیں ابوالحسن اوّل نے مجھے جیل سے لکھا کہ اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟

سو یاد رکھو! اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو، اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ و رسول سے خیانت کی، اور جو امانت ان کے پاس رکھی گئی تھی اس میں خیانت کی، ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اس میں تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ، ملائکہ، میرے نیک آباء و اجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار ہو۔(رجال کشی:ص 3)

شیعہ مذہب میں صحابہ کرامؓ کی توہین:

(1) صحابہ کرام جہنمی کہتے ہیں۔(مناظرہ حسنیہ:ص 76)

(2) عمر اصلی کافر اور زندیق ہے۔(کشف اسرار:ص 119)

(3) فرعون و ہامان سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔(حق الیقین:ص 364)

(4) عمرؓ، فرعون اور ہامان و قارون کا دل تھے۔(نور ایمان:ص 295)

(5) حضرت عائشہؓ کافرہ تھیں۔(حیات القلوب:ج 2 ص 726)

(6) حضرت عمر کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔

(جلاء العیون:ج 1:ص 63)

(7) جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔

(حق الیقین:ص 500)

(8) امام مہدی ابوبکرؓ و عمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔

(حق الیقین:ص 361)

(9) نمرود،فرعون،ہامان کے ساتھ ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ جہنم میں ہوں گے۔

(حق الیقین:ص522)

(10) تین صحابہ کرامؓ کے سواسب کافر تھے۔

(ترجمہ حیات القلوب:ج 2:ص923)

(11) حضرت عمرؓ کے کفر میں جوشک کرے وہ کافر ہے۔

(حیات القلوب:ج2:ص842)

(12) ابوبکرؓ،عمرؓ اورعثمان سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے۔

(تذکرۃ الآئمہ:ص 31)

(13) ابوبکرؓ وعمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔

(قرآن مترجم:مولوی مقبول دھلوی:ص674)

(14) حضرت ابوبکر صدیقؓ گالیاں دینے والے تھے۔

(شیخ سقیفہ:ص148)

(15) حضرت عثمانؓ کا باپ نامرد اور ماں فاحشہ تھی۔

(تنزیۃ الانساب :ص66)

(16) خالد بن ولیدؓ زانی تھے۔

(قول جلی در حل عقد بنت علی:ص135)

(17) خلفاء ثلاثہؓ (ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ) سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔

(نورایمان:321)

(18) ابوبکرؓ جاہل تھے بے شک وہ ظالم اور اجہل تھا۔

(ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر1:ص466)

(19) صحابہ کرامؓ خود جہنمی ہیں ان کی اتباع باعث رشد وہدایات کیسے ممکن ہے۔(احسن افوائد:356)

(20) سیدنا امیر معاویہؓ ظالم اور جابر تھے۔

(زندگانی حضرت زینب:ص160)

(21) عمرو بن عاصؓ جہنمی تھے۔

(زندگانی حضرت زینب:ص95)

(22) خلفائے ثلاثہؓ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔

(نور ایمان:ص321)

(23) ابوبکر صدیقؓ موت کے وقت کلمہ نہ پڑھ سکے۔

(اسرار آل محمد:ص211)

(24) شیطان سے بڑھ کر شقی ترین بد بخت ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔

(حق الیقین:ج1:ص509)

(25) خلفائے ثلاثہؓ ظلمات کے مصداق تھے۔

(ترجمہ مقبول دھلوی:ص707)

(26) ابوبکرؓ و عمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔

(ترجمہ مقبول دھلوی:ص674)

(27) رسول اللہ ﷺ کے بعد چار صحابہؓ کے علاوہ سب مرتد ہو گئے۔ ابوبکر :گوسالہ: کی مثل اور عمر :سامری: کے مشابہ ہے۔(اسرار آل محمد:ص23)

(28) ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور معاویہؓ بت ہیں، یہ تمام لوگ خلق خدا میں بدترین ہیں۔(حق الیقین:ج1:ص519)

(29) نماز میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، ھندہ اور ام الحکم پر لعنت

بھیجنا ضروری ہے۔(عین الحیاۃ:ص:599)

(30) شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لاشوں کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے۔(بصائر الدرجات:ص 81)

(31) حضرت مقدادؓ، حضرت سلمانؓ، حضرت ابوذرؓ کے سوا تمام صحابہؓ مرتد ہوگئے تھے۔(قرآن مجید مترجم :مولوی مقبول دھلوی:ص134)

(32) شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکر صدیقؓ تھا۔
(چراغ مصطفوی اور شرار بولھبی:ص18)

(33) حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ پر لعنت، حضرت معاویہؓ بائیس رجب کو واصل جہنم ہوئے تھے۔شیعوں کو چاہئے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں۔(زادالمعاد:ص 34)

(34) سنی اپنے سرپرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے۔
(حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ:ص122)

(35) ابوبکرؓ نے صرف تخت ہی حاصل کرنے کیلئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر عمل نہیں کیا بلکہ بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں۔
(شیخ سقیفہ:ص10)

(36) خلفائے راشدینؓ خدا پر جھوٹ بولنے والے تھے، ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔(احسن الفوائد:ص599)

(37) ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ خلافت حق ہے، وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے، کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہئے۔(حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ:ص72)

(38) عائشہؓ و حفصہؓ پر لعنت ہو، انہوں نے مل کر حضور ﷺ کو زہر دے کر شہید کردیا۔(جلاء العیون:ص82)

(39) جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریزیڈنٹ وہاں کے بزرگان دین نہیں ہیں، اسی طرح خلفائے ثلاثہؓ ہم تم مسلمانوں کے مذہبی رہنما نہیں ہے۔

(نور ایمان:164)

(40) ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، معاویہؓ بن ابی سفیان، عمرو بن العاصؓ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ منافقین میں سے ہیں۔(تاریخ اسلام:ص 397)

(41) حضرت عثمانؓ نے اپنی دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا، اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم وحیاء باڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے۔(تحفہ حنفیہ در جواب تحفہ جعفریہ:ص 432)

(42) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا ہر ظالم وغاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم وجور کا بازار گرم رکھتا، اور یہ سارے سفاک ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ دار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابوبکرؓ وعمرؓ جیسے یارانِ رسول کر چکے ہیں۔(شیخ سقیفہ:ص 159)

انتباہ.....!

کیا مذکورہ بالا عقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش ہے؟ اب بھی جو علماء شیعوں کی تکفیر میں توقف کریں وہ عنداللہ مجرم ہوں گے یا نہیں؟

شیعہ سنی کا اصولی تقابل ملاحظہ فرمائیں:

1.....مسلمانوں کا کلمہ: لاالہ الااللّٰہ محمّدرّسول اللّٰہ: ہے، اور شیعوں کا کلمہ: لاالہ الااللّٰہ محمّدرّسول اللّٰہ علیّ ولی اللّٰہ خمینی حجۃ

الـلّٰــہ: گویا مسلمانوں کا کلمہ جدا اور شیعوں کا کلمہ جدا۔شیعوں کا کلمہ دین اسلام کی نفی کرتا ہے۔

2....مسلمانوں کی اذان جدا ہے اور شیعوں کی اذان جدا ہے۔شیعوں کی اذان خلفائے ثلاثہؓ پر کھلم کھلا تبرا ہے۔

3....مسلمانوں کا قرآن جدا ہے اور شیعوں کی معتبر کتاب :اصول کافی: کے مطابق موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے اور اصل قرآن امام غائب (مہدی) کے پاس ہے۔

4....مسلمانوں کی نماز جدا اور شیعوں کی نماز جدا۔مسلمان نماز پنج گانہ کے قائل ہیں جبکہ شیعہ صرف تین نمازیں پڑھتے ہیں۔

5....مسلمانوں کا نظامِ زکوۃ جدا ہے اور شیعوں کا نظامِ زکوۃ جدا ہے۔شیعہ موجودہ نظامِ زکوۃ کے منکر اور مخالف ہیں۔

6....مسلمانوں کے حج کا رُکنِ اعظم ،عرفات کی حاضری (وقوف) ہے،اور شیعوں کے حج کا رُکنِ اعظم مزدلفہ کی حاضری (وقوف) ہے۔ویسے بھی شیعہ حج کے قائل نہیں اور صرف خمینی کے اشارہ پر حجاز میں حج کے بہانہ تخریب کاری کیلئے جاتے ہیں۔اور واضح رہے کہ شیعہ کی معتبر کتب کے مطابق کربلا، کعبۃ اللہ سے افضل ہے۔

7....مسلمانوں کے نزدیک متعہ، زنا کا دوسرا نام ہے اور شیعوں کے نزدیک متعہ کرنے والا جنت میں حضرت حسینؓ کے برابر ہوگا۔

8....مسلمانوں کے نزدیک جھوٹ،منافقت اور دھوکہ دہی سب سے بڑا جرم ہے اور شیعوں کے نزدیک :تـقیــہ: کے نام سے یہ سب چیزیں نہ صرف جائز ہیں بلکہ فرض اور واجب ہیں اور ان کے مذہب کے نوے فیصد حصہ ہیں۔

9....مسلمانوں کے نزدیک چاروں خلفائے راشدینؓ برحق ہیں اور شیعوں کے

نزدیک سوائے حضرت علیؓ کے باقی خلفائے ثلاثہؓ منافق اور غاصب، ظالم اور ایمان سے عاری ہے (معاذاللّٰہ)۔

10....مسلمانوں کے نزدیک تمام صحابہ کرامؓ سچے مومن وشیدائی رسول ﷺ، قابلِ اتباع اور معیارِ حق ہیں، کیونکہ قرآنی وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ جل شانہ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے راضی ہیں، اور شیعوں کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد سب صحابہ کرامؓ مرتد ہوگئے تھے (معاذاللّٰہ) سوائے تین کے یعنی حضرت مقدادؓ، حضرت ابوذرؓ اور حضرت سلمانؓ۔(فروع کافی: ج3: ص115)

شیعہ کی اصطلاح میں اہل سنت کو ناصبی کہا جاتا ہے۔ شیعوں کا مذہبی قائد ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ ناصبی (سنی) ولدالزنا سے بدتر ہے، اور یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کتے سے بھی بدتر کسی چیز کو نہیں بنایا لیکن ناصبی (سنی) خدا تعالیٰ کے نزدیک کتے سے بھی زیادہ خوار ہے۔(حق الیقین: ج2: ص516)

11....مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ تمام خواتین سے افضل اور انتہائی قابلِ احترام ہیں، اور شیعوں کے نزدیک ازواج مطہراتؓ نا قابل احترام ہیں بلکہ منافقہ ہیں (معاذاللّٰہ)۔

شیعہ عقیدے کے مطابق جب ان کا بارہواں امام مہدی ظاہر ہوگا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو زندہ کر کے ان پر حد لگائے گا (معاذاللّٰہ)۔

(حق الیقین: ج2: ص361)

12....مسلمانوں کا وضو جدا اور قبلہ جدا ہے، اور شیعوں کا وضو اور سجدہ جدا ہے۔ شیعوں کا وضو پاؤں سے شروع ہوتا ہے اور سجدہ کربلائی مٹی پر ہوتا ہے، اور شیعوں کی قبلہ سمت بھی قدرے مختلف ہے۔

13۔۔۔مسلمانوں کا غسلِ میت جدا ہے،اور شیعوں کا غسلِ میت جدا ہے۔

14۔۔۔مسلمانوں کی صیامِ رمضان کی سحری اور افطاری جدا ہے،اور شیعوں کا وقت سحر و افطار جدا ہے۔

15۔۔۔مسلمانوں کے نکاح،طلاق اور وراثت کا نظام جدا ہے،اور شیعوں کے نکاح،طلاق اور وراثت کا نظام جدا ہے۔

16۔۔۔مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام کائنات کا مالک و خالق اور عالم الغیب ہے،اور شیعہ اس کے منکر ہیں،اور اس بات کے قائل ہیں کہ امام کو ماضی اور مستقبل کا پورا پورا علم ہوتا ہے اور دنیا کی کوئی چیز امام سے مخفی نہیں،اور شیعہ مذہب میں عقیدہ بداء کی رو سے خدا تعالیٰ جل شانہ کے جاہل ہونے کا اقرار لازم آتا ہے(معاذاللّٰہ)۔

17۔۔۔مسلمانوں کے نزدیک عقیدہ ختم نبوت،جزوایمان ہے اور شیعہ ختم نبوت کے منکر ہے اور اجرائے نبوت کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک ان کے بارہ امام سابق انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل اور حضور اکرم ﷺ کے برابر ہیں۔

18۔۔۔مسلمانوں کا نعرہ:اللّٰہ اکبر: اور تکیہ کلام: یااللّٰہ مدد: ہے،اور شیعوں کا نعرہ:نعرہ حیدری: اور تکیہ کلام:یا علی مدد:ہے،جو کہ سراسر شرک ہے۔

19۔۔۔مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ توحید ہے اور شیعوں کا بنیادی عقیدہ امامت ہے،جو کہ کھلم کھلا کفر ہے۔

20۔۔۔مسلمانوں کی فقہ حنفی قرآن اور سنت سے ماخوذ ہے اور شیعوں کی فقہ جعفریہ قرآن وسنت کے قطعاً مخالف ہے۔تقیہ(جھوٹ)متعہ(زنا)اور تبرا(خلفائے ثلاثہؓ،امہات المومنینؓ اور صحابہ کرامؓ پر لعن طعن)اس کے اہم جزو ہیں اور ان کے نزدیک متعہ وہ لذت آفریں عبادت ہے کہ چار دفعہ متعہ کرنے سے حضور اکرم ﷺ کا درجہ مل جاتا

ہے(معاذاللہ)۔

21....مسلمانوں کانصب العین حضرت محمدﷺ اور صحابہ کرامؓ کے طرز کی قرآنی حکومت کاقیام ہےاور شیعوں کانصب العین یہودی حکومت کا قیام ہے۔ایران کی اسرائیل کے ساتھ خفیہ دوستی اور عربوں کے خلاف پروپیگنڈہ اس کامنہ بولتاثبوت ہے۔

الغرض..... شیعہ عقائدونظریات میں اسلام کی کوئی جھلک نظرنہیں آتی سوائے اشتراک رسمی یعنی نام وہی ہیں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ،رسولﷺ،قیامت،کلمہ، اذان،نماز،زکوۃ وغیرہ،مگران ناموں کےاندر جوچیز ہےوہ بالکل اُلٹ ہے جواسلام نے ان ناموں کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔مختصر یہ کہ جب قرآن مجید کے صحیح ہونے پرایمان ہی نہیں تو پھراسلام کہاں اور مسلمان کیسے؟

خلاصہ یہ کہ:

ملت اسلامیہ جدا ہے اور ملت ابن سبا جدا ہے،لہذا شیعہ سنی اتحاد خلافِ شرع ہے۔کیونکہ شیعوں کی تمام چیزیں مسلمانوں سے جدا ہے۔

حاصل کلام:

اس تقابلی مقابلہ سے بالکل واضح ہے کہ مسلمانوں اور شیعوں میں کوئی بھی قدر مشترک نہیں بلکہ شیعوں کے کفریات قادیانیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔جب قادیانی کافر ہیں تو شیعہ کیونکر مسلمان ہوسکتے ہیں؟

اسلام کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے،جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ قرآن محرف ہے اور سنت نا قابل اعتبار،کیونکہ حدیث کے راوی یعنی صحابہ کرامؓ ان کے نزدیک (معاذاللہ) منافق ومرتد تھے،ان کو مسلمان کس طرح تصور کیا جاسکتا ہے؟لہذا شیعہ وسنی بھائی بھائی کا نعرہ ایک ایسا جھوٹ اور فراڈ ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جھوٹ اور فراڈ نہیں ہوسکتا۔

اب بھی جو لوگ ناواقفیت کی وجہ سے ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب اور خمینی کو اِس دَور کا "امام المسلمین" اور اُمت مسلمہ کا نجات دہندہ سمجھ رہے ہیں اور عام مسلمانوں کو یہی باور کرانے کی کوشش میں سرگرم ہیں وہ سراسر فریب اور گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اھل سنت کی ذمہ داری:

شیعیت دراصل اسلام کے خلاف کفر کی ایک خفیہ سازش ہے اور یہ وہ کفر ہے جس پر اسلام کا لیبل لگا کر مخلوقِ خدا تعالیٰ کو گمراہ کیا جارہا ہے۔لہذا گھر گھر شیعیت کو بے نقاب کرنے کا عزم کیجئے، کیونکہ شیعیت پاکستان اور عالم اسلام کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ برائے مہربانی اپنی تمام توانائیوں اور وسائل کو بروئے کار لاکر اُمت مسلمہ کو اِس گمراہی اور فتنے سے بچائیں، اس فریضے کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے۔

(شیعہ سنی اختلافات حقائق کے آئینہ میں:ص2)

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحب کافتوی (استاذ دارالعلوم دیوبند)

شانِ صحابہؓ قرآن کریم واحادیث مبارکہ کی روشنی میں،اور گستاخانِ صحابہؓ کے ساتھ اتحاد کرنے کا حکم:

شانِ صحابہؓ قرآن کریم میں:

صحابہ کرامؓ جس مقدس جماعت کا نام ہے وہ اُمت کے عام افراد کی طرح نہیں ہے بلکہ صحابہ کرامؓ حضور اکرمﷺ اوراُمت کے درمیان ایک مقدس واسطہ ہونے کی حیثیت سے ایک خاص مقام ومرتبہ کے مالک ہیں،صحابہ کرامؓ کو یہ امتیاز اللہ تعالیٰ جل شانہ اوراس کے رسولﷺ کی جانب سے عطاہوا ہے،ذیل میں اس امیتاز وخصوصیت کی تھوڑی سی تفصیل پیش کی جارہی ہے۔

1.....والسّٰبقون الاوّلون من المھٰجرین والانصاروالّذین اتّبعوھم باحسان رّضی اللّٰہ عنھم ورضوعنہ واعدّلھم جنّٰت تجری تحتھاالانھرخٰلدین فیھاابدا،ذلک الفوزالعظیم:

ترجمہ: اور جو مہاجرین وانصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں (اور بقیہ اُمت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اُن سب کیلئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت میں صحابہ کرامؓ کے دو طبقے بیان کئے گئے ہیں، ایک سابقین اوّلین کا اور دوسرا بعد میں آنے والوں کا، اور دونوں طبقوں کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں، اور ان کیلئے جنت کا مقام و دوام ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو شخص قرآن پر ایمان رکھتا ہے، جب اس کے علم میں یہ بات آ گئی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بعض بندوں کو دوامی طور پر جنتی فرمایا ہے تو اب ان کے حق میں جتنے بھی اعتراضات ہیں سب ساقط ہو گئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ عالم الغیب ہے وہ خوب جانتا ہے فلاں بندہ سے فلاں وقت میں نیکی اور فلاں وقت میں گناہ صادر ہو گا۔ اس کے باوجود جب باری تعالیٰ جل جلالہ یہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے اسے جنتی بنا دیا تو اسی کے ضمن میں اس بات کا اشارہ ہو گیا کہ اس کی تمام لغزشیں معاف کر دی گئیں۔ لہٰذا اب کسی شخص کو اُن مغفور بندوں کے حق میں لعن طعن کرنا جناب باری تعالیٰ جل جلالہ پر اعتراض کرنے کے مرادف ہو گا، اس لئے کہ ان حضرات پر اعتراض کرنے والا گویا یہ کہہ رہا ہے کہ یہ بندہ تو گنہگار ہے پھر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسے کیسے جنتی بنا دیا، اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ پر اعتراض کفر ہے۔

2.....ولٰکنّ اللّٰہ حبّب الیکم الایمان وزیّنہ فی قلوبکم وکرّہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان، اولٰئک ھم الرّاشدون، فضلاً مّن اللّٰہ ونعمۃ، واللّٰہ علیم حکیم:

ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے دلوں میں محبوب بنادیا اور اس کو تمہارے دلوں میں مزین کردیا اور کفر، فسق اور نافرمانی کو تمہارے لئے ناپسند کردیا، ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل ونعمت سے ہدایت یافتہ ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بلا استثناء تمام صحابہ کرامؓ کے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر وفسق اور نافرمانی سے نفرت وکراہت منجانب اللہ راسخ کردی گئی تھی۔ اور لفظ :الـــی: سے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ ایمان کی محبت اور کفر وغیرہ سے کراہیت انتہا درجے کو پہنچی ہوئی تھی، کیونکہ :الی: عربی میں انتہا اور غایت کا معنی بیان کرنے کیلئے وضع کیا گیا۔ نیز اسی آیت پاک سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ سے جو لغزشیں صادر ہوئی ہیں وہ ضعف ایمان اور فسق وعصیان کو مستحسن سمجھتے ہوئے صادر نہیں ہوئی ہیں بلکہ ان کا صدور بتقاضائے بشریت ہوا ہے، اس لئے ان لغزشوں کو بنیاد بنا کر ان حضرات کی شان میں لعن طعن کرنا اور ان کے بارے میں تنقید وتنقیص کا رویہ اختیار کرنا جہالت وزندقہ ہے۔

3.....والّذین امنواو ھاجرواوجاھدوفی سبیل اللّٰہ والّذین اٰوواوّنصروااولٰئک ھم المومنون حقّا،لھم مّغفرۃ وّرزق کریم:

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کی مدد کی وہی ہیں سچے مسلمان، ان کیلئے مغفرت ہے اور باعزت رزق ہے۔

اسی سورت کے شروع میں ارشاد خداوندی ہے:

:الّذین یقیمون الصلوۃ و ممّارزقنٰھم ینفقون، اولٰئک ھم المومنون حقّا،لھم درجات عندربّھم ومغفرۃ وّرزق کریم:

ترجمہ: وہ لوگ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہم نے ان کو جو روزی دے رکھی

ہےاس میں سےخرچ کرتے ہیں وہی سچے مسلمان ہیں،ان کے واسطے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی۔

ان دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ حضرات مہاجرینؓ وانصارؓ کے اعمالِ ظاہرہ نماز، حج، روزہ، زکوۃ، جہاد وغیرہ قطعی طور پر نفاق ومکر کی بناء پر نہیں تھے،ان کا ایمان اللہ تعالیٰ جل جلالہ کےنزدیک متحقق وثابت تھا،اس لئے حضرات صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفائے ثلاثۃؓ کی جانب نفاق کی نسبت کرنا خدائے بزرگ وبرتر کے ساتھ معارضہ کرنا ہے۔

4.....محمّدرّسول اللّٰه والّذين معه اشدّآء على الكفّار رحمآء بينهم تراهم ركّعا سجّدايبتغون فضلامّن اللّٰه ورضوانا،سيماهم فى وجوههم مّن اثر السّجود،ذٰلك مثلهم فى التّوراة ومثلهم فى الانجيل،كزرع اخرج شطاه فآزره فاستغلظ فاستوٰى على سوقه يعجب الزّرّاع ليغيظ بهم الكفّار،وعداللّٰه الّذين امنوا وعملواالصّلحٰت منهم مّغفرة وّاجراعظيما:

ترجمہ: محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جولوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں (اے مخاطب!) تُو اُن کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع میں ہیں اور کبھی سجدے میں، ڈھونڈتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خوشی کو،ان کی نشانی سجدوں کے اثر سےان کے چہرے پر نمایاں ہے، یہ مثال ہےان کی تورات میں اور انجیل میں،ان کی مثال ہے جیسے کھیتی نے نکالا پٹھا پھر اس کی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوگیا اپنی جڑ پر، بھلا لگتا ہے کھیتی والوں کو، تاکہ جلائے اس سے جی کافروں کا، وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے جویقین لاتے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام معافی کا اور بڑے ثواب کا۔

امام قرطبیؒ اور عامۂ مفسرین کہتے ہیں کہ :والّذين معه: عام ہے،اس میں تمام صحابہ کرامؓ داخل ہیں،اس آیت کریمہ میں تمام صحابہ کرامؓ کی عدالت،ان کی پاک

باطنی اور مدح وثنا خود مالک کائنات نے فرمائی۔

حضرت ابوعروہ زبیریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن امام مالکؒ کی مجلس میں ایک شخص کے متعلق یہ ذکر آیا کہ وہ صحابہ کرامؓ کو بُرا کہتا ہے۔امام مالکؒ نے یہ آیت :لیغیظ بھم الکفّار: تک تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ جس شخص کے دل میں صحابہ کرامؓ میں سے کسی کے متعلق غیظ ہو وہ اس آیت کی زد میں ہے،یعنی اس کا ایمان خطرہ میں ہے، کیونکہ آیت میں کسی صحابیؓ سے غیظ،کفار کی علامت قرار دی گئی ہے۔

5.....للفقرآء المھٰجرین الّذین اخرجوامن دیارھم واموالھم یبتغون فضلامّن اللّٰہ ورضواناوّینصرون اللّٰہ ورسولہ اولٰئک ھم الصّٰدقون:

ترجمہ: (اور مال غنیمت حق) ان مفلس مہاجرین کا ہے جو جدا کر دیئے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے،وہ اللہ تعالٰی کے فضل اور رضامندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں،یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔

6.....والّذین تبوّء الدّار والایمان من قبلھم یحبّون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ ممّااوتواو یؤثرون علیٰ انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ،و من یّوق شحّ نفسہ فالٰئک ھم المفلحون:

ترجمہ: اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دارالاسلام میں اور ایمان میں ان مہاجرین سے پہلے قرار پکڑے ہیں،جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہے اس سے یہ انصار لوگ اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے اور (مہاجرین کو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں،اگر چہ ان پر فاقہ ہی ہو اور واقعی جو شخص طبعیت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

7.....والّذین جآء وامن بعدھم یقولون ربّنا اغفرلنا ولاخواننا الّذین سبقونا بالایمان ولاتجعل فی قلوبنا غلاّ للّذین امنوا، ربّنا انّک رؤف الرحیم:

ترجمہ: (اوران لوگوں کا بھی اس مالِ فئی میں حق ہے) جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ آنے دیجئے، اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق ورحیم ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے عہدِ رسالت ﷺ کے تمام موجود اور آئندہ آنے والے مسلمانوں کو تین طبقوں میں تقسیم کر کے ہر طبقہ کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔

پہلا مہاجرینؓ کا طبقہ ہے جنہوں نے محض اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے ہجرت کی، کسی دنیوی غرض کے لئے ان کی ہجرت نہیں تھی جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کی شان میں فرما رہے ہیں: اولٰئک ھم الصٰدقون: یعنی یہ حضرات اپنے قولِ ایمان اور فعلِ ہجرت میں سچے ہیں۔

دوسرا طبقہ حضرات انصارؓ کا ہے جن کے صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ یہ مہاجرین سے محبت رکھتے ہیں اور ان پر حسد نہیں کرتے ہیں۔ ان صفات کے ذکر کرنے کے بعد فرمایا: فاؤلٰئک ھم المفلحون: یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

تیسرا طبقہ اُن مومنین کا ہے جو مہاجرینؓ وانصارؓ کے بعد قیامت تک آنے والا ہے، اس طبقے کے بارے میں فرمایا کہ یہ مہاجرینؓ وانصارؓ کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور اس بات کی بھی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں ان کی طرف سے کینہ وعداوت نہ ڈالئے، یقیناً آپ مہربان اور رحمت کرنے والے ہیں، لہذا

اپنے فضل ورحمت سے ہماری دعا قبول کر لیجئے۔

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ فلاح پانے والے وہی لوگ ہیں جو حضرات مہاجرینؓ سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی شان میں طعن وتشنیع نہیں کرتے، کیونکہ طعن وتشنیع تقاضائے محبت کے خلاف ہے، جس سے معلوم ہوا کہ خلفاء اربعہؓ جو مہاجرین اوّلین میں یقینی طور پر شامل ہیں کی محبت فلاح کی ضامن اور ان سے بغض وعناد خسران کا سبب ہے۔

اسی طرح تیسری آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ حضرات صحابہ کرامؓ کیلئے دعائے خیر کرتے ہیں اور اُن سے بغض وعناد کو بُرا سمجھتے ہوئے اس سے محفوظ رہنے کی بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں، وہی زمرۂ مومنین میں داخل ہیں، اس کے برعکس جو گروہ اُس مقدس جماعت سے محبت کے بجائے عداوت رکھتا ہے اور ان کے حق میں دعائے خیر کے بجائے لعن وطعن کی زبان دراز کرتا ہے وہ اہل اسلام کے زمرے سے خارج ہے، کیونکہ ان آیات میں مستحقین غنیمت کے جن تین طبقوں کا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ذکر فرمایا یہ لعن وطعن کرنے والے، ان سے خارج ہیں۔

اس موقع پر بغرضِ اختصار ان پانچ آیات پر اکتفا کیا جا رہا ہے ورنہ قرآن مجید میں حضرات صحابہ کرامؓ کے فضائل ومناقب سے متعلق سینکڑوں آیات موجود ہیں۔

شانِ صحابہؓ حدیث شریف میں:

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرات خلفائے ثلاثہؓ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ، سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ اور سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے فضائل ومناقب وخصوصیات اس کثرت وشدّت اور تواتر وتسلسل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں کہ ان سب کو جمع کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

لہذا اُن بے شمار احادیث میں سے چند کو یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں

پہلے اُن احادیث کوپیش کیا جائے گا جن سے پوری جماعتِ صحابہؓ کی منقبت وفضیلت ثابت ہوتی ہے،پھر خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل میں وارد احادیث ذکر کی جائیں گی۔

1.....عن جابرؓ قال:قال رسول اللّٰہﷺ:انّ اللّٰہ اختار اصحابی علی الثقلین سوی النبیین والمرسلین:

ترجمہ: حضورِ اکرمﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام انسانوں و جناتوں پر فضیلت دی ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تمام حضرات صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے منتخب وبرگزیدہ ہیں،نبیوں اور رسولوں علیہم السلام کے بعد انسانوں اور جناتوں میں سے کوئی بھی ان کے مقام ومرتبہ کونہیں پاسکتا۔

2.....عن انسؓ قال:قال رسول اللّٰہﷺ:اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام لایصلح الطعام الابالملح:

ترجمہ: حضورِ اکرمﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت میں میرے صحابہ کا مقام ایسا ہے جیسے کھانے میں نمک، کہ کھانا بغیر نمک کے بہتر نہیں ہوتا۔

اس ارشادِعالیہ کے ذریعہ حضورِ اکرمﷺ نے اُمت مسلمہ کے سامنے صحابہ کرامؓ کی اہمیت ایک مثال کے ذریعہ سے واضح فرمائی ہے کہ جس طرح لذیذ سے لذیذ تر کھانا بے نمک کے پھیکا اور بے مزہ ہوتا ہے، بعینہٖ یہی حال اُمت کا ہے کہ اس کی اصلاح وفلاح اور اس کا تمام شرف ومجد انہیں صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کا مرہونِ منت ہے، اگر اس جماعت کو درمیان سے الگ کردیا جائے تو اُمت کے سارے محاسن وفضائل بے حیثیت ہوجائیں گے۔ان دوحدیثوں کے بعدوہ احادیث نقل کی جارہی ہیں جو خاص طور پر خلفائے ثلاثہؓ کی فضیلت میں واردہوئی ہیں۔

1.....حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرمﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت

صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ درمیانی عمر کے تمام اگلے وپچھلے جنتیوں کے سردار ہیں۔

اس حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ و سیدنا فاروق اعظم تمام لوگوں سے افضل ہیں۔یہی بات قرآن مجید اور دیگر احادیثِ نبویہ ﷺ، آثار صحابہؓ و تابعینؒ سے بھی ثابت ہے، اور اسی پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔

2.....ایک حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرو کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دراز شدہ رسی ہیں، جس نے ان دونوں کو پکڑ لیا اس نے مضبوط حلقہ تھام لیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرات شیخینؓ کا طریقہ معیارِ دین ہے اور ان کے طریقے پر چلنا درحقیقت دین اسلام پر چلنا ہے۔

3.....ایک موقع پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کے زبان اور دل پر رکھ دیا ہے۔

4.....حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کیلئے جنت میں ایک ساتھی ہے اور میرے جنت کے رفیق عثمان ہے۔

اس حدیث شریف سے حضرت عثمان غنی ؓ کا نہ صرف جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ ان کی بلندیٔ درجات پر بھی یہ حدیث شریف دلالت کر رہی ہے۔

5.....امام احمدؒ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر جب حضور اکرم ﷺ نے لشکر کی تیاری اور سامانِ جنگ کی فراہمی کا کام شروع فرمایا تو حضرت عثمان غنی ؓ نے ایک ہزار اشرفی لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم ﷺ

کی گود مبارک میں ڈال دیا۔راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُس وقت دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ مسرّت سے اُن اشرفیوں کو اُلٹ پلٹ رہے تھے،اور زبان وحی ترجمان پر یہ الفاظ جاری تھے: ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم، مرتین: عثمان آج کے بعد جو کام بھی کریں گے وہ ان کیلئے مضرت رساں نہیں ہوگا،حضور اکرم ﷺ نے اس جملہ کو بطور تاکید دومرتبہ فرمایا۔

اس حدیث پاک میں حضرت عثمان غنی ؓ کے صدقہ کی قبولیت کی بشارت کے ساتھ اُن مخالفین اور ناقدین کے خیالات کی تردید بھی فرمادی گئی ہے جو مفسدین کی افتراء پردازیوں سے متاثر ہوکر یا اپنی کجروی کے زیراثر حضرت عثمان غنی ؓ کی شانِ اقدس میں طعن وتشنیع کرتے ہیں۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی ؓ اُن تمام اتہامات سے پاک اور بَری ہیں جو معاندین ان پر ناحق تھوپ رہے ہیں،لیکن بالفرض یہ باتیں اگر کسی حد تک ثابت بھی ہوجائیں تو آپؓ کی عظمتِ شان اور کثرتِ طاعات کی بناپر کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ کے اِن فرمودات میں صحابہ کرامؓ کے ایمان واخلاص اور فضائل ومناقب کی جو تصویر پیش کی گئی ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے اُن قدسی صفات ہستیوں کے بارے میں خمینی کی ہرزہ سرائیوں کو ایک بار پھر پڑھ جائیں،اس کے بعد خود فیصلہ کیجئے کہ قرآن وحدیث کے علی الرغم جس فردیا جماعت کے خیالات وعقائد حضرات صحابہ کرامؓ کے متعلق اس طرح کے ہوں،کیا ایمانی تقاضوں کو باقی رکھتے ہوئے ایک لمحہ کیلئے بھی اس کے ساتھ اتحادِ عمل ممکن ہے؟؟؟اور کیا اس کے عسکری اور فوجی غلبہ کو اسلامی انقلاب کہنا درست ہے؟؟؟

صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرنے والوں کا حکم:

1.....اصطخریؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مخاطب کرتے ہوئے امام احمد بن حنبلؒ

نے فرمایا: اے ابوالحسن! جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ صحابہ کرامؓ کا ذکر بُرائی سے کرتا ہے تو اس کے اسلام کو مشکوک سمجھو۔

2.... عمدۃ المفسرین محقق ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ عذاب الیم ہے اُن لوگوں کیلئے جو حضرات صحابہ کرامؓ یا ان میں سے بعض سے بغض رکھے یا انہیں بُرا بھلا کہے، ایسے لوگوں کا ایمان بالقرآن سے کیا واسطہ جو اُن حضرات کو بُرا کہتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے راضی ہونے کا اعلان کر دیا۔

3.... علامہ ابن تیمیہؒ اپنی مشہور تصنیف الصارم المسلوم: میں لکھتے ہیں کہ: قاضی ابویعلی نے کہا ہے کہ اِس پر تمام فقہائے کرام متفق ہیں کہ جو شخص صحابہ کرامؓ کی بُرائی کو حلال و جائز سمجھتے ہوئے ان کی برائی کرے وہ کافر ہے اور جو حلال نہ سمجھتے ہوئے انہیں بُرا بھلا کہے وہ فاسق ہے۔

4.... علامہ ابن ہمام حنفیؒ لکھتے ہیں کہ جو حضرت علیؓ کو خلفاء ثلاثہ (سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ) پر فضیلت دے وہ بدعتی ہے اور جو شخص سیدنا صدیق اکبرؓ یا سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

5.... فتاوی عالمگیری میں ہے کہ رافضی جب شیخینؓ کو بُرا بھلا اور لعن طعن کرتا ہو تو کافر ہے اور اگر حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ پر فضیلت دیتا ہے تو کافر نہیں ہوگا، ہاں اس صورت میں وہ بدعتی قرار پائے گا۔

6.... حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تنقیصِ صحابہؓ کے متعلق ایک نہایت قیمتی اور قابلِ قدر نکتہ تحریر فرمایا جو قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے اسی نکتہ پر یہ بحث ختم کی جاتی ہے، لکھتے ہیں کہ:

اس موقع پر یہ نکتہ سمجھ لینا چاہئے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی بُرائی اور ان

کی شان میں لعن طعن اس وجہ سے حرام وکفر ہے کہ طعن کا سبب یعنی گناہ اور کفران بزرگوں میں پائے نہیں جاتے اور تعظیم وتوقیر اور تعریف وتوصیف کے اسباب ان حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں پورے طور پر موجود ہیں اور جب مسلمانوں میں کوئی ایسی جماعت ہو جس کے اندر تعظیم کے اسباب موجود ہوں اور اس کے گناہوں کی مغفرت نصِ قرآنی سے ثابت ہوگئی ہو تو یقینی طور پر اُس جماعت کی بُرائی، اہانت اور تحقیر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت وتحقیر کے حکم میں ہوگی، بس صرف فرق یہ ہوگا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں اسباب تحقیر سرے سے موجود نہیں ہیں اور اُس جماعت میں یہ اسباب پائے جانے کے بعد ختم ہوگئے، گناہوں کے وجود کے بعد ان کا (مغفرت وغیرہ کے ذریعہ) معدوم اور ختم ہوجانا معدوم اصلی کے حکم میں ہے (یعنی مغفرت کے بعد مغفور ایسا ہوجاتا ہے گویا کہ سرے سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوا ہے) اسی بنا پر گناہ سے توبہ کرلینے والے کو اس گناہ پر عار دلانا حرام ہے۔

اور پوری اُمت میں صرف صحابہ کرامؓ کو یہ مرتبہ حاصل ہے کہ ان کے گناہوں کی مغفرت اور بخشش کا قطعی اور یقینی علم ہمیں وحی ربانی اور کلامِ الٰہی سے معلوم ہوگیا ہے، اور ان کی طاعات (عبادات) کی قبولیت اور ان کے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضا کا تعلق بھی متیقن ہو چکا ہے۔ لہٰذا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح صحابہ کرامؓ کی تنقیص، اہانت اور ان کی بُرائی حرام وکفر ہوگی۔

علمائے اُمت کی ان تصریحات کے آئینہ میں خمینی اور ان کے ہم نواؤں کو اپنا چہرہ دیکھنا چاہئے، کیا اسلام کے اوّلین فدا کاروں اور محبوبِ رب العالمین کے جان نثاروں کو (العیاذ باللّٰہ) منافق ومرتد، خائن وغدار کہنے والوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ "ثورۃ اسلامیہ لا شیعۃ و لا سنیۃ" کا منافقانہ نعرہ بلند کریں؟ نیز اسلامی جماعتوں کے اُن

مفکروں کو بھی ان تصریحات کی روشنی میں اپنے زاویہ فکر ونظر کو درست کر لینا چاہئے جو آج بھی کعبۃ اللہ کے تقدس کو پامال کرنے والے خمینیوں کو شہید کی اعزازی ڈگری دے رہے ہیں۔

حاصل بحث:

اب تک کی بیان کردہ تفصیلات سے یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ خمینی اوران کی جماعت، وحدانیت، رسالت اور صحابہ کرامؓ کے متعلق جن عقائد ونظریات کی پابند ہے وہ قرآن کریم، احادیث نبویہﷺ اور جمہورِ اُمت کے چودہ سو سالہ متوارث عقیدے کے بالکل متضاد اور مخالف ہیں، نیز جس قسم کی بدعات اور خرافات پر وہ عمل پیرا ہے اُن کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس لئے بصورتِ موجودہ عام امت کا ان سے اتحاد کسی بھی طرح ممکن نہیں، بلکہ اس کے برعکس علمائے اسلام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خمینی اوران کی جماعت کے اسلام مخالف عقائد ونظریات سے اُمت مسلمہ کو واقفیت بہم پہنچائیں اوران کے باطل عقائد کی بنیاد پر شریعت کا ان کے بارے میں جو فیصلہ ہے، اس کا پوری وضاحت کے ساتھ اظہار فرمادیں تا کہ ملت اسلامیہ ان کے پُرفریب پروپیگنڈوں سے متاثر ہو کر اسلام کی سیدھی راہ سے بھٹک کر خمینیت کی بھول بھلیوں میں نہ پھنس جائے۔

(خمینیت حصر حاضر کا عظیم فتنہ: ص 79)

حضرت مولانا مفتی محمد زہیر صاحب کا فتوی: مفتی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

سنی شیعہ اور اسماعیلی اتحاد کی تحریک.....ایک تنقیدی جائزہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل پمفلٹ کے بارے میں جس کا عنوان ہے..... **سنی شیعہ اور اسماعیلی اتحاد**.....اس پمفلٹ کے مندرجات کچھ یوں ہیں:

ہم سب سنی، شیعہ اور اسماعیلی.....ایک اللہ، ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔: نادرن ایریا: میں ہم سب کا تعاون ومحبت مدتوں سے مثالی رہا ہے۔ ہم ایک دوسرے کی عبادت گاہوں میں اپنی اپنی نمازیں ادا کرتے رہے ہیں لیکن گزشتہ چند ماہ سے اسلام دشمن سازشوں کے جال میں پھنس کر ہمارے درمیان جو قتل وغارت گری ہوئی، ہم سب اس پر شرمندہ اور معذرت خواہ ہیں۔

علامہ عارف الحسینی کے قتل کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاریوں سے ہم سب کو

یقین محکم ہوگیا ہے کہ جس طرح ایک ملزم نے افغانستان سے چھ لاکھ روپے کے عوض علامہ عارف الحسینی کو قتل کیا ہے، اسی طرح افغانستان اور روسی سازشوں کے تحت ملک کے اس انتہائی اہم اور حساس سرحدی علاقے میں بھائیوں کو بھائیوں سے لڑایا گیا ہے۔ خلفاء راشدینؓ کے خلاف بہتان طرازیاں اور امام باڑے یا جماعت خانے کا جلایا جانا سب کچھ گھناؤنی سازش کا نتیجہ تھا جس کا ہم سب شکار ہوئے۔ ہم سب اپنی اپنی غلطیوں پر نادم اور شرمندہ ہیں اور ایک دوسرے کو کھلے دل سے معاف کر کے گلے لگاتے ہیں۔ قرآن مجید میں دوسرے مذاہب کے بتوں تک کو بُرا کہنے سے منع کیا گیا ہے کہ وہ جواب میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو بُرا کہیں گے۔ افواہیں یہاں تک پھیلی ہوئی ہیں کہ ہم میں سے بعض مکاتب فکر نے قرآن مجید میں تحریف کی سازش کی ہے، تاکہ ہم کو ایک دوسرے سے بدظن کر کے لڑایا جا سکے، ہم سب مشترکہ طور پر یہ اعلان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی تحریف کرنے والا بھی اسلام کے دائرہ سے خارج ہے۔

1..... دشمنانِ اسلام اور پاکستان کو منہ توڑ جواب دینے کیلئے ہم سب نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام مساجد، امام باڑے اور جماعت خانوں کے دروازے سب سنی، شیعہ اور اسماعیلیوں کیلئے کھلے رہیں گے، کسی بھی مکتب فکر کا مسلمان کسی بھی عبادت گاہ میں جا کر اپنے مسلک سے نماز ادا کر سکتا ہے۔

2..... قرآن مجید میں تحریف کے الزام کو رد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ مساجد میں، امام باڑوں اور جماعت خانوں میں قرآن مجید کے مخلوط مدارس قائم کئے جائیں، جہاں سب مکاتب فکر کے بچے اور بڑے حضرات قرآن مجید پڑھیں۔

3..... خلفائے راشدینؓ پر تبرّا بھیجنے والوں کا محاسبہ خود شیعہ برادری بھی

کرے گی اور سنی حضرات پُرامن عزاداری کو یقینی بنانے میں پوری مدد دیں گے، کیونکہ کسی کے بھی بزرگوں یا شعائرِ مذہب کی تضحیک لازماً کشیدگی پیدا کرے گی۔

4.....اگر آپ اپنی آبادی کی مساجد، امام باڑے، جماعت خانے میں قرآن مجید کا مخلوط مدرسہ قائم کرنا چاہیں تو ہم ہر طرح کا مالی اور اخلاقی تعاون پیش کریں گے۔

5.....اگر آپ اپنی آبادی کی مسجد، امام باڑے، جماعت خانے میں ڈسپنسری قائم کرنا چاہیں تب بھی ہماری ممکنہ امداد حاضر ہے۔

6.....کسی بھی مکتب فکر کے لوگوں کو دوسرے مکتب فکر سے کوئی شکایت پیدا ہو تو وہ راست اقدام سوچنے کی بجائے زیرِ دستخطی سے رابطہ کریں، تاکہ متعلقہ مکتب فکر کے بزرگوں سے مل کر شکایت کنندہ کی تکلیف دُور کی جا سکے۔ یقین کیجئے کہ ہر مکتب فکر کے بزرگ انتہائی دردمند اور خدا خوفی والے لوگ ہیں۔

اس کے ثبوت میں ہم علی آباد (ہنزہ) میں مسجد قباء کی مثال پیش کرتے ہیں جہاں اسماعیلیوں کی شکایت پر سنی منتظمین نے فوراً امامِ مسجد کو علیحدہ کر دیا۔ اسی طرح علامہ آغا حامد، دشمنانِ اسلام کی سازشیں ناکام بنانے اور اخوت و رواداری کی فضاء کیلئے بے چین ہیں، ہم سب کو دشمنانِ اسلام کے سامنے مذاق نہیں بننا چاہئے۔ اور مل کر.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور متفرق نہ ہو جاؤ.....پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

مندرجہ بالا پمفلٹ کی عبارت کے مضمون، تحریک اور ایسے عمل پر کیا حکم ہے؟ مزید یہ کہ جو صاحب ایسے امور کو لے کر چلے اور رجوع نہ کرے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسلکہ پمفلٹ..... **سنی شیعہ اسماعیلی اتحاد** ..... کے مضمون کا حکم بیان کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ تین اُمور کا تذکرہ ہوجائے، تاکہ اس پمفلٹ کے بارے میں ایک عام آدمی کو بھی نتیجہ اخذ کرنے میں سہولت ہو، اور وہ اُمور ثلاثہ یہ ہیں:

1.....فرقہ شیعہ وفرقہ اسماعیلیہ آغاخانی کے مختصر عقائد اور پھر اہل سنت کے عقائد سے موازنہ۔

2.....اس پمفلٹ کے مندرجات پر نقد وتبصرہ۔

3.....اتحاد کے لئے شرائط۔

نوٹ: آخری امر کا تذکرہ اس لئے ضروری ہے کہ عام لوگوں کا تأثر یہ ہے کہ اختلاف چھوٹے طبقے کے پیدا کردہ ہیں، ہر طبقہ کے بڑے اس بات کے متمنی ہیں کہ اتفاق واتحاد رہے۔

شیعہ کے عقائد

ان کے بنیادی عقائدِ ثلاثہ یہ ہیں۔

1..... عقیدۂ امامت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث من اللّٰہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں ایسے ہی ائمہ معصومین بھی۔ ان پر وحی نازل ہوتی ہیں اور ان کو حسبِ منشا قرآن پاک میں تبدیلی کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

2.....بُغضِ صحابہؓ:

ان کا دوسرا بڑا عقیدہ یا اُصول صحابہ کرامؓ سے بغض وعداوت ہے۔ ان کے نزدیک تمام صحابہ کرامؓ ماسوائے حضرت مقدادؓ حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت سلمان

فارسیؓ کے، بعدو صال النبیﷺ مرتد ہو گئے تھے۔اوران تین حضرات نے بھی بشمول حضرت علیؓ کےطوعاًو کرہاًایک مرتدسیدنا صدیق اکبرؓ کی بیعت کر لی تھی (العیاذباللّٰہ)

3.....تحریفِ قرآن:

تیسرا بنیادی عقیدہ جو پہلے دو کا نتیجہ ہے وہ ہے تحریفِ قرآن۔ان کے نزدیک موجودہ قرآن حضرت عثمان غنیؓ کا تحریف کردہ ہے(العیاذباللّٰہ)۔اوراصلی قرآن ائمہ کے پاس:آباً عن جدٍ: منتقل ہوتا رہاہےاوراب امام مہدی کے پاس ہے،اس کے چالیس پارے ہیں اوروہ ایک غار:سر من راٰہ: میں اس قرآن کو لئے بیٹھے ہیں،اپنے ظہور کے بعداس کو لائیں گےاورنافذ کریں گے۔

اسماعیلیوں کے عقائد

اسماعیلیوں کے عقائد شیعہ ہی کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی کچھ آگے ہیں۔اسی بناءپر بعض شیعہ نے بھی ان کو اپنے میں شمار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ان کے عقائد کو بھی ہم مذکورہ بالا انداز سے لے لیتے ہیں۔

1.....عقیدۂ امامت:

آغاخانی اپنے:امامِ حاضر: کوصرف معصوم ہی نہیں مانتے بلکہ یہ بھی مانتے ہیں کہ ان کاامام حاضر ہے،خدا کا مظہر ہے،خداتعالی اپنی تمام الہی طاقتوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے امام حاضر میں حلول کرتا ہے۔اس لئے ان کے نزدیک:امامِ حاضر:ہی خدا ہے، وہی مستحق دعاوعبادت ہے۔(العیاذباللّٰہ)

2.....بُغضِ صحابہؓ:

اس عقیدہ میں اسماعیلی بھی شیعہ ہی کی طرح ہیں۔کیونکہ وہ بھی اکابراصحاب ثلاثہؓ کوغاصب،ظالم اورخائن کہتے ہیں(العیاذباللّٰہ)۔

3.....تحریفِ قرآن:

ان کے نزدیک بھی قرآن پاک میں (معاذاللہ) حضرت عثمان غنیؓ نے تحریف کی ہے، اصل قرآن تو چالیس پارے ہیں تیس تو موجودہ اور باقی دس پارے: امام حاضر: کی زبان ہے (العیاذباللہ)۔

ہم نے مذکورہ دونوں فرقوں کے تین بنیادی عقیدوں کوتو ذکر کیا ہے لیکن کلمہ کا نہیں، کیونکہ وہ تو عقیدے کا مظہر ہی ہوتا ہے۔ لہذا اب: طرداً لِلباب: اس کا بھی ذکر کئے دیتے ہیں۔

شیعه کاکلمه:

:لاالہ الااللّٰہ محمدرسول اللّٰہ علیّ ولیّ اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ و خلیفتہ بلافصل: یہ کلمہ: **دینیات برائے نہم ودہم**: کے **جدا شیعہ نصاب**۔ جاری کردہ **حکومت پاکستان** سے لیا گیا ہے۔ لیکن انہی کا کلمہ ایرانی رسالہ: **وحدت اسلامی**: کے سالنامہ 1984ء میں یوں درج ہے: لاالہ الااللّٰہ محمدرسول اللّٰہ علیّ ولیّ اللّٰہ خمینی حجۃ اللّٰہ:

اسماعیلی کلمه:

:اشھدان لاالہ الااللّٰہ، واشھدان محمدرسول اللّٰہ، واشھدان علی اللّٰہ:

اب دوسری طرف اہل سنت کے ہاں نہ تو عقیدۂ تحریف قرآن ہے اور نہ بُغضِ صحابہؓ اور نہ ہی امامت کا تصور بلکہ یہ سب چیزیں ان کے نزدیک دائرۂ اسلام سے خارج کرنے والی ہیں۔ اہل سنت کے ہاں صحابہ کرامؓ: مثل النجوم: ہیں، ان کی اقتداء ہی میں ہدایت مضمر ہے۔ وہ موجودہ قرآن پاک ہی کو: منزل من اللّٰہ: جانتے ہیں۔ اور اسی

بناء پر ان کے ہاں بنیادی عقیدہ توحید و رسالت کا ہے، اور تمام صحابہ کرامؓ علیٰ حسب المراتب :شرف صحابیت سے مشرف ہونے کے باعث ان کے سر کے تاج ہیں۔

لہذا یہ بات ثابت ہوئی کہ اہل سنت کے ساتھ ان دونوں گرہوں کا اختلاف اصولی ہے اور کفر و اسلام کا اختلاف ہے، کوئی فروعی اختلاف نہیں۔ کیونکہ تحریف قرآن کا قائل اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر، باجماعِ اہل اسلام کافر ہے۔

ایک بات کی وضاحت:

یہاں ایک بات کا تذکرہ مفید ہوگا وہ یہ کہ جب اُمت مسلمہ قادیانیوں کو ایک مرزا کے نبی ماننے پر کافر و مرتد کہتی ہیں تو شیعہ اور آغا خانی تو بطریق اولی اس کے مستحق ہوں گے، کیونکہ وہ تو بارہ اماموں کو نبی، بلکہ ان سے بھی بڑھ کر مانتے ہیں۔

اگر کسی خیر خواہ کو یہ اشکال ہو کہ وہ تو اِن عقائد سے برأت کا اظہار کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں واضح ہو کہ ان دونوں فرقوں کے مذہب کا بنیادی جزو ہے :تقیہ:۔ جس کے معنی ہے اپنے عقائد کو چھپانا۔ تو وہ اس اظہارِ برأت میں اسی :تقیہ: سے کام لیتے ہیں۔ ویسے بھی جب کوئی شخص کسی مذہب کا متبع و پیروکار ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ اس مذہب کے ائمہ و مجتہدین کی بات دیکھی جاتی ہے۔

لہذا مذکورہ دونوں فرقوں کے اماموں اور بڑے علماء کی باتوں کو دیکھا جائے گا، جیسا کہ: صاحبِ اصول کافی: جس کے بارے میں ملت شیعہ کا خیال ہے کہ اس نے گیارہوں بارہوں امام کا زمانہ پایا ہے، یا موجودہ دور میں خمینی اور پیشوا ملاباقر مجلسی ملعون۔ اگر کوئی ان سے برأت کا اظہار کرے تو وہ شیعہ یا اسماعیلی ہی نہیں اور اس کا اِن کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا صحیح نہیں۔ لہذا برأت کا عذر ..... عذر لنگ ہے۔

منسلکہ پفلٹ کی حقیقت:

منسلکہ پمفلٹ جھوٹ کا پلندہ، کذب وافتراء کا طومار اور اہل سنت عوام کو دھوکہ دینے کیلئے :تقیہ: کی سیاہ نقاب ہے ۔ یہ اہل سنت کی تحریک ہرگز نہیں ہو سکتی، کیونکہ اگر شیعہ اور اسماعیلی اپنے کفریہ عقائد کو چھوڑ دیں تو وہ خود اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور اس صورت میں اس تحریک اور اتحاد کو سنی، شیعہ، اسماعیلی اتحاد قرار دینا غلط ہوگا، بلکہ اس کو :انتقال الشیعة والاسماعیلیین الی اهل السنة: کہنا ہوگا۔ اور اگر انہوں نے اپنے عقائد کو نہیں چھوڑا، جیسا کہ پمفلٹ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے اور اس کا نام بھی اس کی طرف مشعر اور اس کیلئے مثبت ہے تو پھر یہ کفر و اسلام کے اتحاد کی کوشش ہے ۔ کیونکہ شیعیت اور آغا خانیت خالص کفر ہے، جیسا کہ ان کے عقائد سے واضح ہو چکا ہے ۔

اور جہاں تک اس کے مندرجات پر تفصیلی جائزہ کی بات ہے تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ پہلا پیراگراف تو سفید جھوٹ ہے ۔ کیونکہ :نادرن ایریا: میں مسلمانوں، شیعوں و آغا خانیوں کے مابین دشمنی تو مثالی کہی جا سکتی ہے، ان کے مابین محبت کا دعوی کرنا :روزِ روشن: کو :شبِ تاریک: قرار دینے کے مترادف ہے ۔

پھر دوسرے پیراگراف میں سازشوں کو فقط روس اور افغانستان کی طرف منسوب کرنا گویا عام مشاہدہ کا انکار کرنا ہے ۔ کیونکہ سرکاری تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایسے واقعات میں ایران ملوث ہے، جیسا کہ مرحوم صدر ضیاء الحق نے اپنے ایک بیان میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔

تیسرے پیراگراف میں صحابہ کرامؓ کے خلاف بہتان تراشی کو سازش کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے، حالانکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دشمنی اور بغضِ صحابہؓ، شیعہ اور آغا

خانیوں کا جزوِایمان ہے۔اب اگر یہ سازش ہے تو پمفلٹ لکھنے والوں کو گویا اس کا اقرار ہے کہ شیعہ اور آغاخانی مذہب خود اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے۔

چوتھے پیراگراف میں تحریف قرآن کی سازش پر افواہ کا اطلاق کیا گیا ہے، جو پرلے درجے کی جہالت اور جھوٹ ہے، اس لئے کہ شیعوں کے امام ملا باقر مجلسی نے تو: تذکرۃ الائمہ: میں ان سورتوں کو بھی نقل کیا ہے جو اس کے زعم میں قرآن سے نکال دی گئی تھیں۔ اور خمینی موجودہ شیعہ امام اسی ملا باقر مجلسی کو اپنی کتاب :کشف الاسرار: میں اپنا امام ومقتدا لکھتا ہے۔اب اگر یہ لوگ مجبور ہو کر ایسے شخص کو جو تحریف قرآن کا قائل ہو، دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیں تو پھر انہیں ملا باقر مجلسی، خمینی اور دیگر شیعہ مجتہدین اور آغاخانی مصنفین کو بھی کافر کہنا ہوگا، حالانکہ وہ اس کے قائل کبھی نہیں ہو سکتے، اور اگر بغیر تقیہ کے اس کے قائل ہو جاتے ہیں تو پھر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ کفر کی مختلف وجوہ میں سے ایک وجہ اِن میں نہیں رہی۔اب اگر وہ مزید وجوہ کفر کو بھی چھوڑ دیں تو اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ورنہ..... ہزار خداؤں کو ماننے والا اور دو خداؤں کو ماننے والا کفر میں برابر ہیں۔

آخر پمفلٹ میں مختلف تجاویز اور فیصلے دیئے گئے ہیں، ان میں سے پہلا فیصلہ تو یہ ہے کہ سنی، شیعہ اور اسماعیلی، ہر ایک کو اجازت ہوگی کہ دوسرے کے عبادت خانے میں جا کر عبادت کرے۔معلوم نہیں اس پر عمل کہاں ہوا؟ یہاں کراچی میں تو اسماعیلی جماعت خانوں میں داخلے پر پابندی تو ویسے ہی ہے جیسے کہ پہلے تھی اور جملہ حقوق داخلہ بحق متبعین آغاخان محفوظ ہیں۔ اب اگر اس کو عقلاً بھی دیکھا جائے تو ناممکن نظر آتا ہے۔کیونکہ جب عقائد دونوں فریقوں کے جدا اور طرز عبادت جدا ہے،

اور دونوں کے درمیان کفرو اسلام کا فاصلہ ہےتو پھر کیسے ایک جگہ عبادت کی جا سکتی ہے...؟

اور جہاں تک مخلوط مدارس و مکاتب کا تعلق ہےتو اس میں سادہ لوح اہل سنت کوتو اپنے بچوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔باقی شیعہ اور آغانی تو اس کےعلاوہ اور چاہتے ہی کیا ہیں ۔یہ روزمرہ کے مشاہدے کی بات ہے کہ شیعہ اور اسماعیلی کا بچہ بچہ اپنے عقائد سے بخوبی واقف ہوتا ہے،جبکہ اہل سنت کے بڑے حضرات بھی اس سے واقف نہیں ہوتے ۔پھرتبرا بازی کےانسداد کیلئے شیعہ خودمحاسبہ کریں گےتو بہت اچھا!سب سے پہلےتو موجودہ امام خمینی کا محاسبہ کریں،کیونکہ اس کی کتابیں مثلاً :کشف الاسرار: اور:الحکومۃ الاسلامیہ: اِن خرافات سےبھری پڑی ہیں ۔اگروہ ایسانہیں کرسکتےتو محاسبہ کیسا ہوگا....؟

باقی یہ کہنا کہ سنی پُرامن عزاداری کویقینی بنائیں گے۔عزاداری پُرامن ہی کہاں ہوتی ہے؟،کیونکہ عزاداری کا ڈھونگ پہلے دن ہی سے اہلِ سنت کے خلاف خونی ڈرامہ کھیلنے کے لئے رچایا گیا ہے۔چنانچہ یہ جلوس ہمیشہ چھریوں اورخنجروں سے لیس قاتلوں پرمشتمل ہوتے ہیں،جیسا کہ گزشتہ کئی سال کے واقعات گواہ ہیں،اوراگر بالفرض والمحال یہ جلوس پُرامن ہوں بھی تو ان کا جوازشرعی کہاں سے ثابت ہے؟ خود شیعہ کی کتابوں میں اس کو ناجائز لکھا ہےمثلاً :ملاباقرمجلسی اپنی کتاب:جلاء العیون: کےصفحہ:123پرلکھتا ہے کہ:ماتم کی ابتداءقاتلانِ حسینؓ نے کی،تاکہ اپنے جرم پر پردہ ڈال سکیں۔

اس کےعلاوہ جوفیصلے اورتجاویز ہیں وہ خودفریبیوں کےسوا کچھ حیثیت نہیں رکھتیں۔

اب بدیہی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان فرقوں کے عقائد واقعتاً ایسے ہی ہیں تو پھر ان پر حکومت گرفت کیوں نہیں کرتی ؟ اور ان کو کافر کیوں قرار نہیں دیتی جبکہ یہ ایک اسلامی مملکت ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے ملکی قانون میں اسلام اور اس کے بنائے ہوئے طریقوں سے انحراف قابلِ مواخذہ نہیں ہے۔ یہ بات اثر حسین ایڈووکیٹ نے سندھ ہائی کورٹ میں دورانِ بحث کہی تو عدالت نے اس پر سکوت اختیار کیا۔

آخر میں ہم تیسرے امر کا تذکرہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر تھوڑی سی دینی سوچ وفکر رکھنے والا دنیادار :**اتحاد بین المسلمین**: کے لئے اپنے آپ کو بے چین ظاہر کرتا ہے اور انتشار و اختلاف کو علماء کے سر ڈالتا ہے۔

اتحاد کی شرط:

شیعہ آغا خانی اور اہلِ سنت کے اتحاد کی دعوت جو اس پمفلٹ میں دی گئی ہے غلط اور بے ہودہ ہے۔ اتحاد کی شرط، بشرطیکہ دوسرے فریق بھی راضی ہوں اور مخلص ہوں تو فقط ایک ہی ہے اور اس شرط پر عمل کئے اور اس صورت کو اپنائے بغیر اہل حق کا اِن لوگوں سے اتحاد ناممکن ہے۔

اور وہ شرط یہ ہے کہ شیعہ اور آغا خانی اپنے تمام عقائدِ باطلہ سے برأت کا اظہار کریں اور ہر اُس شخص کو جو اِن عقائد کا حامل ہو، کافر قرار دے دیں، چاہے وہ شخص ان کا امام ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اتحاد کی یہ شرط نہ پائی جائے تو یہ کفر و اسلام کا اتحاد ہوگا، جو نہ صرف ناممکن، بلکہ محال ہے اور اس کی دعوت کفر کو برداشت کرنے کی دعوت کے مترادف ہوگی۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ اس شرط پر عمل کر کے حقیقتاً تو وہ شیعہ اور اسماعیلی نہیں رہیں گے، بلکہ اہلِ سنت میں داخل ہو جائیں گے، لیکن اس کے سوا

اتحاد کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، کیونکہ کچھ لواور کچھ دو کی بنیاد پر: **اتحاد بین المسلمین**: نہیں، بلکہ.....: **اتحادبین المنافقین**: ہوگا۔

اب آخر میں ہم سائل کے سوالات کے جواب کی طرف آتے ہیں:

1.....مذکورہ بالا تفصیل کو دیکھنے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ یہ پمفلٹ اور تحریک وعمل کسی چالاک اور منافق شیعہ ذہن کی پیداوار ہے، جس کا مقصد.....اہلِ سنت کو بے غیرت بنانا اور ان کو ایک سازش کے تحت گمراہ کرنا ہے۔

لہٰذا یہ تحریک وعمل قطعاً ناجائز وحرام ہے، کوئی عقلِ سلیم رکھنے والا اس کو صحیح نہیں کہے گا، چہ جائیکہ علماءِ کرام۔ اور یہ تحریک وعمل اُس انسان کو جو اِس پر عمل پیرا ہو کم ازکم اہلِ سنت سے ضرور خارج کر دے گا، لہٰذا اس پمفلٹ کا مضمون بلا مبالغہ زندقہ اور عیاری پر مبنی ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ ایک شخص سنی بھی ہو اور شیعہ بھی ہو وغیرہ، پھر وہ دوسرے کے عقائد کو جانتے ہوئے اس کے ساتھ اتحاد کر لے۔ یہ پمفلٹ سراسر گمراہی ہے، عوام کو اس سے متنبہ کیا جائے۔

2.....اس تحریک کو لے کر چلنے والا اگر اسلام اور عقیدۂ اہلِ سنت کا مدعی ہے تو اس پر لازم ہے کہ فوراً توبہ کر لے اور اپنے ایمان کو بچانے کی سعی کرے، ورنہ اس تحریک کے سبب سے وہ اہلِ سنت سے خارج ہو جائے گا۔ رہا یہ کہ وہ پھر کس زمرہ میں شمار ہوگا؟ مذکورہ بالا تقریر کی روشنی میں ادنیٰ فہم رکھنے والا شخص بھی اس کو سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ اہلِ سنت کے نزدیک کفر واسلام کے درمیان ایسی کوئی گھاٹی نہیں، جس سے آدمی اہلِ سنت کے زمرے سے نکل کر بھی خالص مسلمان رہ جائے۔

اور اگر وہ شخص منع کرنے کے باوجود اور شیعہ وآغاخانیوں کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود اپنی اس تحریک پر جما رہے اور اصرار کرتا رہے تو یہ شخص دین

اسلام اور مسلمانوں کا غدار شمار ہوگا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے قطع تعلق کر لیں، کیونکہ ایسے شخص سے تعلق آدمی کے ایمان کو خطرے میں ڈال سکتا ہے اور حضور اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ کی ناراضگی کا سبب تو ہے ہی۔

(فتاوی بینات:ج1:ص185تا195)

امیر عزیمت، مجدد وقت، وکیل صحابہؓ
حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی
شہیدؒ کے فرمودات

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اکابرین نے بھی شیعہ کے ساتھ اتحاد کیا تھا؟

جواب: علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اپنے ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ شیعہ نے اسلام کا مذاق اڑایا ہے، انہوں نے اسلام کے پرخچے اڑائے ہے۔ انہوں نے نصِ قطعی کا انکار کیا ہے۔

جب تک شیعہ ابوبکرؓ کو نہیں مانتا میرا بھائی نہیں بن سکتا۔ وہ کون سا اسلام ہے جس میں یہ تحریر ہو کہ عائشہ صدیقہؓ بدمعاش عورت ہے۔ شیعہ مصنف، شیعہ مجتہد، ملا باقر مجلسی اپنی کتاب جلاءالعیون میں لکھتے ہیں عائشہ ملعونہ۔ اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو حضرت عمرؓ کی کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مولویو! پیرو! وڈیرو! پڑھ لو، ہمیں شرارتی کہنے والو! اپنے دماغ کا علاج کرواؤ، اگر یہ شیعہ لٹریچر نہیں تو ہم شرارتی ہیں، اور اگر یہ شیعہ لٹریچر ہے تو مجھے اس کفر کے خلاف یلغار کر لینے دیجئے۔ اگر تم میں سکت نہیں رہی تو ہمارا راستہ نہ روکئے، اگر تمہاری زبانیں گونگ ہوگئی ہے تو ہمیں ترجمانی کر لینے دیجئے، اگر تیرا جگر برداشت نہیں کرتا تو ہمیں

میدان میں آنے دیجئے، ہمارا دشمن بن کے راستے میں رکاوٹ مت بنیئے۔ہم دیکھتے ہیں کب تک صدیق اکبرؓ کا دشمن چلتا ہے،تم ایجنٹ نہ بنو نہیں مقابلہ کر سکتے بیٹھ جاؤ، ہم لاکھ احترام کریں گے،ہمیں صحابہؓ کے دشمن کا راستہ روکنے کیلئے چھوڑ دیجئے۔

جب تک شیعہ اس کلمہ کو نہ مانے جو امت مسلمہ کا کلمہ ہے، جب تک شیعہ قرآن کو غیر محرف نہ مانے ،جب تک شیعہ صدیق اکبرؓ کی خلافت بلافصل کا قائل نہ بن جائیں، جب تک شیعہ عائشہ صدیقہؓ کی عفت کا قائل نہ بن جائیں ،اُس وقت تک شیعہ الگ ہے سنی الگ ہے، کوئی اتحاد نہیں ہو سکتا۔

ممکن ہے کہ کسی کو مغالطہ ہو جائے کہ جی! اتحاد تو ہوا ہے، سن 53ء میں ہوا، مسئلہ ختم نبوت کیلئے ہوا:

تو کہہ دینا چاہتا ہوں۔یوں تو اتحاد گاندھی سے بھی ہوا تھا۔پھر ہندو مسلمان بھائی بھائی ہے؟ میں اُن سے کہہ رہا ہوں جو اکابرین کے حوالے سے بات کرتے ہیں غیر سے نہیں، گاندھی سے اتحاد ہوا یا نہیں ہوا؟ ہوا۔کانگریس بنی یا نہیں بنی؟ بنی۔ہوا اتحاد؟ جی ہاں۔پھر ہندو مسلمان بھائی بن گئے؟ نہیں۔ہندو کو اب بیٹی دے دی جائے؟ نہیں۔ہندو مرے تو اب جنازہ پڑھ لیا جائے؟ نہیں۔ہندو کا ختم شریف پڑھ لیا جائے؟ نہیں۔کیوں؟ اتحاد تو ہوا ہے، کانگریس تو بنی ہے، جلوس تو ایک ساتھ نکلی ہے، کانفرنسیں بھی اکھٹے تو ہوئے ہے، اسٹیج پہ بھی اکھٹے بیٹھے ہیں، لیکن جنازہ تو نہیں پڑھا جائے گا، بیٹی تو نہیں دی جائے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اتحاد ہوا ملکی آزادی کیلئے، نہ اس لئے کہ مذہب الگ الگ نہ رہا، بلکہ مذہب الگ الگ تھا اتحاد کسی اُور چیز کے لئے تھا۔

اور پھر تو جو کرو، مسئلہ ختم نبوت کیلئے امیر شریعتؒ نے اتحاد کیا، کیوں کیا؟ اس لئے کہ پھر وہاں کی حکومت کہے گی....اگر آج قادیانیوں کے بارے میں بات مانتے ہیں تو پھر تم

شیعہ کے کفر کا مسئلہ کھڑا کردوں گے،لہذا ہم یہ بھی نہیں مانتے۔اس لئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے شیعوں کو اپنے ساتھ اٹھالیا۔

پہلی مثال:

:الحرب خداعۃ: جہاد میں دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔پیغمبرﷺ کا ارشاد ہے کہ

جب مجاہد جہاد کے میدان میں کھڑا ہو بیشک دشمن کو دھوکہ دے،اس کو: دھوکہ باز: نہیں سمجھا جائے گا،اس کو مجاہد سمجھا جائے گا۔امیر شریعتؒ جہاد کے میدان میں کھڑے تھے،اس نے حکومتِ وقت کو دھوکہ دیا۔:مطالبانہ دھوکہ: نہ کہ:ملعونہ دھوکہ۔حکومت کہتی تھی کہ ہم نہیں مانتے کہ قادیانی غیر مسلم ہے،کیوں؟ آج ان کو کہتے ہو،کل کسی اور کو کہوں گے۔امیر شریعت نے جہاد کے میدان میں اس حدیث پر عمل کیا کہ ''نہیں نہیں'' یہ تو ہمارے ساتھ آگئے ہیں،دیکھو! ہم اکٹھے کھڑے ہیں،تاکہ حکومت کا منہ بند ہو جائیں،حکومت کا منہ بند کیا تاکہ اس منزل کو حاصل کریں،پھر وہ منزل حاصل ہوگئی۔

اس منزل کے حصول کے بعد اب شیعیت کو ساتھ ملانا،اور وہ بھی کسی مشترکہ مسئلے کیلئے نہیں،بین الاقوامی مسئلے کیلئے نہیں،بلکہ ایک شہر کی گلی کے لئے.....

ڈوب مرو.....یہی سمجھے ہو اکابرینؒ کے موقف کو۔ظالمو! اگر کسی بین الاقوامی مسئلے کے حصول کیلئے کوئی اتحاد کرے تو تم اس کو ایک گلی کے لئے فٹ کرتے ہو؟

دوسری مثال:

:مؤلفۃ القلوب: تھے۔پیغمبرﷺ نے زیادہ پیسے دیئے بنسبت دوسروں کے۔پوچھا گیا آقا کیوں؟ فرمایا: تازہ تازہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں زیادہ تعاون کیا جائے گا تو احسان سمجھے گے۔

:مؤلفۃ القلوب: تھے۔وقت آیا،ابن خطابؓ نے کہا بند کرو ان کا وظیفہ،پوچھا

گیا عمرؓ! آقا مدنی ﷺ دیا کرتے تھے۔ فرمایا: اب ضرورت نہیں ہے: مـؤلـفـة القلوب: کی، اسلام مضبوط ہو گیا۔ اب کوئی آتا ہے آئے نہیں آتا نہ آئے، ضرورت تھی کبھی اب نہیں ہے۔ جب ضرورت تھی کیا، اب ضرورت نہیں تو کیوں کیا جائے۔

ہاں اگر پھر بھی کسی بزرگ نے بین الاقوامی مسائل کو سامنے رکھ کر اس حد تک اتفاق کیا ہو کہ آواز ایک اٹھائیں تو وہ بھی اُور نوعیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ اتحاد کہ ایک گلی کیلئے اتحاد ہو، پھر اس کو سربراہ بنالیا جائے، پھر اس کو اپنا قائد کہاں جائے، پھر اس کو سر جی کہاں جائے، پھر اس کو سلام کیا جائے، یہ اتحاد..... نہ کبھی تھا نہ اب ہو سکتا ہے، اس کا تو کوئی جواز نہیں ہے۔

حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کا فرمان

محرم کے مہینے میں وعظ ہوتے ہیں.....اتحاد.....اتحاد.....اتحاد.....اختلاف نہ کیجئے! لیکن یہ کوئی نہیں بتلاتا کہ اتحاد کس سے کریں.....؟ایک شخص کہتا ہے کہ یہ قرآن اصلی نہیں ہے، اس میں شراب خور خلفاءؓ نے (معاذ اللہ) تبدیلی کیا ہے..... مجھے اتحاد کرلینا چاہئے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ تمام صحابہؓ (معاذ اللہ) مرتد ہو گئے تھے .....مجھے اس سے اتحاد کرلینا چاہئے؟

جرنیل اسلام حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے فرمودات

مفتی محمود کے دشمن سے اتحاد نہیں تو صحابہ کرامؓ کے دشمن سے اتحاد کیوں؟

فرمایا: اب آپ بتلائیں تھوڑا سا سوچیں! جو شخص حضرت مفتی محمودؒ کو گالیاں دیتا ہوں، آپ سچ بتائیں..... مولانا فضل الرحمٰن صاحب اس آدمی کے ساتھ اتحاد کر سکتے ہیں؟ جو شخص حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحبؒ کو گالیاں دیتا ہوں، تو درخواستی خاندان کا کوئی شخص اس کے ساتھ اتحاد کر سکتا ہے؟ جو شخص حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کو گالیاں دیتا ہوں، مولانا عبدالحقؒ کے بیٹے اس کے ساتھ اتحاد کر سکتا ہے؟ جو مودودی کو گالیاں دیتا ہوں، جماعت اسلامی کا کوئی لیڈر اس کے ساتھ اتحاد کر سکتا ہے.....؟

تو بھئی بات یہ ہے کہ جتنا کسی کو اپنے باپ سے اپنے استاد سے اپنے بزرگ سے پیار ہے..... ہمیں اس سے کروڑ مرتبہ زیادہ صحابہ کرامؓ سے پیار ہے..... تو بھئی! آدمی اپنے باپ کے دشمن کے ساتھ نہیں بیٹھتا تو صحابہ کرامؓ ہمارے پیر و مرشد ہیں، صحابہؓ ہمارے مقتداء اور پیشوا ہیں، صحابہؓ ہمارے ایمان ہیں..... ہم صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔ (افکار اعظم: ص 24)

صلح حدیبیہ اور شیعوں کے ساتھ اتحاد کی حقیقت:

سوال: بعض لوگ شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے پر یہود مدینہ کے ساتھ میثاق اور صلح حدیبیہ کے واقعات کو بطور حوالہ پیش کرتے ہیں؟

جواب: مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

میں بصد احترام ایسے حضرات سے عرض کرتا ہوں کہ یہود سے معاہدہ کے وقت انہیں مسلمان تسلیم نہیں کیا گیا تھا، اور نہ ہی معاہدہ میں کہیں کوئی یہ شق تھی کہ یہود کے عقائدِ باطلہ کا رد نہیں ہوا کرے گا۔

صلح حدیبیہ میں بھی مشرکین مکہ کے شرک و کفر کو برداشت کرنے پر سمجھوتہ نہیں ہوا ہے، بلکہ یہ معاہدہ باہم جنگ نہ کرنے کا معاہدہ تھا، جبکہ اُس معاہدہ کے باوجود شرک و کفر کا علی الاعلان رَدّ اور معبودانِ باطلہ کی تردید وحی الٰہی کے ذریعہ جاری رہی اور زبانِ نبوت ﷺ سے بھی ہوتی رہی۔

سپاہ صحابہؓ کے قائدین کے بارے میں لب کشائی کرتے ہوئے طعن وتشنیع کے تیر چلانے اور اٹھتے بیٹھتے فرقہ پرست، تخریب کار، دہشت گرد اور انتہاپسندی کے القابات سے قیادت و کارکنان کو نوازنے سے اگر کسی کا دل سکون پاتا ہے تو ہم خوش ہیں، مگر یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم ان الزامات و اتہامات سے خوف زدہ ہوکر اپنی پُرامن جدو جہد کو ترک نہیں کرسکتے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طبقہ حضور اکرم ﷺ کے بعد بارہ شخصیات کو معصوم قرار دے کر انہیں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے برملا افضل قرار دے، قرآن مجید کو شراب خور خلفاءؓ کی خاطر تبدیل شدہ مانے اور صحابہ کرامؓ وامہات المؤمنینؓ کو تحریراً

وتقریراً معاذاللہ کافروزندیق قراردے کران پرلعنت وملامت کوعبادت کاحصہ جانے ،اورہم لوگ اس گروہ وطبقہ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر: اتحاد بین المسلمین : کےنعرے بلند کرکےامتِ مسلمہ کودھوکہ دینے کاشرمناک فعل سرانجام دیتے رہیں۔

مجھے حیرت ہے اُن دینی جماعتوں اورلیڈران کی سوچ پر جواپنی ذات و جماعت اوراپنے اکابرؒومشائخ کے بارے میں تو ادنیٰ سی بھی بےادبی برداشت نہیں کرتے ہیں، حتیٰ کہ اپنی تقریر کے دوران اپنی پسند کےنعرے سے ہٹ کرکسی دوسرے جائزنعرے تک کو برداشت کرنے سے قاصرہو جاتے ہیں، مگرجب بات اس گروہ وطبقہ کی آتی ہے جواُٹھتے بیٹھتے اصحابؓ رسول پرتبرّا کرنااپنامذہبی فریضہ سمجھتے ہے،تو یہ حضرات نہ صرف ہمیں صبروبرداشت کادرس دیتے ہیں، بلکہ اس طبقہ کومسلمان بھائی تسلیم کرنےاوراتحادواتفاق کانعرہ بلندکرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

میں ان حضرات سے مؤدبانہ طورپرصرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ اب آپ کی ایسی نصیحت سے ہم لوگ متاثرہونے سے قاصرہیں۔خدارا! ہمیں ان باتوں سے معاف رکھیں۔اگر ہمارےاس جواب پرآپ کےقلب وجگرمیں غیظ وغضب کی آتش بھڑک اٹھتی ہےتو پھر ہاتھ اٹھا کراپنےحق میں دعا کریں کہ اے رب العالمین! تو روزِ محشر ہماراحشر گستاخانِ صحابہؓ کےساتھ کرنا، تاکہ ہم وہاں بھی اتحادواتفاق کےنعرے بلندکرسکیں،اورسپاہ صحابہؓ والوں کاحشراُن کے ساتھ کرنا جن کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے ساری دنیا سے ناطہ توڑکر یہ لوگ اپنی جانیں قربان کررہے ہیں۔

(میرا جرم کیا ہے؟ ج1: ص18)

متحدہ مجلس عمل کا حصہ نہ بننے کی وجہ:

سوال: مولانا صاحب! آپ مجلس عمل کی مخالفت کیوں کرتے ہیں جب کہ یہاں اکثریت علمائے دیوبند کی ہے؟

جواب: مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

اگر کوئی چھٹا ہوا بدمعاش آپ کے ہاں ڈاکہ ڈال کر کسی متبع سنت وشریعت، اللہ والے کے ہاں پناہ حاصل کرلے تو یقیناً آپ بادل نخواستہ اس اللہ والے کے دروازے پر دستک دے کر اپنا مجرم طلب کریں گے، اگر وہ انکار کر دے تو آپ ردعمل کا مظاہرہ بھی کریں گے، جبکہ اُس اللہ والے کی ہتک آپ کا جرم نہیں کہا جائے گا۔ ہم تو اپنے دشمن کو طلب کر رہے ہیں، لیکن وہ جن علماء کی پناہ میں ہے، یقیناً ان سے دشمن کی حوالگی کا مطالبہ تو کرنا ہی پڑے گا۔

اگر اس دوران بزرگوں کی طبعیت کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو ہم سے گلہ نہیں کرنا چاہئے۔شریف آدمی کو چاہئے کہ وہ چور اور دشمن کو پناہ ہی نہ دے۔

سوال: مولانا آپ نے متحدہ مجلس عمل کی بجائے مسلم لیگ (ق) کا ساتھ کیوں دیا۔

جواب: مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

میں نے 2002ء کا انتخاب جیل میں رہ کر جیتا، وسائل کے عدم فراہمی کی بنا پر جیل میں حقائق کا علم کما حقہ نہیں تھا، جب رہا ہوا تو دیکھا کہ بھاری عوامی مینڈیٹ کے حامل علمائے کرام کی جماعت :متحدہ مجلس عمل: کے حکومت سازی کے سلسلے میں مسلم لیگ (ق) سے مذاکرات کامیاب نہ ہو سکے، رہائی کے بعد میر ظفر اللہ جمالی اور چوہدری شجاعت حسین

ازخودمیرے پاس آئے اور میرے مطالبات تسلیم کرنے کی یقین دہانی کرائی، جس پر میں نے مسلم لیگ (ق) کی حمایت کی، کیونکہ ہم بیک وقت کئی محاذ کھول کر بلا وجہ کی پریشانیاں مول نہیں لینا چاہتے تھے۔

سوال: مولانا آپ لوگ جس مکتبہ فکر (شیعہ) کے خلاف مصروف عمل ہیں، مسلم لیگ (ق) کے درجنوں ارکان اسمبلی اس سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسری طرف مجلس عمل کا کوئی شیعہ رکن اسمبلی نہیں، حالانکہ آپ مجلس عمل سے اختلاف اورعدم اتحاد کی بنیادی وجہ یہ ٹھہراتے ہیں؟

جواب: مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

ہمارا اتحاد جماعت سے ہے، ہر رکن سے نہیں، ہر تنظیم میں مختلف مکاتب فکر کے ارکان ہوتے ہیں، ہمارا موقف ہے کہ شیعہ کاز کی اشاعت وترویج کے لئے قائم ہونے والی جماعت فقط ایک ہی لفظ ہے جو ابتداً تحریک نفاذ فقہ جعفریہ، پھر تحریک جعفریہ اور اب اسلامی تحریک کے پُرفریب نام سے خمینی انقلاب کے لئے کوشاں ہے۔ جبکہ دوسری جماعتوں میں موجود شیعہ ارکان مذہب کے نام پر نہیں بلکہ سیاسی جماعت کے ٹکٹ پر منتخب ہوکر اسمبلیوں میں پہنچے ہیں اوران کی تمام تر ترجیحات اپنی جماعت کے دستور ومنشور کے تابع ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت مولانا رفیع عثمانی صاحب مفتی اعظم پاکستان دارالعلوم کراچی کے مہتمم ہیں میں ان کے پاس گیا مجھے کہنے لگے مولانا اعظم طارق صاحب! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ متحدہ مجلس عمل میں شریک ہوجائیں، علماء کے دست وبازو بن جائیں، آپ کی ہر مدرسہ میں مخالفت ہورہی ہے، آپ پر پابندیاں لگ رہی ہے، آپ کیوں متحدہ مجلس عمل میں داخل نہیں ہوتے؟ میں نے کہا حضرت! میری ایک مجبوری ہے، وہ یہ کہ متحدہ مجلس عمل

میں ایک جماعت ایسی موجود ہے ہم اس جماعت کی موجودگی میں متحدہ مجلس عمل کا حصہ نہیں بنتے۔

میں نے کہا، حضرت! ہم نے جانیں دی ہیں، ہم نے جیلیں کاٹی ہیں، ہم نے پھندے چھوم کر اپنے گلے میں ڈالے ہیں، ہم نے بچوں کو یتیم کروائے ہیں، ہم نے بیویوں کو بیواہ کروائے ہیں، ہم نے ہزاروں لاشیں اس مشن پر قبروں میں اتارے ہیں۔ اگر آج میں متحدہ مجلس عمل میں داخل ہو کر اس کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں.....اس کا مطلب یہ ہوا کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ غلط کہتے تھے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ غلط کہتے تھے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری شہادتیں غلط ہوئیں، ہماری جیلیں، ہمارا موقف اور ہمارا نظریہ غلط تھا۔ (معاذ اللہ)

جب میں نے یہ بات کہی تو مفتی اعظم پاکستان نے فرمایا: مولانا....! میں اب سمجھا ہوں آپ کی مجبوری کو.....اور میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ ساری دنیا وہاں چلی جائیں ان کی مرضی لیکن آپ وہاں.....متحدہ مجلس عمل میں نہ جائیں۔ (افکار اعظم: ص 22)

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے فرمودات

سوال: اگر شیعہ کے ساتھ اتحاد جائز نہیں تو پہلے اسلامی تحریکوں میں ان کو اپنے ساتھ کیوں بٹھایا تھا؟

جواب: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

جب تک ایران میں یہ مذہبی انقلاب نہیں آیا تھا، اہل سنت حضرات ہر قومی تحریک میں شیعوں کو ساتھ لے کر چلتے رہے ہیں۔ کسے خبر نہیں کہ 1952ء میں کراچی کی مختلف الفرق میٹنگ میں شیعہ علماء بھی ساتھ تھے، پھر تحریک ختم نبوت میں سب اکٹھے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُس وقت تک لوگوں نے شیعیت کو صرف کتابوں میں پڑھا تھا اور ان میں تقیہ کی اساس پر ہر طرح کی روایات مل جاتی تھیں، یہ معلوم کرنا خاصا مشکل تھا کہ اصل شیعہ مذہب کیا ہے؟ خمینی کے خونی انقلاب اور "ولایت الفقیہ" کے مذہبی خاکے سے اب شیعیت کھل کر لوگوں کے سامنے آ گئی ہے۔ اب علماء نے خود ایران جا کر دیکھ لیا ہے، ان حالات میں ہمارا ان کو ساتھ لے کر چلنا مشکل ہو گیا ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو جی! حضور اکرم ﷺ کا بھی یہودیوں سے معاہدہ ہوا تھا، تو شیعہ سے ہم نے اتحاد کر لیا تو کیا ہوا؟

جواب: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

آپ تو قیاس کو بیچا نتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ اب آپ نے قیاس کا بحث پڑھنا ہی چھوڑ دی ہے۔استادوں سے عرض ہے کہ انہیں قیاس بھی پڑھایا کریں، تا کہ انہیں پتہ چلے کہ کونسا قیاس صحیح ہوتا ہے؟ کونسا غلط ہوتا ہے؟

یاد رکھو.....! معاہدہ یہودیوں سے ہوسکتا ہے، مرتدوں سے کہیں نہیں ہوتا۔

حضرت مفتی صاحب سے پوچھئے! کتب فقہ میں لکھا ہے :احکامهم أحكام المرتدين: شیعہ مرتدین کے حکم میں ہے۔:احکامهم احکام الیهود: نہیں ہے۔:احکامهم أحكام أهل لکتاب:نہیں ہے۔

دست بستہ میں آپ کا طالب علم عرض کرتا ہوں کہ یہود ونصاری اور اہل کتاب سے نہیں۔ذرا مرتدین سے اتحاد دکھایئے....؟نہیں تو آپ کی ضرورت ہے، آپ جانیں۔میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔

کیاہوا تجھے؟ کیوں پریشان ہے؟ تو سر پھٹاہوا، خون خون ہے۔روتا ہوا شکایت کرتا ہے، یارسول اللہ! ابوبکرؓ نے مارا ہے، بڑا سخت ہے، متشدد ہے، دیکھیں حضور ﷺ! آپ کا ہمارے ساتھ اتحاد ہے، حضرت! آپ نے معاہدہ کررکھا ہے ہم یہودیوں سے، لیکن یہ پھر بھی باز نہیں آتا۔

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ پر جب یہ مقدمہ دائر ہوا تو آپؓ نے حضور اکرم ﷺ کی عدالت میں فرمایا:ہاں! یہودیوں سے معاہدہ تھا، اتحاد تھا کہ مدینے کی حفاظت کریں گے، مدینے پہ چڑھائی ہوئی تو اکٹھے مقابلہ کریں گے، لیکن دینی جماعت اور اسلامی بھائی بنا کر شریک نہیں کیا تھا، ان کے پیچھے نمازیں بھی نہیں پڑھیں

تھیں ۔

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ پہ مقدمہ آتا ہے۔سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ آئے۔حضور اکرم ﷺ نے پوچھا:صدیق کیوں مارا ہے؟صدیق اکبرؓ نے فرمایا: حضرت! یہ گستاخ ہے۔حضور اکرم ﷺ نے پوچھایا نہیں پوچھا؟یا ایسے ہی صدیق اکبرؓ پہ چڑھائی کر دی؟پوچھا تھا۔

ہمیں سمجھانے والو....! آپ بھی پوچھ تو لیں ۔اس نے میرا سامان نہیں چرایا،میری زمین پر قبضہ نہیں کیا،یہ ملعون گستاخ ہے۔کہتے ہیں جی! ہم نے معاہدہ کیا ہے کہ یہ اب گستاخی نہیں کریں گے۔

میں پوچھتا ہوں انہوں نے:جامعة المنتظر: سے اس ملعون کو نکال دیا جو نام لے لے کر ماں ،بہن ،بیٹی کی گالیاں لکھتا تھا صحابہ کرامؓ کو؟ اگر اب بھی بیٹھا ہوا ہے تو کیسا معاہدہ؟ کتا کنویں میں پڑا ہوا ہے،کہتے ہیں ہم نے سوڈول نکال دیئے ہیں،اب دوسرا کتا نہیں ڈالیں گے،وہ جو پہلا پڑا ہوا ہے وہ....؟؟؟

پہلے کوئی مجھے جوتا مارتا ہے،کہتا ہے اب نہیں ماروں گا،بس ٹھیک ہے،میں اپنی توہین برداشت نہیں کرتا اور کر بھی لوں تو مجھ جیسے کروڑوں صحابہ کرامؓ کی جوتی پہ قربان ۔حیاء کر،دین کفر کا محتاج نہیں ہوتا،نہیں ہوتا،نہیں ہوتا ۔لاکھ مرتبہ کرلوں، لیکن نہیں ہوتا،رواج نہ ڈالو۔

میرے اکابرؒ کبھی کافر کہہ کر اسے گلے نہیں لگاتے تھے،کافر کہہ کر اسے دینی جماعت نہیں کہتے تھے،مرتد کہہ کر پھر ڈٹ جاتے،دس دس ہزار قربان ہوتے، لیکن پھر اسے مسلمان نہ کہتے۔رواج نہ ڈالو،اکابر کی محنت پہ پانی نہ پھیرو،یہاں ہزاروں جانیں جا چکی ہیں۔

ہاں جناب ابا بکرؓ! کیوں مارا ؟جب ان سے سمجھوتہ تھا، اتحاد تھا کہ تم ہمارے خلاف سازش نہ کرنا، بدمعاشی نہ کرنا، اگر مدینہ پہ چڑھائی ہوئی تو ہم اکٹھے دفاع کریں گے، کیوں مارا....؟

حضرت ﷺ ! یہ گستاخ ہے۔

کیا کہا ہے؟ کون سی گستاخی کی ہے؟

حضرت! یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فقیر ہے، ہم غنی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ فقیر مسکین ہے، ہم غنی ہیں، مالدار ہیں، دیکھو ان کے خدا کے پاس اتنی دولت بھی نہیں ۔ یہ گستاخی کی، میں نے سمجھایا، یہ باز نہیں آیا، میں نے ڈنڈا سر میں مار دیا۔

وہ تیجے باز کہتا ہے نہیں یارسول اللہ! میں نے نہیں کہا، میں گستاخی کرتا ہی نہیں ہوں، میں نے یہ نہیں کہا، خواہ مخواہ ابوبکرؓ نے مجھے مارا ۔ یہ انتہاپسند ہے، یہ تشدد پسند ہے، یہ دہشت پھیلانا چاہتا ہے ۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا، ابوبکر! گواہ پیش کر! تم سپاہ صحابہؓ والوں سے گواہی تو مانگو، اگر سپاہ صحابہؓ..... کلینی سے لے کر خمینی تک سب کی بکواس تیرے سامنے نہ رکھ دے تو ہمیں گولی سے اُڑا دے۔

ہاں ابوبکر! بتاؤ کیا ثبوت ہے؟ گواہ پیش کرو ۔ یارسول اللہ! گواہ؟ میرے پاس گواہ نہیں ہیں، میرا وہاں سے گزر ہوا، اس نے بکواس کی تو میں نے ڈنڈا مار دیا ۔

سنو....! سنو....! رسول اللہ ﷺ سے اتحاد ہے، معاہدہ امن کا ہے، اس کے باوجود اگر یہودی گستاخی کرتا ہے تو اس کا سر پھوڑ دیا جاتا ہے ۔ ہاں ! ہاں ! او رثۃ الانبیـــاء، سے تُو لاکھ مرتبہ معاہدے کر، لیکن اگر تو صحابہ کرامؓ پر بھونکے گا تو تیرا سر پھوڑ دینا سنتِ صدیق اکبرؓ ہے۔ اور صدیق اکبرؓ کے سپاہی اپنا فریضہ پورا کرکے

چھوڑیں گے۔شیعوں....!مت بھونک!گستاخی نہیں کرنے دی جائے گی،سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے پروانے زندہ ہیں۔

ٹھیک ہے!جب کیس ہوجائے گا،جب مقدمہ ہوجائے گا،تو پھر ہمیں نظر آتا ہے کہ جہاں گواہ کوئی نہیں ہوتا،سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا گواہ رب ہوتا ہے۔

صدیق اکبر!گواہ پیش کر!یارسول اللہ!گواہ نہیں۔اچھا گواہ نہیں ہیں،پھر تو مقدمہ آپ کے خلاف ہے۔حضرت جبرئیل علیہ السلام پہنچ گئے،یارسول اللہ ﷺ! ٹھہریئے،ٹھہریئے،اور کوئی گواہ نہیں،اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں میں خود گواہ ہوں۔اور کسی نے نہیں سنا،اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خود سنا ہے:لقد سمع اللّٰہ قول الّذین قالوا انّ اللّٰہ فقیرٌ ونحن اغنیاء۔انہوں نے گستاخی کی،اللہ تعالیٰ کو فقیر کہا،اپنے آپ کو غنی کہا،اللہ تعالیٰ نے خود سنا ہے۔کوئی گواہ ہو یا نہ ہو اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے(سبحان اللّٰہ)۔اب جناب رسالت مآب ﷺ!لاکھ گواہوں کی گواہی اس گواہی کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خاطر غیرت دکھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کی حفاظت کرتے ہوئے خود گواہ اور محافظ بن کے آتے ہیں۔

(خطبات حیدری:ج2:ص289)

سوال: مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے متحدہ مجلس عمل کے ساتھ اتحاد کیوں نہیں کیا؟

جواب: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

اچھا اور ٹھیک کیا۔جب علماء نے شیعہ کو دینی جماعت کہہ کر ساتھ رکھا تو پھر ہم ان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے تھے۔

سوال: شیعہ کے ساتھ اتحاد آپ نا جائز کہتے ہیں، حالانکہ آپ نے خود ملی یکجہتی کونسل اور متحدہ علماء بورڈ میں ان کے ساتھ اتحاد کیا تھا؟

جواب: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

آپ فرق ضرور سمجھیں۔ ملی یکجہتی کونسل میں ہم بحیثیت فریقِ مخالف کے اکٹھے بیٹھے تھے۔ آمنے سامنے عدالت میں ملزم اور مدعی کا اکٹھا ہونا اس کو اتحاد نہیں کہتے۔ ملی یکجہتی کونسل میں بحیثیت ملزم اور مدعی کے اکٹھے تھے، یہ اُور بات ہے اور ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں، یہ اُور بات ہے۔

وہاں اگر ہم سپاہ صحابہؓ والے نہ بیٹھتے، تو دشمن کے گند کو واضح تیرا باپ کرتا؟ عدالت میں، فیصلے میں دشمنوں کے سامنے تُو بیٹھتا....؟؟؟

یاد رکھیں! یہ غیرت ہے، یہ جرأت ہے۔ اور دشمن کے ساتھ مل کر، غیرت ڈبو کر اور ساتھ دوستی کا ہاتھ ملا لینا یہ بے غیرتی ہے، یہ ذلت ہے۔ بڑا فرق ہے۔

وہاں بیٹھنے والوں نے ان کے کفر پہ بحث کی تھی، کتابیں پیش کی تھیں، مسائل کھلے تھے اور دشمن کو نیچا ہونا پڑا تھا، ذلیل ہونا پڑا تھا۔ وہاں سامنے نہ آنا، سامنے نہ بیٹھنا وہ ذلت تھی اور یہاں ساتھ بیٹھنا ذلت ہے۔

اگر عدالت میں سپاہ صحابہؓ کی قیادت نہ ہوتی تو وہاں دلائل کون دیتا؟ اگر سپاہ صحابہؓ کی قیادت نہ ہوتی تو ملی یکجہتی کونسل اور متحدہ علماء بورڈ میں ان کو ذلیل کون کرتا؟ وہاں ان کی حقیقت کون کھولتا؟

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے والوں کی خدمت میں عرض گذارش!

اگر گستاخانِ رسول ﷺ کے خلاف تحریک چلانے کے لئے اہل تشیع کے ساتھ اتحاد ضروری ہے تو پھر آسیہ مسیح کے خلاف جلوس نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ شیعہ خود قادیانیوں، سلمان رشدی اور آسیہ مسیح سے بھی زیادہ اور بڑے گستاخ ہیں۔ کیا گستاخانِ رسول ﷺ کو ساتھ ملا کر کسی گستاخِ رسول ﷺ کے خلاف تحریک چلانا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بدترین مذاق نہیں ہے؟

شیعہ کے کفر کی وجوہات میں سے جہاں تحریف قرآن اور تکفیر صحابہؓ ہے تو وہاں ایک بڑی وجہ ان کا عقیدۂ امامت بھی ہے، جو عقیدۂ ختمِ نبوت کی نفی کرتا ہے۔ چنانچہ شیعہ قادیانیوں کی طرح لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں اور حضور اکرم ﷺ کو :خاتم النبیّین: مانتے ہیں، لیکن انہوں نے نبوتِ محمد ﷺ کے مقابلے میں ایک متوازی نظام عقیدۂ امامت کے نام سے وضع کرلیا ہے۔ ان کے نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا ہے۔

سپاہ صحابہؓ کا نظریہ یہ ہے کہ غلبۂ اسلام..... صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کے عقیدۂ بداٗ، عقیدۂ تحریف قرآن اور عقیدۂ تکفیر صحابہؓ کی موجودگی میں ممکن ہی نہیں۔ ایسے عقائد جن کا کفر واضح اور کھلا ہے ان کو اسلام قرار دے کر، اور اسلامی تحریکوں میں ساتھ لے کر، آپ اسلام کا غلبہ کیونکر کرسکتے ہیں؟ غلبۂ اسلام کے لئے تمام رکاوٹوں کو دُور کر کے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور شیعہ سنی اتحاد.....ایک حقیقت

میرے محترم قارئین کرام!

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد اور پھر آخری عمر میں اس سے رجوع تاریخ کے آئینے میں ملاحظہ کرنے سے قبل ایک ضروری وضاحت ملاحظہ فرمائیں تاکہ آگے چل کر بات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ اپنی کتاب :ارشاد الشیعہ: کے صفحہ 19 پر قمطراز ہیں، اس سوال کے جواب میں کہ علماء نے شیعہ کو کافر کہنے میں تأمل اور مداہنت کیوں کی؟ اس کی متعدد وجوہ ہیں:

1.....متقدمین اور متأخرین کی اصطلاح لفظ شیعہ کے بارے میں جدا جدا ہونے کی وجہ سے۔

2.....شیعہ کی کتابوں کا عدم مطالعہ اور ان تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے۔

3.....شیعہ کے نزدیک ان کے دین کے دس حصوں میں نو حصے تقیہ میں مضمر ہیں، اس وجہ سے۔

جہاں تک تعلق امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ختم نبوت کے معاملہ پر شیعوں کے ساتھ اتحاد کا ہے تو اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ امیر شریعت سید عطاء

اللہ شاہ بخاریؒ بہت بڑے خطیب اور علمائے اہل حق میں سے تھے، لیکن..... یہ اصول اہل سنت والجماعت کا بہرحال مقدم ہے کہ معصوم عن الخطاء صرف حضرات انبیاء کرام کی جماعت ہے اور محفوظ عن الخطاء صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے، لہٰذا امیر شریعتؒ سے اجتہادی خطاء ہوئی، وجہ اس کی وہی ہے جس کو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ نے اپنی کتاب :ارشاد الشیعہ: کے صفحہ 19 پر لکھی ہے۔ جو ابھی آپ نے اُوپر ملاحظہ فرمایا، ورنہ امیر شریعتؒ کا تعلق اُن علماء حقہ میں سے ہے جنہیں انگریز کے کالے قانون کے خلاف بغاوت کے جرم میں جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ڈالا گیا، انگریز اُور ان کے حواریوں کا ظلم وتشدد حضرت امیر شریعتؒ کے حوصلوں کو پست نہ کرسکا اور حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے حضرت امیر شریعتؒ کی بے مثال قربانیاں تھیں جن کی بناء پر محدث العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ نے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے شیروانوالہ گیٹ لاہور کے عظیم الشان جلسہ میں درجنوں اکابر علماء کی موجودگی میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب دیا، لیکن.....شیعوں کے کفریہ عقائد ونظریات سے حضرت امیر شریعت کا :من کل الوجوہ: مطلع نہ ہونا ان کی شخصیت میں عیب کا باعث نہیں ہے۔

حضرت امیر شریعتؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد کے نظریہ سے رجوع:

حضرت مولانا ارشاد احمد دیوبندی دامت برکاتہم حضرت امیر شریعتؒ کے سفر و حضر کے ساتھی ہیں، پنجاب اور سندھ کی اکثر جیلیں حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ کاٹیں اور مجلس احرار اسلام میں حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ تحریک ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا کیا۔

مولانا ارشاد احمد صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ 1953 کی تحریک ختم نبوت میں "مجلس احرار اسلام" کا بڑا کردار ہے، ختم نبوت ﷺ کی تحریک میں اس جماعت نے ہمیشہ ہراوّل دستے کا ثبوت پیش کیا ہے، اگر چہ یہ تحریک بظاہر نا کام ہوگئی تھی لیکن حوصلے نہیں ٹوٹے تھے۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے پاس پیغام بھیجا کہ شاہ جی! میں نے استخارہ کیا ہے کہ ....تحریک کی ناکامی کی وجہ شیعوں کے ساتھ اتحاد ہے...وگرنہ تاریخ گواہ ہے کہ کبھی مجلس احرار اسلام کی کوئی تحریک نا کام نہیں ہوئی۔

شاہ جی نے پیغام لانے والے قاصد سے فرمایا کہ میرا سلام کہنا اور حضرت صاحبؒ کو میری طرف سے عرض کرنا کہ میں نے ہر مسلمان کے دل میں ایٹم بم رکھ دیا ہے وقت آنے پر یہ پھٹ جائے گا اور مرزائیت اپنی موت آپ مر جائے گی۔ باقی شیعہ کے ساتھ اتحاد.... تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ میں خنزیر کا شکار کرنے نکلا تو جاتے ہوئے کتوں کو بھی ساتھ لے گیا۔

اس ساری گفتگو کے دوران .....میں امیر شریعتؒ کے ساتھ موجود رہا، میں نے عرض کیا کہ شاہ جی! آپ کتے اور خنزیر کا تعین نہیں کر سکے، آپ نے مرزیوں کو خنزیر کہا ہے اور شیعوں کو کتا، حالانکہ ایسی بات نہیں ہے، شیعہ تو مرزائیوں سے بڑا کافر ہے۔ مرزائی ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور وہ حضور اکرم ﷺ کے بعد ایک کو نبی مانتا ہے، وہ آپ کی نظر میں اتنا بڑا کافر ہے کہ آپ اُسے خنزیر کہتے ہیں اور شیعہ، نبی کریم ﷺ کے بعد بارہ آئمہ کو معصوم اور "مفترض الطاعۃ" مانتا ہے وہ آپ کی نظر میں مرزائی کے مقابلے میں چھوٹا کافر ہے..؟ قادیانی، ایک کو نبی مان کر بڑا کافر اور شیعہ بارہ (12) کو مان کر چھوٹا کافر کیوں....؟ میری اس بات کو سننے کے بعد حضرت نے مجھے حکماً فرمایا کہ "چوکہرا" میں جا

کر مناظر اسلام سید احمد شاہ صاحب کے ہاں شیعیت پر مناظرہ پڑھوں اور مستقبل میں اس فتنہ کے خلاف کام کرنا ہے۔

حضرت مولانا ارشاد صاحب کی گفتگو سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت امیر شریعتؒ کتنی عظیم شخصیت کے مالک تھے کہ حق بات کے واضح ہونے پر اس کے قبول کرنے میں ذرا بھر بھی تأمل نہیں کیا۔ فوراً اپنے موقف سے رجوع کرتے ہوئے مولانا ارشاد صاحب کو حکم دے دیا کہ آپ نے شیعیت کے خلاف کام کرنا ہے۔

نیز اس گفتگو سے اُن احباب کو بھی سبق حاصل کرلینا چاہئے کہ جو اپنے آپ کو سیاست مدنی کے ترجمان کہتے نہیں تھکتے۔ حضرت مدنی صاحبؒ کی سوچ تو یہ ہے کہ مجلس احرار اسلام کی 1953ء میں ناکامی کا سب سے بڑا سبب شیعوں کے ساتھ اتحاد ہے۔ آج سیاست مدنی کے نام نہاد ترجمان کس حیثیت سے شیعوں کے ساتھ اتحاد کر کے قرآن وسنت کے نفاذ کی بات کرتے ہیں.....؟؟؟

حضرت امیر شریعتؒ کی حق گوئی اور حق پسندی:

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ خلیفہٴ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ اپنی معرکۃ الآراء کتاب: کشف خارجیت: کے صفحہ 106 پر رقمطراز ہیں:

جناب والد صاحب (مولانا کرم الدین دبیرؒ) نے ایک دفعہ خود بیان کیا تھا کہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں انجمن شباب المسلمین کا جلسہ تھا، جس میں میری تقریر بھی تھی اور امیر شریعتؒ کی تقریر بھی تھی، جلسہ کے منتظمین نے میری تقریر کا اعلان کیا تو میں نے کہا کہ میری تقریر کے بعد متصل مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر نہ رکھیں ممکن ہے کہ وہ میری

تقریر سے اختلاف کریں،لیکن منتظمین نے میری تقریر کے بعد ہی بخاری صاحبؒ کی تقریر رکھ دی،میں نے تقریر شروع کی تو بخاری صاحبؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صاحبؒ دونوں میری تقریر میں آ کر بیٹھ گئے،میں نے شیعیت کی تردید کی اور ان کی کتابوں سے ان کے باطل عقائد بیان کئے۔میری تقریر کے بعد بخاری صاحبؒ اسٹیج پر آئے تو کہا کہ میں نے مولوی کرم الدین صاحب کی تقریر سنی ہے،جب وہ شیعوں کے عقائد بیان کر رہے تھے تو میں یہ سمجھتا تھا کہ میرے سینہ پر کوئی ہتھوڑے مار رہا ہے کہ تو.....اُن شیعوں کو ساتھ ملاتا ہے.....جن کے ایسے ایسے عقائد ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام!

اب آپ دیانتداری کے ساتھ فیصلہ کریں کہ امیر شریعتؒ کے الفاظ کہ..... میرے سینہ پر کوئی ہتھوڑے مار رہا ہے...الخ۔کیا یہ شیعہ سنی اتحاد کے نظریہ سے رجوع پر دلالت نہیں؟ کیا یہ شیعوں کے ساتھ کئے جانے والے اتحاد پر ندامت کا اظہار نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر امیر شریعتؒ کے اس عمل سے دلیل پکڑنا کہاں کی دانشمندی ہے....؟

خنزیر اور کتے کی مثال.....تحقیق کے آئینہ میں:

جب بھی شیعہ سنی اتحاد کے شرعی اور غیر شرعی کا سوال اٹھتا ہے تو فوراً خنزیر اور کتے کی مثال بیان کر کے اس سوال کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں،اور حضرت امیر شریعتؒ کے اس قول کو دلیل بنایا جاتا ہے۔جس میں حضرت امیر شریعتؒ فرماتے ہیں کہ میں......... خنزیر کے شکار کو نکلا تھا تو اِن کتوں کو بھی ساتھ ملا لیا۔

نوٹ: امیر شریعتؒ اپنے اس قول سے رجوع فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ نے اُوپر ملاحظہ فرما لیا ہے۔

محترم قارئین کرام!

سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھیں کہ خنزیر کے شکار کیلئے کس کتے کی ضرورت ہوتی ہے؟ کیونکہ کلب (کتے) کی دو قسمیں ہیں۔ کلب معلّم۔ کلب غیر معلّم۔ جبکہ شکار کیلئے: کلب معلّم: کا ہونا ضروری ہے۔ دیکھئے ھدایہ: جلد نمبر 4: صفحہ نمبر 506۔

اب ذرا انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ کیا شیعہ: کلب معلّم: ہے؟ کیا :کلب معلّم: کی تعریف اہل تشیع پر صادق آتی ہے؟ بقول شیعہ سنی اتحاد کے حامیوں کے اگر واقعی شیعہ: کلب معلّم: ہے تو پھر ذرا آزما کر دیکھیں، کیا شیعہ آپ کے کہنے پر اپنے عقیدۂ امامت جو حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف پُر فریب بغاوت ہے، سے رجوع کرنے کو تیار ہے؟ کیا شیعہ اپنے اجماعی عقیدے تحریف قرآن سے بیزاری کا اظہار کرنے کو تیار ہے؟ کیا شیعہ اپنے اذان سے :علی ولی اللہ، ووصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل: کے کفریہ الفاظ حذف کرنے کو تیار ہے؟ کیا شیعہ اصحابؓ رسول ﷺ اور ازواج مطہراتؓ پر تبرا بازی سے بھرپور کتب کو جلانے اور ان کے مصنفین کو کافر کہنے کیلئے تیار ہے؟ اگر شیعہ یہ سب باتیں آپ کی ماننے کیلئے تیار نہیں تو پھر یہ: کلب معلّم: کیسے بن گئے....؟؟؟

جب: کلب معلّم: نہیں تو پھر اسلامی نظام کے نفاذ کا نعرہ لگا کر ختم نبوت کے بدترین منکروں، اصحابؓ رسول ﷺ کے دشمن شیعوں کے ساتھ اتحاد جو قرآن وسنت اور اکابر علمائے حق کے فتاوی جات کی روشنی میں مکمل طور پر غیر شرعی ہے۔ ان کو خنزیر اور کتے والی مثال کے ساتھ تشبیہ دینا کہاں کی دانشمندی اور دین کی خدمت ہے....؟

اپنی اداؤں پہ خود ہی غور کرو ذرا!
عرض کیا ہم نے اگر تو شکایت ہوگی

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کا فعل شرعی حجت نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھایا ہے اور اس بارے میں مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کا فعل بطور دلیل پیش کرتا ہے کہ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ نے بانی پاکستان محمد علی جناح کا جنازہ پڑھایا تھا جو کے ایک شیعہ تھا۔ اور جس شخص کا زید کہتا ہے کہ میں نے جنازہ پڑھایا ہے اس کا اور محمد علی جناح کا عقیدہ ایک ہے، تو اگر محمد علی جناح کا جنازہ پڑھانے سے مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ پر کوئی جرم ازروئے شریعت عائد نہیں ہوتا تو مجھ پر بھی کوئی جرم نہیں۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کے فعل سے دلیل پکڑنا صحیح ہے یا نہیں؟ اور زید کا شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھانا ازروئے شریعت جرم ہے یا نہیں؟ کیا اس قسم کے جرم سے زید کی امامت میں کوئی فرق آتا ہے، اگر زید کسی مسجد کا امام ہو تو اس کی اقتداء میں نماز کیسی ہے؟

جواب: موجودہ وقت میں پاکستان کے شیعہ صحابہ کرامؓ کے سب (گالی دینے) کو حلال موجب ثواب سمجھتے ہیں، اس لئے یہ اسلام سے خارج، ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں، پیش امام مذکور دینی غیرت سے محروم ہے، ایسے شخص کی امامت جائز نہیں، اسے معزول کردینا واجب ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کے فعل سے استدلال صحیح نہیں ہے وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہے، ان کا فعل شرعی حجت نہیں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ ج3: ص 66)

میرے محترم قارئین کرام!

امیر شریعتؒ کے موقف کو دلائل سے مزین ملاحظہ کرنے کے باوجود اگر کسی کا پھر

بھی شرح صدر نہیں ہوتا تو پھر ہم اسے وہی جواب دیں گے جو امام انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ نے اپنے فتویٰ میں دیا کہ.....امیر شریعت کے فعل سے استدلال صحیح نہیں، وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہے، ان کا فعل کوئی شرعی حجت نہیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہ لے اس سے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سرِ عام رکھ دیا ہے

محترمہ حافظہ مصباح ضیاء کا فرمان

میں نہایت معذرت کے ساتھ عرض کروں گا! اے متحدہ مجلس عمل کے ممبران اسمبلی! کیا یہ جراءتوں کا عظیم بادشاہ، اعظم طارق شہیدؒ آپ کا ساتھی نہیں تھا؟ آپ نے نام نہاد اتحاد کی خاطر اتنے عظیم انسان کی قربانی کو معمولی جانا، او رآج تک اسمبلی میں ایک بھی احتجاجی تحریک پیش نہ کی اور کوئی احتجاج نہ کیا۔ صبح اس عظیم انسان کے جنازہ کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے رکھا گیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اختلافات اپنی جگہ، اتحاد و یکجہتی کا درس دینے والے محراب و ممبر پر دین اسلام کے فروغ کو بیان کرنے والے، اپنے آپ کو مفتی محمود صاحبؒ کے جانشین کہنے والے علماء..... پارلیمنٹ لاجز میں موجود ہونے کے باوجود نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ گستاخانِ صحابہؓ کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس مقدس اور پاکیزہ جنازہ میں شرکت کرنے کی قوت چھین کر اُن کو اس عظیم اجر سے محروم کردیا۔ (اعظم طارق شہیدؒ نمبر: ص 527)

صدرالشریعہ، حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی کا فتوی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کسی ایسی جماعت سے اہل سنت والجماعت کا اشتراک جائز ہے جو صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرتی ہو؟

جواب: جو لوگ (معاذاللہ) صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، اُن کے ساتھ سنیوں کو میل جول کرنا اور اُن سے اتحاد نا جائز ہے۔

صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا :لا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم: نہ ان کے ساتھ اُٹھو، بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، پیو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کا جنازہ پڑھو۔(فتاوی امجدیہ:ج 4:ص 275)

حضرت مولانا محمد امتیاز القادری

کافتوی

سوال: کیاشیعہ اور سنی میں اتحاد ممکن ہے؟ اگر ہے تو اس کی کیا کیا صورتیں ہیں؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: شیعہ اور سنی میں اتحاد ناممکن ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے فرمایا ہے کہ:

:ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ و تفترق امتی علیٰ ثلٰث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ:

ترجمہ: یعنی بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب فرقے ناری دوزخی ہوں گے۔

بے شک زبانِ مصطفیٰ ﷺ ترجمانِ خدا تعالیٰ ہے: و ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ: جب حضور اکرم ﷺ نے فرمادیا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے تو اب اس پر بند نہیں لگایا جا سکے گا۔ جو میرے آقا ﷺ نے فرمادیا وہ ہوکر رہے گا۔ یہ سب فرقے ایک ہونے کیلئے تھوڑے ہی پیدا ہوں گے۔ تہتر فرقوں میں صرف ایک ہی فرقہ جنتی ہوگا اور اس جنتی فرقہ میں دوسرے ناری وجہنمی فرقوں کے اتحاد کا تصور خیالِ خام ہے۔

آج کل کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سب کو ایک ہونا چاہئے۔ ارے جب چودہ سو سال کا عرصہ ہوگیا نہیں ملے تو اب کیسے ملیں گے؟ حضور اکرم ﷺ کے عاشقوں اور حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں کو ملایا نہیں جاسکتا۔ قرآن کریم ناطق ہے: ما کان اللّٰہ لیذر المؤمنین علٰی ماانتم علیه حتّٰی یمیزالخبیث من الطیّب:

پس ابراہیمیت سے نمرودیت ملایا نہیں جاسکتا، موسویت سے فرعونیت ملایا نہیں جاسکتا، مصطفویت سے بوجہلیت ملایا نہیں جاسکتا۔ یہ ہوسکتا ہے حق والے حق والوں سے مل جائیں، رسول والے رسول والوں سے مل جائیں، سنّی سنّی سے مل جائیں۔ سنّی کو غیر سنّی سے ملانے کی بات کرنا ایسے ہے جیسے کوئی اُجالے کو اندھیرے سے، دن کو رات سے، ایمان کو کفر سے، نور کو ظلمت سے، جنتی کو جہنمی سے، پاک حلوے کو گوبر سے ملانے کی ناکام کوشش کرے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: لایستوی اصحٰب النّار واصحٰب الجنّة، اصحٰب الجنّة هم الفآئزون: (فتاوی غوثیه: ج1: ص38)

مجدد دین وملت، حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی صاحب کا فتوی

جس شیعہ یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضائے حدیث: الحبّ للّٰہ والبغض للّٰہ: خلط ملط ہونا اور راہ و رسم رکھنا منع ہے۔

شیخینؓ (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) کو بُرا کہنے والا جمہور مسلمین کے نزدیک کافر ہے۔ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

شیعہ اور خوارج کبھی اہل سنت والجماعت سے اتفاق کرنے کے حق میں نہیں بلکہ ان کو اپنے عقیدہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور صرف خود پر لفظ: مؤمن: کے اطلاق کو درست تصور کرتے ہیں۔

آج کل بعض خودغرض، شیعہ سنی کے اتحاد و اتفاق کا علم اُٹھائے ہوئے ہیں، کانفرنس اور جلسے کرتے ہیں، اور ہمارے اکثر سنی اُن مجالس میں شرکت کو حضرت حسینؓ کی وجہ سے باعثِ برکت و رحمت سمجھتے ہیں۔اُن پر واضح ہو کہ شیعہ اور خارجی ہرگز سنیوں کے بھائی نہیں بن سکتے، اور سنیوں کے خلاف ان کے دلوں میں زہر بھرا ہوا ہے، اسے وہ کبھی نکال نہیں سکتے۔

اب ذرا اتحاد پسند اور علم بردارانِ اخوت، سنی حضرات اپنے کلیجے تھام کے بیٹھیں

کہ ان کی باری ہے۔ کیونکہ وہ شیعہ سنی بھائی بھائی کی رٹ لگاتے نہیں تھکتے اور اپنی محافل میں شیعہ کو اظہارِ اخوت کیلئے اہتماماً دعوت دیتے ہیں۔ خدا کرے کہ سنیوں کے حق میں شیعہ کا اندازِ فکر مثبت ہو جائے، ہمیں اس سے یقیناً بڑی خوشی ہو گی، مگر اب تو.....

ہو چلی ختم انتظار میں عمر .... کوئی آتا نظر نہیں آتا

(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت: ص 27)

حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی کافتوی

سوال: تعزیہ داری کرنا جس طرح کہ اِس ملک ہندوستان میں مروّج ہے، گناہِ کبیرہ ہے یانہیں؟ اور جو آدمی بعد توبہ کرنے اِس فعل کے، پھر مرتکب اس کا ہو، اس کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ مسلمان اہل سنت حنفی ہو کر تعزیہ داروں کے ساتھ اتحاد ومحبت رکھتے ہیں اور رنج وراحت میں اُن کے شریک رہتے ہیں اور اُن کے اِن افعال شنیعہ پر مانع نہیں ہوتے ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: ارباب فطانت پر واضح ہو کہ تعزیہ پرستی کرنا جس طرح پر کہ ملک ہندوستان وغیرہ میں شائع وذائع ہے، سراسر شرک وضلالت ہے۔ کیونکہ تعزیہ پرست لوگ اپنے فہم ناقص وخیال باطل میں حضرت حسینؓ کی تصویر بناتے ہیں، اس طور پر کہ پانچویں تاریخ محرم کو تھوڑی مٹی کسی جگہ سے لاتے ہیں اور اس کو نعش حضرت حسینؓ قرار دے کر نہایت عزت واحترام کے ساتھ ایک چیز بلند پر مثل چبوترہ وغیرہ کے اس کو رکھ کر ہر روز اس پر شربت ومٹھائی ومالیدہ وپھول وغیرہ اپنے زعِم فاسد میں فاتحہ ونیاز دیتے ہیں، اور کسی شخص کو اِس چبوترہ پر جوتہ پہنے ہوئے نہیں جانے دیتے، اور اس مٹی کے سامنے جس کو نعش قرار دیا ہے سجدہ کرتے ہیں، اور ترقی مال ودولت واولاد کی اس مٹی سے طلب کرتے ہیں، کوئی منّت مانگتا ہے کہ حضرت حسینؓ میرا فلانا مریض اچھا ہو جاوے، کوئی کہتا ہے کہ میری فلانی

مراد برآوے،اسی طرح کوئی اولاد مانگتا ہے،کوئی اپنے اُورمشکلات کے حل چاہتا ہے، الغرض جومعاملہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ چاہئے تھا وہ سب معاملہ اس مٹی کے سامنے جس کونعش قراردیا ہے،کرتے ہیں ۔اور پھراس نعش کی دستاربندی کرکے اورسہرہ ومقنع باندھ کے خوب ڈھول باجہ کے ساتھ تمام گشت کراتے ہیں،اورنعرہ یاحسینؓ یاحسینؓ کا مارتے ہیں :علیٰ ھذاالقیاس:اسی قسم کےاور بہت سےافعال شنیعہ ومنکرکرتے ہیں۔

پس حقیقت تعزیہ پرستی کی یہ ہےتواس کےشرک ہونے میں کیاشک وشبہ باقی رہا؟ان تعزیہ پرستوں نےاپنے پرستش کیلئےایک نشانی ٹھہرالیا ہے،اب یہ تعزیہ بھی ایک فرد :انصاب : کا ہےاورپوجنا نُصب کاحرام ہے۔پس تعزیہ بنانااورپوجنااس کابھی حرام ہوا۔حق تعالیٰ جل شانہ نے :سورۃ المائدہ: میں فرمایا:

:یاایھاالّذین اٰمنواانّماالخمروالمیسروالانصاب والازلام رجس مّن عمل الشّیطان،فاجتنبوہ لعلّکم تفلحون:

ترجمہ: اے جولوگ ایمان لائے ہوسوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اورانصاب اورتیر فال کی ناپاک ہیں،کام شیطان کے ہے پس بچواس سےتُو کہ تم فلاح پاؤ۔

اورمعنی: انصاب: کےصحاح جوہری میں یوں لکھا ہے:النصب ما نصب فعبدمن دون اللّٰہ، انتھی:یعنی جوچیز گاڑی جاوے،اوراس کی پرستش کی جاوےسوائے اللہ تعالیٰ کے۔

مجالس الابراروما لک الاخیار میں ہے کہ:نصب: وہ چیز ہے جوگاڑی جاوےاوراس کی عبادت کی جاوےسوائے اللہ تعالیٰ کے،جیسے درخت اور پتھر یا قبر،اور جو چیزسوائے اس کے ہے(اس کی عبادت کی جاوے)اورواجب ہےتوڑدینااورڈھادینا ان سب چیزوں کا۔

اورحافظ ابن قیمؒ نےلکھا ہے:ومن الانصاب ماقدہ نصب

للمشركين من شجراو هود، او دشن،او خشية ونحو ذالك والواجب هدم ذلك نحوأثره:

پس دیکھو کہ حافظ ابن قیم اور صاحب مجالس الابرار نے صاف لکھ دیا کہ جو چیز پوجی جاوے اللہ تعالیٰ کے سوا، خواہ درخت ہو، یا پتھر ہو یا قبر ہو کسی کی ، یا لکڑی ہو یا جو چیز مثل اس کے ہو، سب: نصب: میں داخل ہے اس کا توڑ دینا واجب ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے بُرائی، شراب اور انصاب اور جوا تینوں کی ایک ہی جگہ بیان فرمایا اور تینوں کو نجس و کام شیطان قرار دیا، اور تعزیہ کا بھی انصاب میں داخل ہونا یقینی ہے، کیونکہ پوجا جانا تعزیہ کا یعنی اس کو سجدہ کرنا اور اس سے انواع واقسام کی مدد چاہنا اظہر من الشمس ہے۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس کو توڑ دیں اور خاک سیاہ کر دیں۔

دیکھو! جناب نبی کریم ﷺ سال فتح مکہ میں، مکہ معظّمہ کو تشریف لے گئے، آپ ﷺ اندر بیت اللہ داخل نہ ہوئے بسبب اس کے کہ بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ تصویریں (بت) رکھی تھی کہ جن میں تصویر حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہم السلام کی بھی تھی ۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ سب تصویریں نکالی جاویں، اور توڑ دی جاویں، چنانچہ تصویریں نکالی گئیں، آپ ﷺ ان تصویروں کو لکڑی سے مارتے تھے اور کسی تصویر کے آنکھ میں ٹھوکر لگاتے تھے، پس سب بُت گرتے جاتے تھے، اور جو جو تصویریں کہ دیواروں پر منقش تھیں ان کو پانی سے دھودینے کا حکم دیا۔

ابوداؤد طیالسی نے لکھا ہے کہ: اسامہ نے کہا کہ ہم گئے حضور اکرم ﷺ کے پاس کعبہ میں پس دیکھا آپ ﷺ نے بہت سی صورتیں پس ایک ڈول پانی مانگا، ہم نے لا دیا، پس پانی چھینٹا آپ ﷺ نے ان صورتوں پر، پس وہ تصویریں جن میں تصویر حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہم السلام کی بھی تھی حضور اکرم ﷺ نے باقی نہیں رکھا، بلکہ تصویریں ذی جسم کو توڑ دیا اور ذی نقش کو پانی سے دھو دیا۔

پس اب تعزیہ کے توڑ دینے میں کسی قسم کا تردّد وشبہ باقی نہیں رہا، کیونکہ ان تصویروں کی پرستش ہوتی تھی اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے ان کو توڑا، اور مٹادیا، وہی وجہ بعینہٖ تعزیہ میں بھی موجود ہے، اور قطع نظر پرستش کے جس گھر میں ذی روح کی تصویر رہتی ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ پس جس جگہ تعزیہ وغیرہ صورت ذی جان کی ہو وہاں فرشتے نہیں آتے ہیں۔

تمامی ممالک ہندوستان وغیرہ میں جہاں جہاں تعزیہ داری ہوتی ہے ہزاروں درہزار آدمی شرک میں گرفتار رہتے ہیں، کوئی اس کو سجدہ کرتا ہے، کوئی اولاد اس سے چاہتا ہے، کوئی ترقی مال و دولت، کوئی صحتِ مریض، کوئی کچھ اور کوئی کچھ، اور ایسی عظمت و تعظیم جو خاص واسطے باری تعالیٰ کے لائق ہے کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ذرا سا بے ادبی کرنے میں قہر و بلا نازل ہونے لگے گی۔

اب اے غافل لوگو!

تم سب متنبہ اور ہوشیار ہو جاؤ کہ تم لوگ کیسے عظیم گناہ میں مبتلا ہو، ہوشیار ہو جاؤ۔ دیکھو! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ایاك نعبدو ایاك نستعین: یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اور فرمایا: فلاتجعلو اللّٰہ انداداوّ وانتم تعلمون: پس نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کے ساجھی اور تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں ہے۔

اور فرمایا: و اعبداللّٰہ و لاتشرکوابہ شیئا: اور عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت ٹھہراؤ اس کے ساتھ شریک۔

اور فرمایا: اتعبدون من دون اللّٰہ مالایملک لکم ضراوّ لانفعا: تم لوگ ایسی چیز کو پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نفع اور نقصان کا۔

اورفرمایا:وان یمسسک اللّٰہ بضرّفلا کاشف لہ الّاھو،وان یمسسک بخیرفھو علیٰ کل شی ءقدیر: اوراگر پہنچادے اللہ تعالیٰ تجھ کوکچھ مصیبت نہیں دُور کرنے والا اُس کوسوائے اللہ تعالیٰ کےاور اگر پہنچائے اللہ تعالیٰ بھلائی ،پس وہ ہرچیز پر قادر ہے۔

اورفرمایا:وماامروا الّالیعبدوا الھاوّاحدا ،لاالہ الّاھو: اورحکم یہی ہوا تھا کہ بندگی کریں ایک اللہ تعالیٰ کی نہیں کوئی قابل عبادت کےمگروہی۔

الــغـرض..... ہزاروں آیتیں ہیں جن سے یہ ثابت ہے کہ شدائد اور مصیبتوں کے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کوپکارنا چاہئے،اوراسی سے استعانت ومدد،وطلبِ روزی واولاد،وصحتِ امراض کرنا چاہئے،اوراس کےسوائے کسی کوخواہ انبیاءکرام علیہم السلام،واولیاءکرامؒ،وقطبؒ ہوں علم غیب حاصل نہیں،کہ شدائد کے وقت جب وہ پکارے جاوےتو وہ سنیں اورمدد کریں،اوران کوذرابھی اختیارحاصل نہیں،کہ کسی کوکچھ نفع نقصان پہنچائیں۔

تعزیہ پرستوں،وقبر پرستوں نے خالق مخلوق کوبرابر کردیا،بلکہ مخلوق سے زیادہ ڈرنے لگےاوراللہ تعالیٰ جل شانہ کی کچھ قدر نہیں پہچانتے۔

اوراگرفرضاً کوئی شخص تعزیہ وغیرہ بہ نیت پرستش وعبادت وتعظیم لغیر اللہ کے نہ بنادے،بلکہ اپنے زعم فاسد میں ماتم حضرت حسینؓ قراردے یاصرف بنابررسم ورواج وطمع دنیاوی کے بنادےتب بھی گناہ کبیرہ ہونے سے خالی نہیں۔اوربنابررسم ورواج کےتعزیہ بنانا یہ بھی معصیت میں داخل ہے،کیونکہ یہ فعل اس کا:معین علی الشرك: ہے،اور پابندی رسم ورواج کی درباب اُمورشرکیہ کےخودشرک ہے۔اوروہ داخل ہے اس آیت کریمہ میں:واذاقیل لھم اتّبعواماانزل اللّٰہ قالوابل نتّبع ماالفیناعلیہ

اٰباء نا: اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اُتارا اللہ تعالیٰ نے، کہتے ہیں بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اُوپر اس کے باپوں اپنے کو۔

پس تعزیہ پرستوں کو لازم و واجب ہے کہ تعزیہ بنانے اور تعزیہ کی پرستش سے توبہ کرے، اور عذاب آخرت اپنی گردن میں نہ لیں، اور جو آدمی بعد توبہ کرنے کے تعزیہ پرستی سے پھر مرتکب اس کا ہوا اور تعزیہ پرستی شروع کیا، اس شخص کا وہی حکم ہے جو کہ تصریحاً اُوپر بیان ہوا اور وہ انہیں صورتوں میں داخل ہوا (العیاذباللّٰه)۔

اور جو لوگ اپنے کو سنی کہتے ہیں اُن کو تعزیہ پرستوں کے ساتھ اتحاد و محبت رکھنا گناہ ہے، اور جائز نہیں کہ اُن کے جلسے میں شریک ہوں، اور نہ اُن کی دعوتیں کریں بلکہ اُن کی اس فعل شنیع پر مزاحمت کریں، ورنہ انہی تعزیہ پرستوں کے ساتھ یہ بھی قیامت میں اُٹھائے جاویں گے۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مت ساتھ کر کسی کا سوائے مومن کے اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیز گار کو۔

یعنی بدکاروں کی دعوت نہ کرے اور ان کی صحبت میں نہ بیٹھے، نہ ان کے ساتھ خلط ملط رکھے، ورنہ اُن کی عادتیں اس میں بھی اثر کریں گی۔

علامہ خطابی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ بدکاروں کی دعوت نہ کرے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے بدکاروں کے ساتھ رہنے کو، اور میل جول رکھنے کو اور اُن کے ساتھ کھانے پینے کو اِس واسطے منع فرمایا کہ ان لوگوں سے دوستی و محبت نہ ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا، تُو دیکھ لے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

یعنی سمجھ بوجھ کر دوستی کرلے۔ ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے، پھر اس

کے ساتھ آپ بھی جہنم میں جاوے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ قیامت میں اُٹھایا جاوے گا۔

حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم میں بُرے کام کیا کرتا ہو، اور قوم والے باوجود قدرت کے اس کو اور اس کے کام نہ بگاڑیں تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب ان پر ان کے موت سے پہلے ہی پہنچاتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ..... اِن مذکورہ بالا آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مذکورہ بالا سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بدعتیوں اور بدکاروں کے ساتھ محبت و دوستی و کھانا پینا نہ رکھے، اور نہ ان کے بُرے کاموں اور بدعتوں پر راضی ہو، اور نہ اُن کی شرکت دے، ورنہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوگا۔

(فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی: ص186)

شیعوں کے ساتھ اتحاد کرنے کے لئے غلط استدلال کرنا

میرے محترم دوستو!

کفر کی غلامی، جہاد کی نفرت اور جینے کے شوق نے مسلمانوں کو اس قدر پست ہمت کر دیا کہ اصول واقدار ہی الٹ گئیں۔ آج مسلمانوں کی حالت یہ بن گئی کہ آج کے مسلمان ذلت کو عزت اور غلامی کو آزادی سمجھنے لگ گئے ہیں۔

آج جمہوری لوگ کافروں کی غلامی اور ان سے اتحاد کو صلح اور معاہدہ کہہ دیتے ہیں اور سیرت کے واقعات کو سیاق وسباق سے کاٹ کر دلیل دیتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے بھی یہود مدینہ سے معاہدہ کیا تھا۔ واضح رہے کہ اسلاف ؒ نے معاہدے وصلح کی تعریف یہ بیان کی ہے۔

احناف:

ایک مدت تک قتال کے چھوڑنے پر صلح کرنا۔

(بدائع الصنائع :الجزء:7:ص108)

مالکیہ:

حربی سے ایک مدت تک صلح کرنا جس میں وہ اسلام کے قانون کے ماتحت نہیں ہوں گے۔(الشرح الکبیر مع حاشیۃ الدسوقی:الجزء2:ص206)

شوافع:

حربی کافروں سے ایک معین مدت تک کے لئے قتال چھوڑے رکھنے پر مصالحت کرنا،کسی چیز کے بدلے یا بغیر بدلے کے،خواہ ان میں سے کوئی اپنے دین کا اقرار کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔(مغنی المحتاج:الجزء:6:ص86)

حنابلہ:

اہل حرب سے ایک مدت تک قتال کو چھوڑ دینے پر معاملہ کرنا کسی چیز کے بدلے یا بغیر بدلے کے۔(المغنی:الجزء:9:ص238)

امام ابن قیم صاحبؒ:

حربی کافروں سے ایک معین مدت تک کے لئے قتال چھوڑے رکھنے پر مصالحت کرنا کسی چیز کے بدلے یا بغیر بدلے کے۔

(الخلاصۃ فی احکام اھل الذمۃ:الجزء الاول)

اسی لئے فقہائے کرامؒ نے صلح کو: موادعت: بھی کہا ہے،جس کے معنی ہیں کچھ مدت کے لئے کافروں سے قتال چھوڑ دینا یا عارضی جنگ بندی کر لینا۔پھر آئمہ اربعہؒ اس بات پر بھی متفق ہے کہ یہ صلح ایک مخصوص مدت تک ہوگی۔نیز یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ تمام فقہاء کرامؒ کے نزدیک صلح صرف اسی صورت میں جائز ہے جبکہ اس میں اسلام کا کوئی فائدہ ہو،اس کے بغیر صلح جائز نہیں۔

صورتِ مسئلہ:

اب آپ اس صلح کو اپنے تصور میں لائیے جس کو فقہاء کرامؒ بیان کررہے ہیں کہ اسلامی لشکر کافروں کے ملک فتح کرکے وہاں اسلامی شریعت نافذ کرتے چلے جارہے ہیں، اب ایک مرحلہ پر خلیفۂ وقت یہ محسوس کرتے ہیں کہ اب مجاہدین کو کچھ وقت آرام کی ضرورت ہے، یا رسد و کمک کے لئے کچھ وقت تیاری کی ضرورت ہے، یا اب جس کافر قوم پر حملہ آور ہونا ہے اس کے اسلام لانے کی امید ہے، یا وہ جزیہ دینے پر تیار ہوجائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے وقت میں کفار اپنی جان بچانے کے لئے صلح کی پیشکش کرتے ہیں تو خلیفۂ وقت ان کو کہتا ہے کہ ہم تمہیں اس شرط پر کچھ مدت کے لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ تم ذلیل ہوکر ہمیں جزیہ دوں گے، لیکن تمہارے ملک میں ہمارا اسلامی قانون نافذ ہوگا، یا یہ صورت ہوسکتی ہے کہ خراج دو اور کچھ مدت کے لئے ہم تمہارے خلاف قتال کو ملتوی کردیتے ہیں۔

یہ ہے وہ صلح ..... جس کو فقہاء کرامؒ نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے، جبکہ آج جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ شیعہ کو مسلمان سمجھنے لگ گئے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان کو اپنا قائد اور لیڈر تسلیم کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ.....

میرے محترم قارئین کرام!

ذرا آپ تصور کیجئے کہ کہاں اسلامی صلح اور معاہدہ....اور....کہاں آج شیعہ مرتدین سے اتحاد....؟ کافروں سے اتحاد کو صلح اور معاہدہ کہنا اسلامی اصطلاحات میں کھلی تحریف ہے۔

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے پر چند سوالات اور ان کے جوابات

سوال: بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہجرتِ مدینہ کے بعد بعض قبائلِ یہود سے اس پر صلح کی کہ دونوں قومیں متفق ہو کر دوسری اقوام کا مقابلہ کریں گی، اس سے موجودہ حالت میں (شیعہ) کے ساتھ اشتراکِ عمل کا جواز بڑے شد و مد سے ثابت کیا جاتا ہے؟

جواب: مگر افسوس ہے کہ اس واقعہ کی نقل اور اس سے استدلال میں کھلی ہوئی خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ کہ جس کتاب اور جس جگہ سے یہ واقعہ نقل کیا جاتا ہے، اسی جگہ اسی کتاب میں وہ شرائط بھی مذکور ہیں، جن کی بناء پر یہ اشتراک و مصالحت جائز رکھی گئی۔ وہ یہ کہ وہاں قوت و غلبہ مسلمانوں کا تھا، یہ قبائلِ یہود تابع ہو کر ساتھ لگے تھے۔ اور وہ بھی اس طرح کہ آنحضرت ﷺ دونوں قوموں مسلم و غیر مسلم کے حَکم مسلمہ فریقین تھے کہ کوئی اختلاف باہم پیش آوے تو فریقین کو آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ماننا پڑے گا۔

صلح نامہ:

یہ پورا واقعہ اور معاہدہ جو اس سلسلہ میں لکھا گیا ہے، سیرت ابن ہشام میں بالفاظ ذیل منقول ہے:

هذا كتاب من محمد النبی ﷺ "بين المؤمنين" والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس (الى ان قال) وان المؤمنين بعضهم موالی بعض دون "الناس وانه من تبعنا" من اليهود فان له النصر والا سوة غير مظلومين ولا متناصرين عليهم (ثم قال) وانه ما كان بين اهل "هذه الصحيفة من حديث او اشتجار يخاف فساده فان مرده الله عز وجل" والى محمد رسول الله ﷺ۔

ترجمہ: یہ معاہدہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے درمیان مؤمنین و مسلمین کے قریش اور اہل یثرب اور ان لوگوں کے جو ان کے تابع اور ان کے ساتھ ملحق ہوں، اور ان کے ساتھ جہاد کریں، یہ کہ وہ ایک جماعت ہیں، دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں (الی قولہ) اور یہ کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ولی اور دوست ہیں، بمقابلہ غیروں کے اور یہ کہ جو لوگ یہود میں سے ہمارے تابع ہو جاویں تو ان کی امداد کی جاوے گی، نہ ان پر ظلم کیا جائے گا، نہ ان کے مقابل کی امداد کی جاوے گی، (پھر لکھا) اور جو اس عہد نامہ والوں کے درمیان کوئی اختلاف جھگڑا پیش آجاوے، تو اس کا رجوع فیصلہ کیلئے اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کی طرف ہوگا۔

اس صحیفۂ گرامی کو غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ دو جگہ اس کی تصریح ہے کہ اصل قوت و غلبہ مسلمانوں کا تھا، خواہ تعداد بھی زیادہ ہو، جیسا کہ قبائل اوس و خزرج کے داخلِ اسلام ہو جانے سے ظاہر ہے، یا تعداد کم ہی ہو، کیونکہ اس زمانہ میں غلبہ کا مدار اکثریت تعداد پر نہ

تھا۔بہر حال یہود محض تابع ہوکر ساتھ لگ گئے تھے،اور تابع بھی ایسے کہ ہر اختلافی معاملہ کا حکم نبی کریمﷺ کو ماننے پر مجبور تھے۔

کیا شیعہ اب بھی کسی اتحاد میں اسی طرح تابع ہوکر مسلمانوں کے پیچھے چلنے والے ہیں؟یا وہ مسلمانوں کے کسی بڑے سے بڑے کو اپنا حکم تسلیم کر سکتے ہیں؟پھر اس واقعہ کو نا تمام نقل کر کے اس کو شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے کی دلیل بنانا اور لفظ :امۃ واحدۃ: سے جو حسب تصریح لسان العرب اس جگہ توسعاً اور مجازاً استعمال ہوا ہے،شیعہ کے ساتھ اتحاد پر استدلال کرنا کس قدر ظلم عظیم ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں جی! آپ شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا درست نہیں سمجھتے، حالانکہ 15 دسمبر 2010ء کی عظیم الشان آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالتﷺ کانفرنس اسلام آباد میں سٹیج پر موجود مولانا سلیم اللہ خان صاحب،مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب،مولانا عبدالرزاق سکندر صاحب،مولانا عبدالسلام صاحب،مولانا انوارالحق حقانی صاحب،مولانا سمیع الحق صاحب،یہ حضرات شیعہ کے ساتھ ایک اعلیٰ ترین مقصد اور بلند ترین مسئلہ کے باعث بیٹھے ہیں،اگر شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا شرعاً درست نہ ہوتا تو یہ بڑے بڑے علماء ان کے ساتھ ایک سٹیج پر اکٹھے نہ بیٹھتے؟

کیا متذکرۃ الصدور حضرات کے دل محبت صحابہ کرامؓ سے خالی ہیں؟اور ایک میں ہوں کہ صحابہ کرامؓ کا دیوانہ وار عاشق ہوں کہ ان کے عمل کے علی الرغم مظاہرہ کرتا ہوں، کیا یہ امر میرے لئے نفس کا سراب تو نہیں؟

حضور اکرمﷺ کی ذات اقدس پر صحابہ کرامؓ بھی قربان۔اپنی ذاتی رائے، معاملہ، جماعتی تنازعہ کو چھوڑ دیں تو کیا یہ بات قرین عقل نہیں؟

جواب: اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور بتائیں کہ آپ کیا بات سمجھانا چاہتے

ہیں.....؟اس میں کوئی شک نہیں کہ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ ایک اعلیٰ ترین مقصد ہے لیکن یہ مقصد شیعہ کو ساتھ ملانے سے کس طرح حاصل ہوگا جو خود غیر مسلم اور گستاخ رسول وصحابہؓ ہیں۔حضرت! آپ ابھی تک نہ تو: مسئلہ ختم نبوت کو سمجھے ہیں اور نہ ہی ناموس رسالت ﷺ کو۔

تیرے سینے میں دم ہے دل نہیں ہے
ترا دم گرمیِ محفل نہیں ہے
گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

جن بزرگوں کے آپ نے نام تحریر کئے ہیں ان میں سے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب، مولانا انوارالحق حقانی صاحب، حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ، یہ حضرات شیعہ کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں.....اقراء ڈائجسٹ شیعیت نمبر.فروری1988ء۔ص:220۔238۔245۔

جہاں تک ڈاکٹرعبدالرزاق سکندر صاحب کا تعلق ہے تو پاکستان میں تمام علمائے دیوبند نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس دارالافتاء مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحبؒ کے فتوے کی تصدیق وتائید کی ہے۔اوران ہی کے مدرسہ نے ملک بھر میں اہل فتوی سے شیعہ کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرانے پھر اسے نشر کرانے میں ہراوّل دستے کا کردار ادا کیا ہے، اب اگر حضرت صاحب شیعہ کے ساتھ ایک سٹیج پر بیٹھ جائے تو یہ ہمارے لئے کوئی شرعی دلیل نہیں بن سکتا ہے۔اورآپ کا یہ طنزیہ جملہ بھی بڑا ہی عجیب ہے کہ:

’’کیا متذکرۃ الصدور حضرات کے دل محبت صحابہ کرامؓ سے خالی ہیں؟اور ایک

میں ہوں کہ صحابہ کرام کا دیوانہ وار عاشق ہوں کہ ان کے عمل کے علی الرغم مظاہرہ کرتا ہوں، کیا یہ امر میرے لئے نفس کا سراب تو نہیں۔''

بھلا اس میں صحابہؓ کے دیوانہ وار عاشق کا کیا قصور ہے؟ وہ تو ان علماء کے فتوے پر عمل کرتا ہے، یہ بات تو آپ کو ان علمائے کرام سے پوچھنی چاہئے کہ حضرات آپ اپنے فتوے کے علی الرغم کیوں مظاہرہ کرر ہے ہیں، اور آپ کے قول و عمل میں یہ تضاد کیسا ہے؟ درحقیقت دشمنانِ صحابہؓ سے نفرت ہی محبت صحابہؓ اور محبت رسول ﷺ کی دلیل ہے، دشمنانِ صحابہؓ سے محبت کرنے والا محبّ صحابہؓ کیونکر کہلا سکتا ہے؟

جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ ''حضور ﷺ کی ذات اقدس پر صحابہؓ بھی قربان۔ اپنی ذاتی رائے، معاملہ، جماعتی تنازعہ کو چھوڑ دیں تو کیا یہ بات قرین عقل نہیں۔'' آپ کے اس بات پر اس کے علاوہ اور کیا کہہ دوں، اے ظالم!

وہ تو ہیں کھلے دشمن ان کا خیر سے کیا ذکر ؟
دوستی مگر حضرت آپ کی قیامت ہے

یہ فقرہ پڑھ کر بالکل یقین نہیں آتا کہ ایسے الفاظ کسی مسلمان کے زبان سے بھی نکل سکتے ہیں۔

یہ مدعی اسلام تو ہیں ساتھی ہیں مگر بے گانوں کے
تقوی کی وہ بو ہی ان میں نہیں وہ رنگ نہیں ایمانوں کے

جناب والا.....!

جماعتی تنازعہ چھوڑنے اور صحابہ کرامؓ کو حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر قربان کرنے کو قرین عقل قرار دے کر آپ نے بلاشبہ اپنے شیعہ بھائیوں کی دلی آرزو پوری کردی ہے اور یہ مشورہ آپ اور آپ کے ہم خیال حضرات کے نزدیک ضرور قرین عقل:

ہوگا لیکن یقین جانئے کہ :قرین ایمان: ہرگز نہیں ہے۔سپاہ صحابہؓ اور شیعہ کے درمیان اصل تنازعہ ہی :دفاع صحابہؓ: کے بارے میں ہے،اور آپ اس تنازعہ کو ختم کر کے خود صحابہ کرامؓ کے دفاع کو بھی حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر قربان کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔کیا یہ بُغضِ صحابہؓ کی بدترین مثال نہیں ہے؟قد بدت البغضاء من افواھهم وما تخفی صدورھم اکبر:

آپ کے لئے مناسب تو یہ تھا کہ آپ شیعہ کو یہ مشورہ دیتے کہ اگر آپ کا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ذرا سا بھی کوئی تعلق ہے تو پھر حضور اکرم ﷺ کے ناموس کی خاطر صحابہ کرامؓ پر تبرا بازی بند کردو،اور ایسا کرنے والوں سے برأت کا اعلان کردو۔لیکن سخت حیرت ہے کہ اُلٹا آپ نے سپاہ صحابہؓ کو ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ اور نبی کریم ﷺ کی سنت ترک کرنے کا مشورہ دے دیا۔فیاللعجب......!

نبی کریم ﷺ نے تو قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ :اذا ایتم الّذین یسبّون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ علی شرّکم: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے تمہارے شر پر۔

نبی کریم ﷺ کا تو یہ اعلان ہے کہ :و من اٰذاھم فقد اٰذانی و من اٰذانی فقد اٰذاللّٰہ: جس نے صحابہ کرامؓ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔

جناب والا.....!

آپ کا یہ بات کہنا کہ اس دور میں ”جماعتی تنازعہ کو چھوڑنے اور حضور اکرم ﷺ کی ذات پر صحابہ کرامؓ کو قربان کرنے کا“ اس کے علاوہ اور کیا مطلب ہوسکتا ہے کہ دفاع صحابہؓ کے مقدس مشن کو ترک کردیا جائے؟اور ناموسِ صحابہؓ و ناموس رسالت ﷺ میں تفریق

پیدا کر دی جائے؟

نزولِ قرآن کے موقع پر اس طرح کا مطالبہ قریشِ مکہ کی طرف سے خود نبی کریم ﷺ سے براہ راست کیا گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سختی کے ساتھ اسے مسترد فرما دیا:

ولا تطرد الّذین یدعون ربّھم بالغداۃ والعشیّ یریدون وجھہ ما علیک من حسابھم من شئ وّما من حسابک علیھم من شئ فتطردھم فتکون من الظّلمین:

ترجمہ: اور نہ ہٹاؤ انہیں جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام اور طلب گار ہے (فقط) اس کی رضا کے۔ نہیں آپ ﷺ پر ان کے حساب سے کوئی چیز اور نہ آپ کے حساب سے ان پر کوئی چیز ہے۔ تو پھر بھی اگر آپ ﷺ دور ہٹائیں انہیں تو ہو جائیں گے آپ ﷺ بے انصافی کرنے والوں میں سے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تو خود نبی کریم ﷺ کو منع فرمادیا کہ صحابہ کرامؓ کو کافروں کے خوش کرنے کے لئے اپنے سے دور نہ ہٹائیں، بلکہ: ولا تعد عینٰک عنھم: آپ کی نگاہیں بھی ان سے نہ ہٹنے پائیں۔ اگر اس کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے مطالبہ پر صحابہ کرامؓ کو دور ہٹا دیا تو آپ ﷺ (نعوذباللّٰہ) بے انصافی کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

جناب والا.....! ایک آپ ہیں کہ ”شیعہ کا دیوانہ وار عاشق“ بن کر سپاہ صحابہؓ کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کے لئے چونکہ شیعہ کے تعاون کی ضرورت ہے اس لئے آپ اپنی ذاتی رائے، معاملہ اور جماعتی تنازعہ چھوڑ دیں بلکہ خود ناموس صحابہؓ کو بھی حضور اکرم ﷺ کی ذات پر قربان کر دیں۔

لیکن جناب والا! معلوم نہیں کہ شیعہ جو انکار ختم نبوت کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کے بدترین گستاخ اور دشمن ہیں ان کے ساتھ آپ کی اس قدر محبت کیوں ہے....؟

خامہ انگشت بدنداں کہ.....؟؟؟

ماہ محرم میں ایک حیاء باختہ وفتنہ پرور گروہ نے دومرتبہ سینوں کے خلاف اپنے سینوں میں رکھے بغض وکینہ کے آتش بگولے سرعام آشکارہ کیئے، جھوٹ وفریب اور دجل کے دبیز پردے میں تعصب وعناد کی گرد سے اٹا چہرہ رُخِ بے نقاب کی طرح عیاں ہوگیا، بالآخر رافضیوں نے ایک بار پھر اپنے مکروہ وشرمناک فعل سے دنیا کو یہ باور کرا دیا کہ سینوں کی نفرت وعداوت ان کے رگ و پے میں بس گھول رہی ہے اور خبردار کر دیا کہ حضرت حسینؓ بن حضرت علیؓ سے بے وفائی کرنے والے کسی سنی مسلمان کے وفادار و بہی خواہ نہیں، ان پر اعتماد و بھروسہ کرنے والے الم نصیب ہمیشہ زوال کے تیرہ بخت موسموں میں گھر جاتے ہیں، اور اس بے ننگ و نام نہاد سیاست میں اپنوں کی دل شکنی کر کے یہود کی ذریت کو اپنا ہمدم بنانے والے اربابِ فکر و نظر بے ہنری و بے تدبیری کی راہ کے شکار ہیں۔

مسجد باب الرحمت کی بے حرمتی اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے طلبہ پر اندھا دھند فائرنگ کے بعد طالب علم کی بہیمانہ شہادت (جس کو شیعوں نے اغوا کر کے چاقوؤں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا) ایسے واقعات ہیں جو رافضیوں کے مکروہ و متعفن ذہن کے بھرپور عکاس ہیں۔ یہ کوئی پہلا اور آخری واقعہ نہیں جسے بھول ونسیاں کی پوٹلی میں رکھ کر مٹی پاؤ کے تاریک گھڑے میں دفن کر دیا جائے۔

شیعیت نے ہر دور میں مسلمانوں اور شعائرِ اسلام کو اپنی سنگباری کا ہدف بنایا

ہے۔پیغمبر انقلاب ﷺ کے جانثاروں اور وفاداروں کا نام سن کر انگاروں پر لوٹنے والی یہ قوم ہر دور میں اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی ترقی وعروج کی راہ میں رکاوٹ بنی ہے،ان کی ظلم وبربریت اور درندگی کی شرمناک داستانیں آج بھی تاریخ کا ایک تاریک باب ہیں جسے دیکھ کر چڑھتے سورج کی طرح اس امر کا یقین ہو جاتا ہے کہ یہ گستاخ فرقہ کسی دین ومذہب کا نام نہیں، یہ یہود کا وہ خود کاشتہ زہریلا پودا ہے جس کا بیج فقط اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے بویا گیا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کی عزت وشوکت 22 لاکھ مربع میل پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے خلیفۂ ثانی حضرت فاروقِ اعظمؓ کو شہید کرنے والا :ابولولؤ فیروز: رافضی تھا۔ پیکر شرم وحیاء، سخاوت کے بے تاج بادشاہ، نبی کریم ﷺ کے دہرے داماد اور خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کو شہادت کا جام پلانے والے :بلوائی: رافضی تھے۔سیدنا حضرت حسینؓ کو شہید کرنے والے :توابین: رافضی تھے پھر انتقام حسین کے نام پر ستر ہزار مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے والا :مختار الثقفی: بھی رافضی تھا۔ہلاکو سے بغداد کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہانے والا :وزیر ابن علقمی: رافضی تھا۔تاتاریوں کو اکسا کر بغداد میں سولہ لاکھ مسلمانوں کی گردنیں تن سے جدا کرنے والا :نصیر الدین طوسی: رافضی تھا۔سنی امراء کو قتل کر کے صلاح الدین ایوبیؒ کے خلاف سازشیں کرنے والے :فاطمین مصر: رافضی تھے۔ فاتح یورپ بایزید یلدرم کو ظلم وستم کی چکی میں پیسنے والا: شاہ تیمور لنگ: رافضی تھا۔ بنگال کا جعفر اور دکن کا صادق رافضی تھے۔دہلی کی جامع مسجد میں لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارنے والا: شاہ درانی رافضی: تھا،ایرانی انقلاب کی آڑ میں نہتے سنیوں کو قتل کرنے والا: خمینی ملعون: بھی سب جانتے ہیں رافضی تھا۔ملک پاکستان میں علماء، طلباء، وکلاء، سیاستدان اور سنی تاجروں کو شہید کرنے ،مدارس، مساجد اور قرآن کی بے حرمتی کرنے

والے یہی شیعہ دہشت گرد ہیں۔ یہ سب وہ تاریخی حقائق ہیں جن سے آنکھیں چرانا خود فریبی اور جھٹلانا بے ضمیری کے سوا کچھ نہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ روم و فارس جیسی سپر پاور حکومتوں کے پرخچے اڑانے والے مسلمان کیونکر اس شر ذمہ قلیلہ کے ہاتھوں رسوائے زمانہ ہوئے۔ آگ و بارود کا رقصِ ابلیس مسلمان وادیوں میں کیوں کرنا چاہا گیا۔ چہار سو بہتی ہوئے خون میں سنی قوم کا لہو کس طرح بہایا گیا، ان خونچکاں داستانوں اور المناک حقیقتوں اور دین دشمنوں کو اپنے ہنر آزمانے کے اسباب کیا تھے...؟ ہماری عسکری کمزوری یا افرادی قلت....؟

حقیقت یہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے شیعوں کو اپنی صفوں میں جگہ دی، اعتماد و بھروسہ کا تمغہ ان کے سینوں پر سجایا، ان کی نازبرداری اور تابعداری کو اپنی پالیسیوں کا تانا بانا بنایا اور ضرورت سے زیادہ رعایتیں دیں۔ تب ان کے لئے مسلمانوں پر جبرِ ناروا کا راستہ کھل گیا، اور ہم ذلت و خواری بے بسی و بے کسی اور لاچاری و بے چارگی کے بھنور میں غوطہ زن ہوئے۔

تاریخ سے عبرت لی جائے تو ماضی کی سرگزشت مستقبل میں کامیابیوں کا سامان اور تیرگی کے موسموں میں مشعل راہ بنتی ہے، منازل کے سنگ میل تراشتی ہے۔ آنے والی نسلوں کے لئے حکمت و نصیحت کا بیش بہا ذخیرہ چھوڑتی ہے۔ لیکن اس کی اٹل حقیقتوں سے اگر صرفِ نظر کیا جائے، اس کے تلخ تجربات کو درخورِ اعتناء نہ لایا جائے تو پھر نامہربان موسموں کے جھکڑ میں حقیر تنکوں کی طرح لرزنا اور سنگریزوں کی طرح بے وقعتی کی گمنام وادیوں میں لڑھکنا ہی مقدر ٹھہرتا ہے۔

آج ہمارے مذہبی رہنما اور اربابِ حل و عقد جن کو: دیدہ بنیا: کہا جاتا ہے، جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حالات پر نظر ڈالتے ہی اس کے اسباب و محرکات کو

جاننے کی قدرت رکھتے ہیں، دیوار پر نگاہ ڈال کر اس منظر کا پس منظر جان لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں، آخر تاریخی حقائق محرم الحرام میں رونما ہونے والے دلدوز واقعات اور اس کے پس منظر میں رافضیت کی متعصب اور رعونت آمیز صورت دیکھنے سے کیوں قاصر ہیں؟ تاریخی حقائق سے نظریں چرا کر کیوں ان اسباب وعوامل کو اختیار کر رہے ہیں؟ جس نے مسلم حکومتوں کے تخت وتاج کو تاراج کیا، ہر فورم پر رافضیوں کو دست راست بنا کر آستیوں میں سانپ کیوں پال رہے ہیں؟ دو فیصد کی اقلیت والے ان :کالے کھٹملوں: سے آخر کس چیز کی طمع ہے؟ آج تک ان کی کوکھ سے کس خیر نے جنم لیا؟ کہ ہم نے اپنوں کی ناراضگی اور مخالفت کے باوجود ان کی دلجوئی ودلداری کو گویا منشورِ حیات بنالیا؟ کیوں اس ریگزار بے اماں کو اپنی رگوں کا لہو پلا رہے ہیں؟ ہم اس بات کا ادراک کیوں نہیں کرتے کہ :شجرِ اتحاد: کے سارے پھل ان کی جھولی میں گر رہے ہیں۔ اور اس اتحاد نے ہی شیعیت کا مکروہ اور سازشی چہرہ سادہ لوح مسلمانوں سے چھپا رکھا ہے۔

المیہ سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمیں اس غلطی کا احساس تو درکنار ہم اسے اپنی حکمت ودانش کا اعجاز تصور کرتے ہیں، اپنی سیاست وتدبر کا سرمایہ افتخار کارنامہ سمجھ کر اس کے تحفظ کے لئے ہر افتاد کو قبول کرنے کا سمجھوتا کئے بیٹھے ہیں، کسی نے اگر اس خارزار سے دامن بچانے کا پُرخلوص مشورہ دیا، تو اسے اپنی :انا: پر حملہ سمجھ کر، سمجھانے والے کو جنونی، جذباتی، شر پسند اور یہود کا ایجنٹ بنا کر اس بے ننگ ونام نہاد اتحاد کا دفاع کیا۔

اور امیر عزیمت، امام سنی انقلاب، مجدد وقت، وکیل صحابہؓ، محافظ پاکستان حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے جس اژدھے کو اپنی کاری ضربوں سے جاں بلب کر دیا تھا، جو موت کی آخری سسکیاں لے رہا تھا۔ ہمارے ہی ہم پیالہ وہم نوالہ احباب نے اس کے زخموں پر مرہم رکھ کر اتحاد کا دودھ پلا کر پھر سے ایسا جانبر کیا کہ ہمارے ہی در و دیوار پر

سفاک کہانیاں رقم کرنے لگا،جس کی ایک ایک سطر تیز دھار تلوار کی طرح جگر پر پیہم وار کر رہی ہیں۔

افسوس ناک المیہ.....!

اے کاش....!اپنے آپ کو علمائے حق کے جانشین کہنے والے ذی وقار علماء کرام اس بات کو بھی سوچتے کہ جن علماء کے ہم اپنے آپ کو جانشین کہتے نہیں تھکتے ،وہ علماء تو قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے صرف اس بناء پر محنت کرتے رہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا اور مرزا قادیانی ملعون کو نبی مانا۔

اے ذی وقار علمائے کرام!

کیا آپ کے پاس اس سوال کا جواب ہے کہ قادیانیوں نے تو صرف ایک شخص (مرزا قادیانی) کو نبی مانا تو وہ بدترین کافر ٹھہرے،ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا،ان کے ساتھ اتحاد کو تو کفر کہا جائے اور گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دکھانے کا سبب کہا جائے۔کیا شیعوں کا عقیدۂ امامت ختم نبوت کا بدترین انکار نہیں....؟

قادیانیوں نے تو صرف ایک شخص کو نبی مانا،جبکہ شیعوں نے عقیدۂ امامت کی آڑ میں بارہ آئمہ کو نبی کا درجہ دیا،بلکہ خمینی ملعون اپنی کتاب:اتحاد و یک جہتی: کے صفحہ 51 پر یہاں تک بکواس تحریر کرتا ہے کہ:

تمام انبیاء کرام حتی کہ ختم المرسلین جو انسانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے،وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہ ہوئے تھے۔(معاذ اللہ)

اور شیعہ مصنف اپنی تفسیر:منہج الصادقین: کے جلد 2:صفحہ 493 پر بکواس کر کے لکھتے ہیں کہ:جو شخص چار مرتبہ زنا کرے اس کو حضور ﷺ کا درجہ ملتا ہے۔

اگر قادیانیوں کے ساتھ اتحاد گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دُکھانے کا سبب

بنتا ہے تو شیعہ کے ساتھ اتحاد گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دُکھانے کا سبب کیوں نہیں بنتا...؟

دارالعلوم دیوبند کے نام پر بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کرنے والے ذی وقار علماء کرام....! دارالعلوم دیوبند کا شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کے اجلاس میں کیا جانے والا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں اور دیانت داری کے ساتھ فیصلہ دیں کہ علماء دیوبند سے فکری ونظریاتی طور پر بغاوت کس نے کی....؟؟؟

وفاق المدارس کی خدمت میں عرض گزارش.....!

میرے محترم قارئین کرام!

دراصل :متحدہ مجلس عمل: کے نام سے قائم شدہ اتحاد نے نقصان ہی پہنچایا ہے کہ اس کی آڑ میں ایک دہشت گرد اور فرقہ پرست گروہ اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہے۔اس نقصان کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے کہ پاکستان کی سرزمین پر خصوصاً کراچی میں گزشتہ چند سالوں سے مسلسل چن چن کر علماء کرام کو جن میں اکثریت جید اور بزرگ علماء تھے جن کے کوئی سیاسی مقاصد تھے نہ ذاتی دشمنی،کس نے اور کس جرم میں شہید کئیں.....؟

آج متحدہ مجلس عمل کے علماء اُن شہداء کی شہادت پر اخبارات ورسائل میں بیانات دیتے ہیں اور خصوصی شمارے نکالتے ہیں تو مجھے حیرت ہوتی ہے۔کیونکہ ان علماء کی شہادت میں خفیہ ایجنسیوں کی تحقیقات کے مطابق تحریک جعفریہ کراچی کے دہشت گردوں کا ہاتھ تھا۔علماء کی شہادتوں کے اس سلسلے کو دیکھ کر ہر کوئی دکھی اور فکرمند تھے،ایسے میں مدارس سے تعلق رکھنے والے غیر سیاسی علماء سے امید تھی کہ وہ اس غیر فطری اتحاد اور اس کی آڑ میں ایک اقلیت کو ملنے والے تحفظ پر کھل کر مجلس عمل کے زعماء سے بات کریں گے لیکن

..... ہمارا یہ خواب یوں چکنا چور ہوگیا کہ مدارس دینیہ کے وفاقوں نے ایک اتحاد.....
اتحاد تنظیماتِ مدارسِ دینیه..... کے نام سے قائم کیا۔

افسوسناک خبر یہ تھی کہ مدارس کی ڈگری کو تسلیم کر کے تمام وفاقوں کو ایک بورڈ کی شکل دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔جب وفاق کے ناموں کی فہرست پڑھی تو اس میں:وفاق المدارس شیعہ: بھی شامل تھا۔اس مقصد کے لئے حکومت نے مولانا حنیف جالندھری کی قیادت میں علماء کرام سے مذاکرے شروع کر لئے تھے۔مدارس اسلامیہ کی ڈگریوں کا مسئلہ ہمیشہ اہمیت کا حامل رہا ہے لیکن اس کی آڑ میں سوادِاعظم کے وفاق المدارس العربیہ کے ساتھ ساتھ وفاق الشیعہ کو بھی وہی اہمیت دینا ایک لمحہ فکریہ ہے.....؟؟؟

دنیا کے کسی ملک میں اقلیت کو اس قدر اہمیت اور اکثریت کے مساوی کو نہیں گردانا جاتا۔پھر وفاق المدارس شیعہ کے مرکز: جامعۃ المنتظر: کے مہتمم،رسوائے زمانہ،نجفی ملعون نے آئمہ کرامؒ،فقہائے عظام کونعوذباللہ شیطان،اور فقہ اسلامی کو شیطانی فقہ،اور صحابہ کرامؓ وازواجِ پیغمبرﷺ کونعوذباللہ شیطان کے پیروکار قرار دیا ہو۔بخاری شریف جیسی عظیم المرتبت کتب احادیث کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہو،ایسے افراد اور فرقے کو اسلامی وفاقوں میں شمار کرنا اور اس کی ڈگری کو وفاق المدارس کی ڈگری کے ہم پلہ قرار دلوانا کونسی اسلام کی خدمت ہے.....؟؟؟

کیا ہمارے محترم علماءِ وفاق المدارس نے علماء اسلام کے اُس متفقہ فتوی سے رجوع کرلیا ہے،جس میں شیعہ کو اُن کے کفریہ عقائد کی بناء پر اسلام سے خارج قرار دیا گیا تھا...؟ یقیناً ایسا کوئی فیصلہ سامنے نہیں آیا تو آخر کیوں علماء کرام اس طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں...؟

کیا مسلمانِ پاکستان،ان محترم علماء کرام سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہیں

کہ.....جس مذہب کو ہم حق سمجھ کر اس کی تعلیم دیتے ہیں اس کے مخالفین (شیعہ) کو اس قدر عزت وافزائی اور پشت پناہی اس مذہب اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کیوں کر ہو سکتی ہے؟ علمبرداروں کو تو چلو سیاسی مجبوریاں ہیں آپ کو کیا مجبوری ہے....؟ کوئی ہے جو ان سوالوں کا جواب دے کر مسلمانانِ پاکستان کو مطمئن کر سکے.....؟؟؟

شیعہ اثناعشری باتفاق امت کافر ہیں۔ان کے وجوہ کفر اور عقائدِ کفریہ کو علماء نے مستقل کتابوں میں جمع کر دیا ہے۔اور جب یہ لوگ کافر و مرتد ٹھہرے تو ان کو اسلامی اداروں کا رکن بنایا جائے گا تو گویا خود علمائے اسلام ان کو ایک عزت دینے کے عہدہ پر جگہ دے رہے ہیں۔اس سے عوام پر یہ اثر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو مثل علمائے اسلام کے مقتدا سمجھنے لگتے ہیں اور ان کے فتوے ماننے لگتے ہیں، جو سراسر ضلالت و گمراہی ہے۔اور جس قدر مصالح ان لوگوں کی شرکت میں پیش نظر ہیں اس سے بہت زیادہ نقصانات شدیدہ کا خطرہ ہی نہیں بلکہ یقین ہے۔اس لئے ہرگز ان لوگوں کو اسلامی اتحاد و مجالس میں شریک نہ کرنا چاہئے۔

توحید، رسالت، قرآن اور صحابہ کرامؓ و ازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعوں کے کفریہ عقائد، اِن کے ائمہؑ معصومین کے ارشادات اور اِن کے مستند ترین علماء و مجتہدین کے بیانات ملاحظہ فرمائیں.....!

چیلنج

شیعہ کے کفریات پر مشتمل اِن حوالہ
جات میں اگر ایک بھی حوالہ اصلی نہ
ہوتو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار
روپیہ انعام دیا جائے گا۔اور ہماری
اس پیشکش کو دنیا کی کسی بھی عدالت
میں چیلنج کیا جا سکتا ہے

شیعہ اور عقیدۂ توحید

وتوہین باری تعالیٰ

میرے محترم مسلمان بھائیو!

حضرات اہل سنت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہر قسم کے شرک سے پاک اور ہر نقص سے مبرا ہے، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ ذات اور صفات میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیعوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) رب علیؓ ہے، قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں۔

(جلاء العیون:ج2:ص66)

(2) حالات کے مطابق علیؓ کو مصائب میں پکارنا سنت انبیاء وقرآن ہے۔

(جلاء العیون:2:ص66)

(3) متعہ پروردگار کی سنت ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین:ج2:ص494)

(4) خدا جب راضی ہوتا ہے تو فارسی میں باتیں کرتا ہے، خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عربی میں باتیں کرتا ہے۔(تاریخ اسلام:ص163: مصنف:علامہ محمد بشیر انصاری)

(5) علیؓ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیا ﷺ ہے۔

(ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور:ص 41)

(6) خدا نے جبرائیل کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمد ﷺ کی طرف چلے گئے، خدا تعالیٰ، نبی ﷺ اور علیؓ و فاطمہؓ اور حسنؓ و حسینؓ میں اُتر آیا اور علیؓ الہٰ ہے۔

(تذکرۃ الائمہ:ص 53)

(7) علیؓ اور ان کے بعد حسنؓ، حسینؓ امام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔(الشافی:ص 24)

(8) حضرت علیؓ اسمائے حسنہ ہے، جنت وجہنم کا مالک ہے، تمام لوگ اس کی طرف لوٹ کر آئے گے، تمام مخلوق اسے حساب دے گا۔

(بصائر الدرجات:ص 22)

(9) جس نے علیؓ کی امامت کا اقرار نہیں کیا، خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔(ترجمہ حیات القلوب:ج 3:ص 233)

(10) حضور ﷺ، فاطمہؓ اور بارہ آئمہ کرام یہ چودہ حضرات وہ ذات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔(چودہ ستارے:ص 2)

(11) نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو۔(الانوار النعمانیہ :ج 2:ص 278)

شیعہ اور بداء کا عقیدہ

میرے محترم دوستو!

تمام اہل اسلام کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا علم ازل و ابد کو محیط ہے اور کوئی بھی ہونے والا واقعہ اس ذات سے مخفی نہیں اور اس ذات کے فیصلوں میں کبھی غلطی نہیں ہوئی اور نہ ہوتی ہے۔

بداء کے معنی ظہور وانکشاف کے ہیں، یعنی پہلے ایک چیز کا علم خدا تعالیٰ جل شانہ کو نہیں ہوتی، پھر وہ اس پر ظاہر ہوتی ہے، اور اس کا ظہور جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ جل شانہ ایک چیز کو نہیں جانتا اور اس سے جاہل رہتا ہے پھر وہ چیز اس پر واضح ہو جاتی ہے اور اس کو اس کا علم ہو جاتا ہے۔

اس بداء کے عقیدہ کے پیش نظر شیعہ اور امامیہ کا یہ مذہب معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ جل شانہ کو جاہل جاننا ایک بہت ہی بڑی عبادت ہے کہ اس جیسی اور کوئی عبادت نہیں ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کے معتبر کتب سے چند حوالہ جات عقیدۂ بداء کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

(1) ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کے متعلق بداء کا اقرار کیا۔

(اصول کافی: ج1: ص148)

(2) بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں۔

(اصول کافی: ص84)

(3) امام محمد باقر ؒ یا امام جعفر صادق ؒ میں سے کسی ایک سے یہ روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کسی چیز سے ایسی نہیں ہوتی جیسا کہ بداء کے عقیدہ سے ہوتی ہے۔(اصول کافی:ص 228)

(4) حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے میں غلطی ہوئی، جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔(اصول کافی:ص 304)

(5) امام رضا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمتِ شراب اور بداء کے ماننے کا حکم دے کر بھیجا ہے۔(اصول کافی:ص 86)

(6) ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ بداء (اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے، تو وہ اس عقیدے سے نہ رُکتے۔(اصول کافی:ص 86)

میرے محترم قارئین کرام!

ملاحظہ کریں کہ شیعہ اور امامیہ کے نزدیک خدا تعالیٰ جل شانہ کی غلطی اور جہالت کا عقیدہ ایک بہت ہی بڑی عبادت ہے کہ اس جیسی اور کوئی عبادت نہیں، اور بقول ان کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے غلط کار اور جاہل ہونے کا نظریہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی تعظیم کا نظریہ ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توہین کا۔(معاذاللّٰہ ثم معاذاللّٰہ)

شیعہ مذہب اور کلمہ طیبہ

میرے محترم سنی بھائیو!

انسانی دنیا کی ابتداء اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پہلے پیغمبر اور پہلے انسان سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی، ابتدائے عالم سے لے کر حضور اکرم ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں مبعوث ہوئے، ان میں سے ہر ایک نبی اور رسول کے کلمہ کے الفاظ دو اجزاء پر مشتمل تھے۔ مثلاً.....

لَاالٰہ اِلَّااللّٰہُ.................آدم صفی اللّٰہ

لَاالٰہ اِلَّااللّٰہُ.................نوح نجی اللّٰہ

لَاالٰہ اِلَّااللّٰہُ...........ابراھیم خلیل اللّٰہ

لَاالٰہ اِلَّااللّٰہُ...........اسمٰعیل ذبیح اللّٰہ

لَاالٰہ اِلَّااللّٰہُ..............موسیٰ کلیم اللّٰہ

لَاالٰہ اِلَّااللّٰہُ................عیسیٰ روح اللّٰہ

لَاالٰہ اِلَّااللّٰہُ...............محمّدرسول اللّٰہ

میرے محترم قارئین کرام!

پوری امت محمدیہ ﷺ جس کلمۂ اسلام کا اقرار کرتی ہے اور حضور اکرم ﷺ نے نبوت ملنے کے بعد جس کلمہ سے دعوتِ اسلام کا آغاز کیا تھا اور حضور پاک ﷺ کے عہد مبارک میں جس کلمہ کو پڑھ کر حضرت علیؓ سمیت کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ

مشرف با اسلام ہوئے وہ کلمہ دو اجزاء پر مشتمل تھی، یہی وہ کلمہ ہے جس کو آج تک صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، مفسرینؒ، محدثینؒ، فقہاءؒ، مفتیان اور علماء کرام نے تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ یہی مسلمانوں کا کلمہ ہے، اور یہی مبارک کلمہ دین اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ اور سرٹیفیکیٹ ہے، لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑھتا ہے کہ شیعہ مذہب میں اس کلمہ کے پانچ اجزاء بنا دیئے گئے ہیں۔ اور شیعہ اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔ شیعوں کا کلمہ پانچ اجزاء پر مشتمل ہے۔ شیعہ کے معتبر کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) لاالہ الا اللّٰہ، محمّدرسول اللّٰہ، علی ولی اللّٰہ، وصی رسول اللّٰہ، وخلیفتہ بلافصل:

(اصول الشریعۃ فی عقائدالشیعہ: ص 422)

(2) تو حید و رسالت کے ساتھ ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا: لاالہ الا اللّٰہ، محمّدرسول اللّٰہ، علی ولی اللّٰہ، وصی رسول اللّٰہ، وخلیفتہ بلافصل: (شیعہ مذہب حق ہے: ص 325)

(3) شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ: میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کرلیا کہ سنیوں کا کلمہ : لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ : پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کرامؓ کو منافق قرار دے دیا (معاذاللّٰہ)۔ (شیعہ مذہب حق ہے: ص 324)

(4) شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق لکھتے ہیں کہ: تو حید و رسالت کے ساتھ حضرت علیؓ کی امامت، خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے حصہ کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعتِ خدا و رسول ہے، اور اس کی مخالفت بلا جواز ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

ہم اگر غور و انصاف کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ موحد کی پہچان :لا الـــــــہ الااللہ: سے ہوتی ہے۔مسلم کی پہچان :محمدرسول اللہ: سے ہوتی ہے۔اور مومن ومنافق میں تمیز:علی ولی اللہ: سے ہوتی ہے۔(شیعہ مذہب حق ہے:ص:311)

(5) انبیاء کرام علیہم السلام نے خدا کی توحید،حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا،لہذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء کرام یہ تینوں (خدا کی توحید،حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت) کا اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول۔تو جب ان تین اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کرام کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔لہذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزاء کا اقرار کرتا ہوگا۔

(وسیلہ انبیاء:ج2:ص:179)

شیعہ اور عقیدۂ ختم نبوت و توہین انبیاء کرام علیہم السلام وعقیدۂ امامت

میرے محترم دوستو!

پوری امت مسلمہ کا یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ ہے کہ نبوت ایک عطائی او روہبی منصب ہے، کوئی بھی شخص اپنی قابلیت ،بزرگی ،تقوی ،پرہیزگاری ،مال ومنال ،حسن وجمال اور عہدہ ومنصب کی بنیاد پر اگر یہ چاہے کہ اس کو نبوت حاصل ہو جائے تو یہ بات ہرگز ممکن نہیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ جل شانہ کے انتخاب سے یہ مرتبہ و مقام حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح پوری امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جس مقصد و مشن کی تکمیل کی خاطر اللہ تعالیٰ جل شانہ ،انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا جاتا رہا، وہ اس مشن کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل رہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکامات بلاکم وکاست ،بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے لوگوں تک مکمل پہنچادیا۔ اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔

اب اگر کوئی شخص حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی ایک شخص کو نبی یا رسول مانے وہ بلا شبہ ختم نبوت کا منکر اور کافر ہوگا۔ تو جو گروہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد جس سلسلۂ امامت کا آغاز ہوا، اور بارہ امام پیدا ہوئے، اور یہ کہ اُن بارہ آئمہ کا درجہ نبوت سے بھی بلند و بالا ہے، تو پھر کیا ایسے شخص اور گروہ کو مسلمان کہا جائے گا.....؟؟؟

میرے پیارے بھائیو!

شیعہ ختم نبوت کے ظاہری طور پر قائل ہونے کا اعلان تو کرتے ہے، اور اس فرقہ کے رہنماؤں اور لیڈروں نے تقیتاً علماء کرام کے ساتھ مل کر ختم نبوت کی تحریکوں میں حصہ بھی لیا ہے، لیکن یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ خود شیعہ ہی سب سے زیادہ ختم نبوت کے منکر بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بدترین گستاخ بھی ہے۔ شیعہ کے معتبر ترین کتابوں سے ان کے کفریات ملاحظہ فرمائیں:

(1) امام ہی ہدایت کنندہ ہیں۔ (اصول کافی: ج1: ص191)

(2) ولایتِ علیؓ کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے۔ (ہزار تمہاری دس ہماری: ص52)

(3) امام اللہ کی مخلوق پر اللہ کے گواہ ہیں۔ (اصول کافی: ج1: ص190)

(4) محمد اور آل محمد اولادِ آدم سے نہیں ہے۔ (جلاء العیون: ج2: ص59)

(5) آئمہ خود ذات محمد ہیں۔ (کتاب البرہان: ج1: ص25)

(6) امامتِ علی کا منکر نبوتِ محمد ﷺ کا منکر ہے۔ (تفسیر مرآۃ الانوار: ص24)

(7) پنجتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ (وسیلہ انبیاء: ص90)

(8) امام، رسول اللہ کے برابر ہیں۔ (اصول کافی: ض1: ص270)

(9) امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔ (اصول کافی: ج1: ص178)

(10) امام پر وحی نازل ہوتی ہے۔ (اصول کافی: ج1: ص176)

(11) اماموں کی اطاعت فرض ہے۔(اصول کافی: ج 1 :ص 185)

(12) امامت کا درجہ نبوت وپیغمبری سے بالاتر ہے۔

(حیات القلوب:ج2:ص3)

(13) امام میں نبی ﷺ سے بڑھ کر صفات موجود ہیں۔

(اصول کافی:ج1:ص388)

(14) حضور اکرم ﷺ کی وفات کے وقت میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا

تھا۔(تنزیہ الاسباب:ص10)

(15) شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں۔

(اصول کافی:ج1ص248)

(16) امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے،اور اپنے اختیار سے خود مرتا ہے۔

(اصول کافی:ص258)

(17) امام مہدی ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے۔

(حق الیقین:ج1:ص527)

(18) امام مہدی کی بیعت تمام ملائکہ،جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔

(چودہ ستارے:ص594)

(19) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص200)

(20) انبیاء کو نبوت علیؓ کی امامت کے اقرار سے ملی۔

(المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاھرہ:ص12)

(21) امام کی معرفت کے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہوسکتی۔

(اصول کافی:ج1:ص177)

(22) امام مہدی نئی شریعت لائے گا اور نئے احکامات جاری کریں گے۔

(بحار الانوار: ص597)

(23) حضرت علیؓ واقعی رسول کا حصہ ہے، اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا۔

(عالم الغیب: ص47)

(24) امام تمام گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔

(اصول کافی: ج1: ص200)

(25) اماموں کے بغیر اللہ تعالیٰ کی حجت مخلوق پر قائم نہیں ہوتی۔

(اصول کافی: ج1: ص177)

(26) اماموں کی بزرگی تسلیم کرنے پر نبی، اولوالعزم انبیاء بن گئے۔

(ترجمہ مقبول: ص 1009)

(27) حضرت علیؓ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہے۔

(جلاء العیون: ج2: ص20)

(28) حضرت علیؓ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں۔

(خلقت نورانیہ: ج1: ص 201)

(29) زمین صرف اماموں کے وجود سے قائم ہے۔

(اصول کافی: ج1: ص196)

(30) امت کے اعمال نبی کریم ﷺ اور اماموں پر پیش کئے جاتے ہیں۔

(اصول کافی: ج1: ص219)

(31) امام جب بھی کسی چیز کو جاننا چاہیں جان لیتے ہیں۔

(اصول کافی: ج1: ص258)

(32) جو بات امام سے ملے وہ حق ہے اور اس کے ماسوا سب باطل ہے۔

(اصول کافی:ج1:ص398)

(33) ساری زمین اماموں کی ہے،جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔

(اصول کافی:ج1:ص401)

(34) حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اماموں کے طفیل قبول ہوئی۔

(ترجمہ مقبول:ص26)

(35) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اماموں کی بزرگی تسلیم کی تو ان کو امامت ملی۔(ترجمہ مقبول:ص26)

(36) خدا کی سب سے بڑی نعمت جو مخلوق کو ملی اماموں کی امامت وولایت ہے۔(ترجمہ مقبول:ص315)

(37) حضرت نوح علیہ السلام کو اماموں کے طفیل غرق ہونے سے نجات ملی۔

(ترجمہ مقبول:ص450)

(38) جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کیلئے آئے،اُن کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے،یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ جو انسانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے وہ بھی کامیاب نہیں ہوئے۔

(اتحاد و یک جہتی امام خمینی کی نظر میں:ص15)

(39) امام مہدی جب غار سے باہر آئے گے تو اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ بیعت کرے گے اس کے بعد حضرت علیؓ اس کے ہاتھ پر بیعت کرے گے۔(حق الیقین:ص160)

(40) ہمارے مذہب کے ضروری عقائد میں سے ہے کہ ہمارے آئمہ کا وہ درجہ ہے کہ جہاں تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا۔

(الولایۃ التکوینیۃ: ص52)

(41) آئمہ معصومین،حضور اکرم ﷺ کے قائم مقام ہیں،اوروہ انبیاء سے افضل ہیں۔(انوار النجف فی اسرار المصحف:ص 11)

(42) آئمہ گزشتہ اور آئندہ تمام اُمور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ (اصول کافی:ج 1: ص 260)

(43) آئمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے حرام کرتے ہیں۔(خلقت نورانیه:ص 155)

(44) تمام مخلوقات پر اماموں کی اطاعت اور فرمان برداری لازم ہے اور مخلوق کے تمام کام اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کر دیئے ہیں،سو حضرات آئمہ کرام جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے اور جس چیز کو چاہتے حرام کر دیتے ہیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 441)

(45) تمام دنیا اور آخرت امام کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہیں دے دیں اور جس کو چاہیں نہ دے دیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 409)

(46) قوم عاد،ثمود اور فرعون کو ہلاک کرنے والے اور موسیٰ کو نجات دینے والے علیؓ ہے۔(وسیلہ انبیاء:ج 2:ص 110)

(47) امامت بھی نبوت کی طرح منصب الٰہی ہے،امام کا معصوم ہونا ضروری ہے،امام کا خطاء اور نسیان سے محفوظ ہونا واجب ہے،امام کیلئے سارے زمانے پر فوقیت رکھنا ضروری ہے۔(تحفه نماز جعفریه:ص 28)

(48) ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم وغیرہم سے افضل واشرف ہے۔(احسن الفوائد فی شرح العقائد:ص 406)

(49) امام معدنِ علم شجرۂ نبوت ہیں اور ان کے پاس فرشتوں کی آمدورفت ہوتی ہے۔(اصول کافی:ج 1:ص 221)

(50) اماموں کو آنحضرت ﷺ کا اور پہلے کے تمام انبیاء واصفیاء کا علم حاصل ہے۔(اصول کافی:ج 1:ص 223)

(51) قرآن صرف اماموں نے پورا حاصل کیا ہے،اور وہی اس کا پورا علم جانتے ہیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 228)

(52) امام اُن تمام علوم کو جانتے ہیں جو فرشتوں ،نبیوں اور رسولوں کی طرف نکلے ہیں۔(اصول کافی:ج 1:ص 255)

(53) امام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے۔(اصول کافی:ج 1:ص 258)

(54) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حضور ﷺ کو سکھایا حضرت علیؓ کو اس کے سکھانے کا حکم دیا۔اور حضرت علیؓ علم میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہیں۔
(اصول کافی:ج 1:ص 263)

(55) علیؓ اور اولادِ علیؓ کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں عورتوں سے مقاربت حلال ہے۔(ترجمہ مقبول:ص 434)

(56) اماموں کی اطاعت رسول ﷺ کی طرح واجب ہے اور وہ معجزے دکھلانے پر قادر ہیں۔(ترجمہ مقبول:ص 779)

(57) حضرت آدم علیہ السلام نے اماموں کا نہ اقرار کیا نہ انکار،اس لئے وہ اولوالعزم نہ ہوئے۔(ترجمہ مقبول:ص 637)

(58) خدا نے اماموں کی ولایت پانیوں پر پیش کیا جس نے قبول کر لی وہ میٹھا ہو گیا،جس نے قبول نہیں کیا وہ کڑوا ہو گیا۔(ترجمہ مقبول:ص 725)

میرے محترم قارئین کرام!

اِن حوالہ جات سے معلوم ہوگیا کہ شیعہ مذہب میں تمام خدائی اختیارات حضرات آئمہ کرام کو حوالہ کیا گیا ہیں، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اشیاء کے حلال وحرام کرنے کے تمام اختیارات بھی ان کو حاصل ہیں، وہ جس چیز کو چاہیں حلال کردیں، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے متعہ، تقیہ، اور بداء وغیرہ جیسے گندے اعمال ونظریات کو بیک جنبش قلم حلال کردیا۔ اور جس چیز کو چاہیں حرام کردیں، اور حضرات صحابہ کرامؓ وازاج مطہراتؓ کی محبت وعقیدت کو حرام قرار دے دیا۔ اس کے برخلاف اہل اسلام کا یہ پختہ اور غیر متزلزل عقیدہ ہے کہ تحلیل وتحریم صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کی صفت ہے، اس میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔

شیعہ اور عقیدۂ

تحریفِ قرآن کریم

میرے محترم دوستو!

قرآن کریم رہتی دنیا تک انسانیت کیلئے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے پیغامِ ہدایت ہے۔ کتنے گم شدہ اور گمراہ تھے جنہیں نورِ قرآن نے راہ راست پہ لا کھڑا کیا۔ دوست و دشمن، عالم و جاہل، شاہ و گدا، حکماء و شعراء، اور فلاسفہ یہ کلام پُراثر سب کے دلوں میں گھر کر گیا۔ نزول قرآن کے وقت فصاحت و بلاغت کے شہسوار، زبان آور شعراء اور آتش بیان خطباء موجود تھے، جن کے سحر انگیز کلام کا سارے عرب میں ڈنکا بج رہا تھا، ان کا ادنیٰ آدمی بھی ایسا فصیح و بلیغ کلام کہہ ڈالتا کہ بڑے بڑے ادیب دنگ رہ جاتے۔ لیکن ایک اُمّی کی زبان مبارک سے جب اس کلامِ ربانی کا ظہور ہوا تو اس کے مقابلے میں سب کی آوازیں بند ہو گئیں، زبانیں گنگ ہو گئیں اور ان کے فصاحت و بلاغت کے چرچے ماند پڑھ گئے۔ چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی آج تک کوئی انسان ہزار کوششوں کے باوجود اس کلامِ مقدس یا اس کے کسی بھی ٹکڑے کی مثال پیش نہیں کر سکا۔ مسیلمہ کذاب وغیرہ نے اس وحی الٰہی کے مقابلے میں خود ساختہ کلام پیش کیا لیکن خود ان کے پرستاروں نے اُسے رد کر دیا۔

دیگر انبیاءِ کرام علیہم السلام کی وساطتوں سے دنیا میں جو دین آتا رہا چونکہ وہ محدود زمانوں کیلئے تھا اس لئے اُن کے معجزے بھی محدود وقت کیلئے تھے، ہوئے اور ہو کر مٹ گئے لیکن جو دین محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے آیا وہ قیامت تک کیلئے ایک دائمی اور مستقل معجزہ کی ضرورت تھی اور وہ قرآن کریم کی شکل میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے عطا فرمایا۔ تو یہ قرآن دین کا کامل صحیفہ اور دائمی معجزہ ہے۔ جب تک یہ دنیا قائم ہے قرآن کریم بھی تغیر و تحریف سے پاک صفت کے ساتھ باقی اور قائم رہے گا۔ اور مزید یہ کہ اس کی حفاظت کا بھی خدائی انتظام ہو گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک اس کلام مقدس کی ہزارہا قسم کی خدمت کی گئی ہیں اور قیامت تک جاری رہے گی۔

میرے محترم قارئین کرام!

یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جس قرآن کو اسلام دشمن کفری طاقتیں پورا زور لگا کر بھی تبدیل اور ختم نہ کر سکیں، اسی قرآن کے بارے میں شیعہ، اسلام کا دعویٰ کر کے چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ لوگو.....! اللہ تعالیٰ کا قرآن بدل دیا گیا، اس قرآن میں کمی اور زیادتی کی گئی ہے، یہ قرآن ناقص ہے، اس قرآن میں شراب خور خلفاء نے کفر کے ستون کھڑے کر دیئے ہیں، یہ اصلی قرآن نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ.....(معاذاللہ)۔

شیعہ مذہب کے کتب میں دو ہزار سے زیادہ روایات تواتر کے ساتھ اس موجودہ قرآن کریم کو تحریف شدہ بتاتی ہیں۔ شیعہ کے معتبر ترین کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ (اصول کافی: ج2: ص616)

(2) مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کر دیا۔ (قرآن مجید مترجم: ص1011)

(3) اصل قرآن بکری کھا گئی۔ (کتاب البرھان: ج1: ص38)

(4) قرآن پاک میں شراب خور خلفاءؓ نے تبدیلی کیا۔

(قرآن مجید مترجم: ص479)

(5) قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں ہیں۔

(آل و اصحاب: ص13)

(6) جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کردیئے۔

(احتجاج طبرسی: ج1: ص257)

(7) آئمہ کے علاوہ کسی کے پاس پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم۔

(اصول کافی: ج2: ص228)

(8) اصل قرآن مہدی کے پاس ہے، موجودہ قرآن غیر اصل ہے۔

(ہزار تمہاری دس ہماری: ص553)

(9) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے۔

(احتجاج طبرسی: ص130)

(10) اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔

(انوار نعمانیہ: ج2: ص360)

(11) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

(فصل الخطاب: ص30)

(12) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں۔

(احتجاج طبرسی: ص25)

(13) موجودہ قرآن مجید میں خلافِ فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔(احتجاج طبرسی: ص30)

(14) موجودہ قرآن رطب و یابس کا مجموعہ ہے جبکہ اصل قرآن میں تو پاکستان

تک کا ذکر ہے۔(ہزار تمہاری دس ہماری:ص 554)

(15) قرآن مجید سے :بولایۃ علی: کے الفاظ نکال دیئے گئے۔

(ترجمہ حیات القلوب:ج3:ص193)

(16) گیارہ مرتبہ:سورۃ الفجر: پڑھ کر آلہ تناسل (شرمگاہ) پر دم کرے اور بیوی سے نزدیکی کرے تو اللہ تعالیٰ فرزند عطا کرے گا۔(تحفۃ العوام:ص293)

(17) محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔(فصل الخطاب:ص30)

(18) تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں۔ ایک جماعت نے ان کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ۔

(فصل الخطاب:ص30)

(19) قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں۔(صافی شرح کافی:ج2:کتاب فضل القرآن جز ششم:ص65)

(20) ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن ،جبریل محمد ﷺ کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔(اصول کافی:ص671)

(21) اگر قرآن میں زیادتی اور کمی نہ کی گئی ہوتی تو کسی عقل رکھنے والے پر ہم ائمہ کا حق پوشیدہ نہ رہتا۔(تفسیر صافی:ج1:ص11)

(22) اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط اور غائب کردیا گیا۔اور وہ موجودہ قرآن کے مشہور نسخوں میں نہیں ہے۔(صافی شرح اصول کافی:ج6:ص75)

(23) اگر قرآن اسی طرح پڑھا جاتا جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا۔تو تم اس میں ہم ائمہ کا تذکرہ نام بنام پاتے۔(تفسیر صافی:ج1:ص11)

(24) منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کردیا ہے۔اور اس آیت

میں (یہ تصرف ہوا ہے کہ)ان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی :اور:فانکحوا ما طاب لکم من النساء: کے درمیان ایک تہائی سے زیادہ قرآن تھا۔جس میں خطاب تھا اور قصص تھے (منافقین نے وہ سب ساقط اور غائب کر دیا)۔

(احتجاج طبرسی:ج1:ص377)

(24) اور چوتھی بات ہے اثناعشریہ کی اُن روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف وتغیر وتبدل کے واقع ہونے میں قرآن تورات اور انجیل ہی کی طرح ہے۔اور یہ جو بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آ گئے اور حاکم بن گئے تھے (ابو بکرؓ عمرؓ وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ وانجیل میں تحریف کی تھی۔اور یہ ہمارے دعوے (یعنی تحریف) کے ثبوت کی مستقل دلیل ہے۔(فصل الخطاب:ص70)

(26) جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہوں گے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جس کو علی علیہ السلام نے لکھا تھا اور امام جعفر صادق نے یہ بھی فرمایا کہ جب علی نے اس کو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں سے (یعنی ابو بکرؓ وعمرؓ وغیرہ سے) کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے، ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی تھی، میں نے اس کو :لوحین: سے جمع کیا ہے تو ان لوگوں (یعنی ابو بکرؓ وعمرؓ وغیرہ) نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن ہے ہم کو تمہارے جمع کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔تو علی نے فرمایا کہ خدا کی قسم اب آج کے بعد تم کبھی اس کو دیکھ نہ سکو گے۔(کشف الاسرار:ص227)

(27) تحریف وتبدل کے واقع ہونے میں قرآن، توراۃ اور انجیل ہی کی طرح ہے اور جو یہ بتلاتی ہے کہ جو منافقین امت پر غالب آ گئے اور حاکم بن گئے (یعنی ابو بکرؓ

وعمرؓ وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے توراۃ اور انجیل میں تحریف کی تھی۔(فصل الخطاب:94)

(28) علی بن سوید کہتے ہیں ابوالحسن اوّل نے مجھے جیل سے لکھا کہ اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟

سو، یاد رکھو! اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو، اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ و رسول سے خیانت کی، اور جو امانت ان کے پاس رکھی گئی تھی اس میں خیانت کی، ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اس میں تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ، ملائکہ، میرے نیک آباءواجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار رہو۔ (رجال کشی:ص3)

(29) ان سب احادیث اور اہل بیت کی دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ قرآن جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، پورا نہیں ہے، جیسا کہ رسالت مآب ﷺ پر اُترا تھا بلکہ اس میں ایسی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کے خلاف ہے، ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی کی گئی ہے، اور وہ تحریف شدہ ہیں اور ان میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔(تفسیر الصافی: ج1:ص32)

(30) ابوبصیر، ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت: وَمَنْ يُطِعِ اللّٰه وَرَسُوْلَه فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْماً: اس طرح نازل ہوئی تھی: وَمَنْ يُطِعِ اللّٰه وَرَسُوْلَه في ولاية علي والائمة من بعده فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْماً:
(اصول کافی:ص262)

(31) یہ آیت: وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ: اس طرح نازل ہوئی تھی: وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى آدَمَ مِنْ قَبْلُ كلمات في محمد و علي وفاطمة

والحسن والحسین والائمۃ من ذرّیّتھم فنسِیَ۔

(اصول کافی:ص263)

(32) حضرت جبریل نے یہ آیت: بِئْسَ مَاشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا۔ محمد ﷺ پر اس طرح نازل کی تھی: بِئْسَ مَاشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فی علی بَغْيًا۔

(اصول کافی:ص263)

(33) جبریل علیہ السلام اس آیت: فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۔ کو محمد ﷺ پر اس طرح لائے تھے: فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا آل محمد حقهم غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا آل محمد حقهم رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۔(اصول کافی:ص267)

(34) یہ آیت: وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔ اس طرح نازل ہوئی تھی: وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ فی علیّ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔(اصول کافی:ص268)

(35) یہ آیت: فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا۔ اس طرح نازل ہوئی تھی: فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ بولایۃ علیّ اِلَّا كُفُوْرًا۔(اصول کافی:ص268)

(36) یہ آیت: سَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ اس طرح نازل ہوئی تھی: سَتَعْلَمُوْنَ یامعشر المکذبون حیث انبأتکم رسالۃ ربّی فی ولایۃ علیّ والائمۃ من بعدہ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

(اصول کافی:ص266)

(37) یہ آیت: اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا

بِسُوْرَۃٍمِّنْ مِّثْلِه: اس طرح نازل ہوئی تھی:اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَاعلٰی عَبْدِنَا فی علیّ فَأْتُوْابِسُوْرَۃٍمِّنْ مِّثْلِه:(اصول کافی:ص264)

(38) سورۃ اٰل عمران: آیت نمبر 81 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَاِذْاَخَذَاللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ:

تحریف شدہ آیت: وَاِذْاَخَذَاللّٰهُ مِیْثَاقَ امم النَّبِیّٖنَ:

(تفسیر مقبول:ص118)

(39) سورۃ اٰل عمران: آیت نمبر 104 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ:

تحریف شدہ آیت: وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ ائمة:(تفسیر مقبول:ص124)

(40) سورۃ النّساء: آیت نمبر 64 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰه:

تحریف شدہ آیت: جَآءُوْكَ یاعلی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰه:

(تفسیر مقبول:ص174)

(41) سورۃ النساء: آیت نمبر 66 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: مَایُوْعَظُوْنَ بِه لَکَانَ:

تحریف شدہ آیت: مَایُوْعَظُوْنَ بِه فی علی لَکَانَ:

(تفسیر مقبول:ص175)

(42) سورۃ النساء: آیت نمبر 168 میں اس طرح تحریف کی ہے۔

صحیح آیت: اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْاوَظَلَمُوْالَمْ یَکُنِ اللّٰه:

تحریف شدہ آیت: اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْاوَظَلَمُوْاٰال محمد حقهم لَمْ یَکُنِ اللّٰه:(تفسیر مقبول:ص206)

(43) سورة بني اسرائيل : **آیت نمبر 82 میں اس طرح تحریف کی ہے۔**

صحیح آیت: وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا:

تحریف شدہ آیت: وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ ال محمدحقهم اِلَّا خَسَارًا:

(تفسیر مقبول: ص579)

افسوس ناک المیہ:

دورۂ حدیث کے سال کلاس میں مجھ سے میرے ایک استاد نے کہا کہ میرے ساتھ دفتر میں ایک شیعہ کام کر رہا ہے، اور وہ کھل کر کہتا ہے کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں، پھر آپ سپاہ صحابہؓ والے خواہ مخواہ اس کو کافر کیوں کہتے ہیں؟

میں نے کہا مولانا صاحب! میرے اور آپ کے اسلافؒ، میرے اور آپ کے اکابرینؒ نے اپنی کتابوں میں لکھ کر بتادیا کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، شیعہ قرآن کے منکر ہیں، شیعہ اسلام سے خارج ہے، آپ اُن تمام اسلافؒ کے فتاوی جات کو چھوڑ کر (غلط کہہ کر) اس شیعہ کے باتوں کی تصدیق کر رہے ہوں کہ جی وہ قرآن کو مانتے ہیں۔
افسوس ہے تیری سوچ اور تیری فکر پر....؟؟؟

میرے محترم قارئین کرام!

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن کریم یا اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ دیکھ کر اس دھوکے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتا ہیں..؟

صحابہ کرامؓ وازواج مطہراتؓ کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

میرے محترم دوستو!

قدسیوں کی اُس جماعتِ صحابہؓ کی تقدیس وتعدیل پر ہمارے افکارونظریات، ہمارے قرآن، ہمارے سنت، اور ہمارے تمام اسلامی نظام کامدار ہے۔وہ دین اور شریعت کی اساس ہیں۔وہ ہمارے قرآن کی صداقت اور ہمارے پیغمبرﷺ کی حقانیت کے گواہ ہیں۔

صحابہ کرامؓ ہمارے دین کے سرکاری گواہ ہیں۔جن کی عدالت اور صفائی خوداللہ رب العزت اور نبی اکرمﷺ نے فرمائی ہیں۔قرآن وسنت اور دین وشریعت کے نام سے جو کچھ بھی ہمارے پاس ہیں وہ اسی قدسی جماعت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ان کی بے انتہا قربانیوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہمیں کفروشرک اور ظلم وضلالت کی ظلمتوں کی جگہ ایمان ویقین اور عدل وانصاف کی روشنی نصیب ہوئی ہے۔

اگر دین کے یہ اوّلین محافظ بقولِ شیعہ کے منافق، سازشی، خودغرض یا اقربا پرور اور (معاذاللّٰہ) جابر و ظالم تھے تو جو دین اور شریعت اور جو کتاب و سنت ان صحابہ کرامؓ کے ذریعے ہم تک پہنچی اور جس پر دین کی عمارت کھڑی ہوئی ہے، یہ ساری عمارت اور سارا ڈھانچہ خود بخود دھڑام سے گر پڑے گا۔

پس یہ کیسی بدبختی اور شقاوت کی انتہا ہے کہ آج شیعیت اسلام کے انہی بنیادوں پر تیشہ چلا رہے ہیں، اور آج پوری دنیائے شیعیت اسلام کا دعوی کر کے اپنی ساری قوت گویائی صحابہ کرامؓ کی تعدیل و تقدیس کو مجروح کرنے میں خرچ کر رہی ہیں۔

غیر تو غیر، اپنوں میں سے بھی اگر کوئی اُٹھ کر دین اسلام کے ان ستونوں کو گراتا ہے، ان کی عدالت مجروح کرنے کی مذموم کوشش کرتا ہے، ان کی عظمت اور تقدس کو داغدار کرنا چاہتا ہے تو ہم اسے ملی خودکشی اور اپنے دین اور اپنے پیغمبرﷺ اور اپنی شریعت سے دشمنی ہی سمجھیں گے اور پوری خیر خواہی، اخلاق اور غدار ترسی سے اُس ہاتھ، اُس قلم اور اُس زبان کو روکنے کی کوشش کریں گے۔

دردمندانِ اسلام اور علمائے حق کا اوّلین فریضہ ہے کہ وہ متفق ہو کر اس کفر کا راستہ روکنے کی کوشش کرے۔

میرے محترم مسلمان بھائیو!

اُمت مسلمہ کا اجماعی اور قطعی فیصلہ ہے کہ روئے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرامؓ کا مقام و مرتبہ سب سے اعلیٰ و افضل ہیں، کیونکہ یہ منصب اور عہدہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے کسی خوش قسمت انسان کو ہی ملتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی تکفیر کریں تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد میں جہاں تمام صحابہ کرامؓ کی توہین شامل ہیں،

وہاں خود حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے ساتھ ساتھ پورے دین اسلام کے انہدام کی سازش بھی ہے ۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد (بقول شیعہ مذہب کے) اگر تمام صحابہ کرام کو نعوذ باللہ کافر کہہ دیا جائے تو پھر حضور اکرم ﷺ کو ناکام نبی ثابت کرنا اور دین اسلام کے تمام احکامات کے خاتمے کا اعلان کرنا کوئی دشوار کام نہیں رہ سکتا، دراصل یہی شیعہ مذہب کے وجود کا مقصدِ اعظم ہے۔

چونکہ صحابہ کرامؓ ہی حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور آپ کے دین کے عینی شاہد اور چشمِ دید گواہ ہیں اور یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ جب کسی مقدمہ کے چشمِ دید اور اصل گواہان کو جھوٹا ثابت کر دیا جائے تو وہ مقدمہ اور دعویٰ خود بخود جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔

چنانچہ دین اسلام کی اس سازش کے لئے مذہبِ شیعہ کو وجود میں لایا گیا، اب اگر حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دینِ اسلام کے چشمِ دید گواہوں کو ہی معاذ اللہ مرتد، کافر اور منافق کہہ دیا جائے تو پھر آپ ﷺ کی نبوت، آپ کے لائے ہوئے دین، کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قرآن کے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی، بلکہ یہ تمام چیزیں خود بخود غلط اور جھوٹ ثابت ہو جاتی ہیں۔

یہی وہ بدبخت اور لعین ترین طبقہ ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا لعنت بھیجنا تو درکنار بلکہ..... ان کی توہین اور تکفیر کرنا نہ صرف جائز بلکہ دین کا حصہ اور اہم عبادت قرار دیتے ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام!

شیعوں کا عقیدہ صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کے بارے میں کیا ہے؟ شیعہ کے معتبر ترین کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) حضرت عمر کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔ (جلاء العیون: ج 1: ص 63)

(2) فرعون وہامان سے مراد ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔(حق الیقین:ص364)

(3) عمر اصلی کافر اور زندیق ہے۔(کشف اسرار:ص119)

(4) حضرت ابوبکر صدیقؓ گالیاں دینے والے تھے۔(شیخ سقیفہ:ص148)

(5) حضرت عثمانؓ کا باپ نامرد اور ماں فاحشہ تھی۔(تنزیۃ الانساب:ص66)

(6) خالد بن ولیدؓ زانی تھے۔(قول جلی درحل عقد بنت علی:ص135)

(7) سیدنا امیر معاویہؓ ظالم اور جابر تھے۔(زندگانی حضرت زینب:ص160)

(8) عمرو بن عاصؓ جہنمی تھے۔(زندگانی حضرت زینب:ص95)

(9) صحابہ کرام جہنمی کتے ہیں۔(مناظرہ حسنیہ:ص76)

(10) خلفائے ثلاثہؓ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔(نور ایمان:ص321)

(11) عمرؓ، فرعون اور ہامان وقارون کا دل تھے۔(نور ایمان:ص295)

(12) ابوبکر صدیقؓ موت کے وقت کلمہ نہ پڑھ سکے(اسرار آل محمد:ص211)

(13) حضرت عائشہؓ کافرہ تھیں۔(حیات القلوب:ج2:ص726)

(14) خلفائے ثلاثہؓ ظلمات کے مصداق تھے(ترجمہ مقبول دہلوی:ص707)

(15) ابوبکرؓ وعمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔(ترجمہ مقبول دہلوی:ص674)

(16) جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔

(حق الیقین:ص500)

(17) امام مہدی ابوبکرؓ وعمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔

(حق الیقین:ص361)

(18) نمرود، فرعون، ہامان کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ جہنم میں ہوں گے۔

(حق الیقین:ص522)

(19) تین صحابہ کرامؓ کے سوا سب کافر تھے۔

(ترجمہ حیات القلوب:ج 2:ص923)

(20) حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔

(حیات القلوب:ج2:ص842)

(21) ابوبکرؓ،عمرؓ اور عثمانؓ سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے۔

(تذکرۃ الآئمہ:ص31)

(22) ابوبکرؓ وعمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے۔

(قرآن مترجم:مولوی مقبول دہلوی:ص674)

(23) شیطان سے بڑھ کر شقی ترین بد بخت ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔

(حق الیقین:ج1:ص509)

(24) خلفاء ثلاثہؓ (ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ) سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔

(نور ایمان:321)

(25) ابوبکرؓ جاہل تھے بے شک وہ ظالم اور اجہل تھا۔

(ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر1:ص466)

(26) سنی اپنے سرپرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے۔

(حقیقت فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ:ص122)

(27) علی اور اولاد علی خانہ کعبہ میں شب باشی کرسکتے ہیں۔

(ترجمہ مقبول دہلوی:ص434)

(28) حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ منافق تھے۔

(شرح نہج البلاغہ:جزء اول:ص358)

(29) حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کافرہ اور منافقہ عورتیں تھی۔

(حیات القلوب:ج2ص900)

(30) حضرت عائشہؓ :فاحشه مبینه: تھی۔

(قرآن مجید مترجم مولوی مقبول دهلوی:ص840)

(31) صحابہ کرامؓ خود جہنمی ہیں ان کی اتباع باعث رشد وہدایات کیسے ممکن ہے۔(احسن الفوائد:356)

(32) عائشہؓ وحفصہؓ پر لعنت ہو، انہوں نے مل کر حضورﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا۔(جلاء العیون:ص82)

(33) ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ اور معاویہؓ بت ہیں، یہ تمام لوگ خلق خدا میں بدترین ہیں۔(حق الیقین:ج1:ص519)

(34) نماز میں ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ،معاویہؓ، عائشہؓ،حفصہؓ،ھند ہ اور ام الحکم پر لعنت بھیجنا ضروری ہے۔(عین الحیاۃ:ص:599)

(35) رسول اللہﷺ کے بعد چار صحابہؓ کے علاوہ سب مرتد ہو گئے ۔ابوبکرؓ ''گوسالہ'' کی مثل اور عمرؓ ''سامری'' کے مشابہ ہے۔(اسرار آل محمد:ص 23)

(36) شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لاشوں کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے۔(بصائر الدرجات:ص 81)

(37) حضرت مقدادؓ،حضرت سلمانؓ،حضرت ابوذرؓ کے سوا تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے۔(قرآن مجید مترجم :مولوی مقبول دهلوی:ص134)

(38) شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابوبکر صدیقؓ تھا۔
(چراغ مصطفوی اور شرار بولھبی:ص18)

(39) حضرت عمرؓ،حضرت عائشہؓ پر لعنت،حضرت معاویہؓ بائیس رجب کو واصل جہنم ہوئے تھے۔شیعوں کو چاہئے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں۔(زادالمعاد:ص 34)

(40) ابوبکرؓ نے صرف تخت ہی حاصل کرنے کیلئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر

عمل نہیں کیا بلکہ بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں۔

(شیخ سقیفہ:ص10)

(41) خلفائے راشدینؓ خدا پر جھوٹ بولنے والے تھے،ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔(احسن الفوائد:ص599)

(42) جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریذیڈنٹ وہاں کے بزرگان دین نہیں ہیں،اسی طرح خلفائے ثلاثہؓ ہم تم مسلمانوں کے مذہبی رہنما نہیں ہے۔

(نور ایمان:ص164)

(43) جب امام مہدی آئے گے تو حضرت عائشہؓ کو زندہ کریں گے اوران پر حد جاری کریں گے۔

(حیات القلوب:ج2:ص901:ایضاً:بحار الانوار سیز دہم:ج10:ص576)

(44) بی بی حفصہؓ بدخلق تھی،سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بدخلق عورت کو لینے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا۔

(تحفہ حنفیہ درجواب تحفہ جعفریہ:ص123)

(45) حضور اکرم ﷺ نے شب زفاف علیؓ اور فاطمہؓ سے فرمایا جب تک میں نہ آجاؤ کوئی کام نہ کرنا،جب حضرت تشریف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے۔(جلاء العیون:ص189)

(46) جو آیات قذف اللہ تعالیٰ نے نازل کئے جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفرو نفاق کے اظہار کے لئے خدا نے بھیجی ہیں۔

(حیات القلوب اردو ترجمہ:ج2:ص879)

(47) ابوبکرؓ عمرؓ اوراُن کے رفقاء عثمانؓ ابوعبیدہؓ وغیرہ دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے۔صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انہوں نے بظاہر اسلام قبول کرلیا

تھا۔اورا سلام اور رسول ﷺ کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا۔(کشف الاسرار:ص113)

(48) ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ یہ خلافت حق ہے، وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی طرح ہے، کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کیلئے ویسا ہی عقیدہ چاہئے۔(حقیقت فقه حنفیه درجواب فقه جعفریه:ص72)

(49) حضرت عثمانؓ نے اپنی دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا، اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم وحیاء باڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے۔(تحفه حنفیه درجواب تحفه جعفریه:ص432)

(50) ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، معاویہؓ بن ابی سفیانؓ، عمرو بن العاصؓ، ابوہریرہؓ، ابوموسی اشعریؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ منافقین میں سے ہیں۔(تاریخ اسلام:ص397)

(51) مکہ کی زلیخا بی بی عائشہؓ میں کیا رکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔(تحفہ حنفیہ درجواب تحفۂ جعفریہ:ص64)

(52) صحابہ کرامؓ میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر آں جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے، اور اگر اس شریعت کی ٹھیکہ دار بیوی سے کوئی نبی کریم ﷺ کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی۔(معاذاللّٰه)

(تحفہ حنفیہ درجواب تحفۂ جعفریہ:بحوالہ: تاریخی دستاویز:ص387)

(53) بی بی عائشہؓ کوئی امریکی میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی، اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا فوٹو دکھانا تھا، حضور ﷺ اور حضرت عائشہ دونوں مکہ

میں رہتے تھے، اور بقول اہل سنت وہ چھ سال کی لڑکی تھی، پس حضورﷺ تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے، اس لئے یہ تصویر والا ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

(تحفہ حنفیہ در جواب تحفہ جعفریہ: ص 64)

(54) اگر یہ شیخینؓ (اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے (جن میں امامت کیلئے حضرت علیؓ کی نامزدگی ظاہر کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصول حکومت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے، اسلام کو ترک کر کے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ تو یہ ایسا ہی کرتے اور (ابوجہل و ابولہب کا موقف اختیار کر کے) اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہو جاتے۔ (کشف الاسرار: ص 114)

(55) عام صحابہؓ کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان (شیخینؓ کی) خاص پارٹی میں شریک و شامل، اُن کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے۔ اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرأت و ہمت نہیں تھی۔ (کشف الاسرار: ص 120:119)

(56) رسولﷺ کے بعد حکومت و اقتدار حاصل کرنے کا اُن کا جو منصوبہ تھا۔ اس لئے وہ ابتداء ہی سے سازش کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی۔ ان سب کا اصل مقصد اور مطمع نظر رسول اللہﷺ کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا۔ اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کا کوئی سروکار نہیں تھا۔

(کشف الاسرار: ص 114:113)

(57) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا ہر ظالم و غاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم و جور کا بازار گرم رکھتا، اور یہ سارے سفاک ابوبکرؓ او رعمرؓ کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ

دار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابو بکرؓ و عمرؓ جیسے یارانِ رسول کر چکے ہیں۔(شیخ سقیفہ:ص159)

(58) اگر بالفرض قرآن میں صراحت کے ساتھ رسول ﷺ کے بعد امامت وخلافت کیلئے علیؓ کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا۔تب بھی یہ لوگ ان آیات قرآنی اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دست بردار ہونے والے نہیں تھے۔جس کیلئے انہوں نے اپنے کو اسلام سے اور رسول ﷺ سے چپکا رکھا تھا۔اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جوداؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے۔اور فرمانِ خداوندی کی پرواہ نہ کرتے۔(کشف الاسرار:ص113)

(59) اگر وہ اپنا مقصد (حکومت واقتدار) حاصل کرنے کیلئے قرآن سے ان آیات کا نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علیؓ کی نامزدگی کا ذکر ہوتا) تو وہ اُن آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے۔وہ آیتیں ہمیشہ کیلئے قرآن سے غائب ہو جاتیں،اور وہ تورات وانجیل ہی کی طرح محرف ہو جاتا۔

(کشف الاسرار:ص114)

(60) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے دعا کی کہ اے خدا!ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک آسان ہے تاکہ تیری حجت ان پر اور زیادہ تاکید کر دے،الغرض جب وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا تو زمین نے ان کے پاؤں پکڑ لئے اور ان کو اندر جانے سے روک دیا،اور گھر نے آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ،انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر اپنے گھروں میں داخل ہوئے۔پھر اندر جا کر دوسرے کپڑے بدلنے کیلئے اپنے لباس اتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہو گئے اور وہ لوگ اس

لباس کو نہ اتار سکیں اور کپڑوں نے ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا اُتارنا آسان نہ ہو گا جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو، انہوں نے علی کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لئے بھاری ہو گیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جا کر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو تب انہوں نے علی کی ولایت کا اقرار کیا۔

اس کے بعد وہ پاخانہ و پیشاب کی ضروریات کو رفع کرنے گئے، تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر رہا اور ان کے پٹھوں اور آلہ تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے، جب تک کہ ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو، اُس وقت انہوں نے اس ولی خدا (علی) کی ولایت کا اقرار کیا۔ (معاذاللّٰہ)

(آثار حیدری: ص 556)

شیعہ مذہب میں :تقیہ: اور :کتمان: کی اہمیت اور فضائل

میرے محترم دوستو!

جھوٹ بولنا ایک ایسی تسلیم شدہ اور مانی ہوئی بُرائی ہے جس کی ہر مذہب وملت، سماج ومعاشرہ اور ہر ملک میں اس کی مذمت کی گئی ہے، اور اس کو ہر ذی شعور انسان اُن بُرائیوں کی فہرست میں شامل کرتا ہے جو کہ :أم الخبائث: ہے۔ یعنی جھوٹ ایسی بُرائی ہے کہ اس سے دوسرے بُرائیاں جنم لیتی ہیں۔ اس لئے کسی مذہب کو تو چھوڑیں بلکہ انسانوں کی کوئی قوم یا قبیلہ آپ کو ایسا نہیں ملے گا جو جھوٹ کو عیب نہ سمجھتا ہو۔ برعکس اس حقیقت کے کہ یہ خصوصیت (جھوٹ بولنا) صرف شیعوں کو ہی حاصل ہے کہ ان کے ہاں جھوٹ، فریب، دھوکہ اور دغا نہ صرف جائز ہے بلکہ اس کو دین کی اصل اور بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ آگے شیعہ مذہب کی مسلّم ومستند روایتوں سے کتمان اور تقیہ سے متعلق ان کے جو عقائد ونظریات ہیں ان کی پوری حقیقت ناظرین کے سامنے آجائے گی۔

میرے محترم قارئین کرام!

اہل تشیع کی کسی جماعت یا کسی فرد کی پوری حقیقت سمجھنے کیلئے یہ بات بھی ضرور مدِنظر رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ اپنے عقائد کے اظہار میں حد سے زیادہ تلبیس سے کام لیتے ہیں۔بقول شاعر.....

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کُھلا

ہر شیعہ کے دل میں کم وبیش صحابہ کرامؓ کے بارے میں اور بالخصوص سیدنا امیر معاویہؓ کے بارے میں بغض وعناد ضرور رہوتا ہے۔اس بغض وعناد پر پردہ ڈالنے کیلئے کبھی وہ حُبِ علیؓ کی آڑ لیتے ہیں،کبھی حُبِ اہل بیتؓ کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ورنہ ان کی حضرت علیؓ اور اہل بیتؓ اور اُن کی تعلیمات سے جو محبت ہے وہ سب کو معلوم ہے۔

مثلاً کوئی شیعہ جب یہ کہے کہ میں تو صرف حضرت علیؓ کو باقی تمام صحابہ کرامؓ سے افضل سمجھتا ہوں،تو دَرپردہ وہ یہ بھی کہہ رہا ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے اس افضل ترین شخص کے ہوتے ہوئے خلافت سنبھالی یا جن لوگوں نے حضرت علیؓ کے ہوتے ہوئے کسی اور کو خلیفہ بنایا وہ یقیناً غلطی پر تھے۔کیونکہ افضل کے ہوتے ہوئے غیر افضل کو مقتداء بنالینا واضح طور پر غلط ہے۔شیعہ لوگ اس ساری بات کو بڑی ہوشیاری سے حُبِ علیؓ کے پردے میں کہہ جاتے ہیں۔لہٰذا اہل تشیع کو سمجھنے کے لئے پوری باتوں کو مدنظر رکھا جائے۔محض ان کے دعوے سے دھوکہ نہ کھایا جائے۔

تقیہ کی تعریف:

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ شیعوں کے کید و مکر کا سب سے بڑا حربہ "تقیہ" ہے۔"تقیہ" کا مطلب ہے اہلِ عقل وشعور سے اپنے باطل مذہب اور غلط عقائد کو چھپائے رکھنا۔سادہ لوحوں،بیوقوفوں،جاہلوں،بچوں اور عورتوں پر

اس کو پیش کرنا۔

اہلِ عقل و دانش سے چھپانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی گمراہی اور جھوٹ پر مطلع ہو کر کہیں وہ ان کا تار و پود نہ بکھیر دیں۔ اہلِ علم کی طرف سے جب ان کی گرفت کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں کتاب میں تو ائمہ سے ایسی روایت پائی جاتی ہیں جو تمہاری روایت اور عقیدہ دونوں کی تردید کرتی ہیں۔ تو جان چھڑانے کیلئے ان کو بہترین جواب ایک ہی ہے کہ یہ ان کا :تقیہ: تھا۔ گو یہاں یہ :تقیہ: ان کے مذہب کا سب سے بڑا اُصول ہے۔ اگر یہ بھی ان کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو بیوقوف اور احمق بھی ان کے ہاتھ نہ آتے اور ان کی نظروں سے بھی ان کا یہ مذہب گر جاتا اور اتنا رواج نہ پاتا۔

اب چونکہ اس فرقہ کی ساری خوشی اور تمام فخر اس بناء پر ہے کہ ہم نے اپنا مذہب اہل سنت سے لیا ہے اور ہم خاندانِ نبوت کے خاص شاگرد ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ اس مذہب کے مدوّن، مرتب اور مصنفین براہ راست ائمہ کرام سے تو نہ شرفِ ملاقات رکھتے ہیں اور نہ ہی بلاواسطہ شاگرد ہیں۔ اس لئے لامحالہ ان کے اور ائمہ کے درمیان ان کے وہی پیشوا واسطہ ہیں جو خود کو ائمہ سے منسوب کرتے ہیں اور اُن ہی سے نقلِ مذہب کا دعویٰ کرتے تھے۔ (تحفہ اثنا عشریہ: ص199)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ :تقیہ: ان کے دین کا جز ہے۔ :تقیہ: کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ دینا وغیرہ۔ ان کے مذہب میں :تقیہ: جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے۔ جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے۔ اصول کافی صفحہ نمبر 482 پر روایت ہے: لا دین لمن لا تقیة له: اور ایک روایت میں ہے: لا ایمان لمن لا تقیة له: یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے۔ (احسن الفتاویٰ: ج 1: ص 95)

میرے محترم مسلمان بھائیو!

شیعہ مذہب کی اُصولی تعلیمات میں:کتمان: اور:تقیہ:بھی ہیں۔:کتمان: کا مطلب ہے اپنے اصل عقیدہ اور مذہب و مسلک کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ کرنا،اور :تقیہ: کا مطلب ہوتا ہے اپنے قول یا عمل سے واقعہ اور حقیقت کے خلاف یا اپنے عقیدہ وضمیر اور مذہب و مسلک کے خلاف ظاہر کرنا اور اس طرح دھوکے اور فریب میں مبتلا کرنا۔

موجودہ دور کا شیعہ رہنما و پیشوا خمینی ملعون اپنی کتاب:کشف لاسرار:صفحہ نمبر 128 پر:تقیہ:کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے کہ:تقیہ:کے معنی ہے کہ انسان کسی حقیقت کے خلاف کچھ کہے یا کوئی کام قانونِ شریعت کے خلاف کرے۔

(1):تقیہ:واجب ہے اس کا ترک کرنا جائز نہیں۔(احسن الفوائد:ص472)

(2)خانہ کعبہ میں شیعہ کو:تقیہ:کر کے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہیے۔
(عبادت وخودسازی:ص:265)

(3) بےشک دین کے نو حصے:تقیہ:میں ہیں اور جو شخص:تقیہ:نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔(اصول کافی:ج2:ص217)

(4)جو شخص:تقیہ:کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا اور جو:تقیہ:نہیں کرے گا اسے ذلیل کرے گا۔(اصول کافی:ج2:ص217)

(5)تم ایسے دین پر ہو جو اس کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت دے گا اور جو دین کو ظاہر اور اسے شائع کرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کرے گا۔
(اصول کافی:ج2:ص222)

(6):تقیہ:واجب ہے،اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے،اور مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ،رسول ﷺ اور آئمہ کی۔(احسن الفوائد:ص626)

(7)جس آدمی کو معمولی عقل اور فہم ہے وہ جانتا ہے کہ:تقیہ:اللہ تعالیٰ کے قطعی

احکام میں سے ہے۔ (کشف لاسرار:ص 129)

میرے محترم قارئین کرام!

ان واضح اور صریح حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ :تقیہ: (جھوٹ بولنا) شیعہ کے نزدیک روئے زمین کی تمام اشیاء سے محبوب ترین چیز ہے کہ دین کے نو حصے اسی میں شامل ہیں،اور اسی میں عزت رفعت اور درجات کی بلندی منحصر ہے،یعنی جھوٹ بولنے میں ثواب ہے۔بقول شاعر.....

کیا جو جھوٹ کا شکوہ تو یہ جواب ملا
تقیہ ہم نے کیا تھا ہمیں ثواب ملا

شیعہ مذہب میں متعہ (زنا) کے فضائل

میرے محترم دوستو!

اسلام نے انسانوں کی خاندانی اور نسلی بنیادوں کو تحفظ فراہم کیا ہیں۔ اور اسے معاشرہ سے مل کر رہنے کا درس دیا ہے، تا کہ وہ اپنی، خوشی، غمی، بیماری، صحت، زندگی اور موت وغیرہ پر ایک دوسرے کے کام آ سکے۔ غرض ایسے رشتے عطا کئے ہیں جو دیگر مذاہب میں بھی آج اگر ہے تو اسلام کی بدولت ہی ہے۔ ورنہ تو اکثر غیر اسلامی ممالک میں انسانی رشتے دم توڑ چکی ہیں۔ آج اُن ممالک میں پچاس فیصد لوگ ایسے ہیں جنہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان کا اصلی باپ کون ہیں؟ اور ایسا ضروری تھا، کیونکہ جس معاشرہ میں مرد اور عورت کے ملاپ کے لئے کوئی مذہبی شرط اور پابندی نہ ہو، وہ جو چاہے اور جس کے ساتھ چاہے ملیں جلیں اور اپنے خواہشات کا استعمال کر گزریں تو ایسے حالات میں یہی نتیجہ نکلے گا اور یہی صورت حال پیدا ہوگی۔ لیکن اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس کے پیرو کار اور اس کے ماننے والے حلالی بیٹے ہو حرامی اور لاوارث نہ ہو، اور یہ تب ہی ممکن ہے جب باضابطہ نکاح کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو اسلام نے بتایا ہے۔

لغوی طور پر متعہ کا مطلب فائدہ کے ہیں اور شیعہ کی اصطلاح میں متعہ کا مطلب یہ ہے کہ مرد بغیر عورت کے گواہ، بغیر ولی اور بغیر نکاح خواں کے کسی بے خاوند غیر محرم عورت سے متعین وقت کیلئے خواہ دن ہو یا رات یا صرف گھنٹہ، دو گھنٹے معاملہ طے کر لے اور اُس وقت کے اندر وہ جماع اور ہمبستری کریں اور خوب داد عیش دیں۔ متعہ کرنے والے مرد پر اُس عورت کے نان و نفقہ لباس و رہائش وغیرہ کسی بوجھ کی ذمہ داری نہیں ہوتی، بس مقرر کردہ اجرت ہی دینی پڑتی ہے۔ اور یہ کاروائی ان کے نزدیک نہ صرف جائز ہے بلکہ بہت بڑا درجہ اور ثواب رکھتا ہے۔

جہاں تک معاملہ گناہ کے عام ہونے کا ہے تو ابتداء سے انتہاء تک شیعہ مذہب سراپا گناہ ہیں۔ مثال کے طور پر زنا ہی کو لیجئے۔ دنیا کا کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں زنا کے اس قدر فضائل بیان کئے گئے ہو جو کسی اور عبادت کے لئے بیان نہیں کئے گئے ہو، اور زنا نہ کرنے والوں کیلئے سخت وعیدیں بھی بیان کئے گئے ہیں۔

زنا کرنے پر فضائل اور زنا نہ کرنے پر عذاب دینے کی روایات شیعہ کتب میں بکثرت پائے جاتے ہیں، شیعہ کے معتبر ترین کتب سے آپ چند عبارات ملاحظہ فرمائیں گے۔

میرے محترم مسلمان بھائیو!

شیعوں کی اَخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کر لیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کر لیا کہ عورتوں کا بلا نکاح بصیغۂ متعہ کسی کے گھر چلی جانا اور مذہب کے علاوہ اَخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیا سوزی کا مرتکب ہونا، اسے کارِ خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دے دیا۔

میرے محترم قارئین کرام!

شیعہ قوم دجل وفریب اور مکاری وعیاری میں بس اپنی مثال آپ ہی ہے۔ انہوں نے بہت چابک دستی سے اپنے کئی عقائد واعمال مسلمانوں میں ٹھونس دیئے ہیں۔ انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ متعہ بھی ہے۔شیعہ قوم مسلمانوں کے بڑے بڑے محققین کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگئی ہے کہ ابتداءِ اسلام میں متعہ حلال تھا۔حالانکہ اسلام میں ایسی بے حیائی کی کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اجازت نہیں دی گئی۔

اب متعہ کے بارے میں شیعہ مذہب کے معتبر ترین کتب کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ متعہ کرے وہ اہل بہشت سے ہے۔

(تحفة العوام:ج2:ص 271)

(2) جو شخص چار مرتبہ زنا کرے وہ رسول اللہ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

(برهان المتعه: ص 52)

(3) متعہ عبادت واطاعتِ خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے۔

(برهان المتعه:ص 50)

(4) مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے۔

(برهان المتعه:ص 47)

(5) شیعہ کا اُس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے۔

(برهان المتعه:ص 45)

(6) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور عورت کہ جو متعہ کرے۔

(تحفة العوام:ج2:ص 271)

(7) جس نے مومنہ عورت سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانۂ کعبہ کی

زیارت کی ۔(عجالہ حسنہ: ص 16)

(8) جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ زنا کرے وہ جنتی ہے، جب زنا کرتا ہے تو گناہ اس کے گرتے ہیں، مثل گرنے پتے درخت کے، اور جب غسل کرتا ہے تو گناہ سے پاک ہوتا ہے۔(تحفۃ العوام:304)

(9) متعہ کرنے والوں کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں اور متعہ نہ کرنے والوں کے لئے قیامت تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔(برھان المتعہ:ص 51)

(10) جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسلِ جنابت سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ 70 فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منحوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔(برھان المتعہ:ص 50)

(11) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو، اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا منہ سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔(تفسیر منہج الصاقین:ص 356)

(12) نبی ﷺ نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا تیسرا حصہ آگ سے نجات پا جاتا ہے، جو دو دفعہ متعہ کرے اس کا دو تہائی اور جو تین دفعہ متعہ (منہ کالا) کرے اس کا تمام بدن جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین:ص 256)

(13) ابو جعفر فرماتے ہیں کہ معراج کی رات جب حضور ﷺ آسمانوں تک تشریف لے گئے تو فرمایا کہ جبریل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری امت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ:جز 3:ص 150)

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔شیعوں کے نزدیک سرکار دو عالم ﷺ جب معراج

سے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے، ان کیلئے بے شرمی اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور(المعیاذ باللّٰہ)انہیں یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجاتِ اُخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(14) جعفر صادق سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں کسی مؤمن کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں چلا جائے کہ اس کے ذمہ نبی ﷺ کی محبوب سنتوں میں سے کوئی سنت باقی ہو (یعنی متعہ کر کے منہ کالا نہ کیا ہو)۔

(من لا یحضرہ الفقیہ:ج3:ص150)

(15) یہ لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گے، ان کے ساتھ ساتھ ستر صفیں ملائکہ کی ہوں گی، دیکھنے والے کہیں گے یہ مقرب فرشتے ہیں یا انبیا ورسل؟ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کے سنت کی بجا آوری کی ہے، اور وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ (عجالۂ حسنہ:ص 17)

(16) جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے اس کو حسینؓ کا درجہ ملتا ہے، جو شخص دو مرتبہ زنا کرے اس کو حسنؓ کا درجہ ملتا ہے، جو شخص تین مرتبہ زنا کرے اس کو حضرت علیؓ کا درجہ ملتا ہے، اور جو شخص چار مرتبہ زنا کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔

(تفسیر منہج الصادقین:ج:2:ص 493)

(17) جو شخص ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے۔ وہ مرد جس نے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کے لئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی خلوت گاہ سے نکلتے نہیں وہ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے۔ جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو ان کے انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونوں جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج وعمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ وہ دونوں عیش

ومباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت وشہوت کے ساتھ ان کے نامۂ اعمال میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔

جب دونوں فارغ ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم ویقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا، ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونوں کے لئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیئے جاتے اور دس دس گناہ بخش دیئے جاتے اور ان کے مراتب دس دس گناہ بلند کردی جاتی ہیں۔اور وہ لوگ فارغ ہوکر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے پیدا فرماتا ہے جو تسبیح وتقدیس ایزدی بجالاتے ہیں اور اس کا ثوب قیامت تک ان دونوں کو پہنچتا ہے۔

(معاذاللّٰہ ثم معاذاللّٰہ)(عجالہ حسنہ: ترجمہ رسالہ متعہ:ص15)

میرے محترم قارئین کرام!

بقولِ شیعہ مذہب کے جب متعہ پر اس قدر اور اتنا ثواب ملتا ہے تو کون بدبخت اس بڑی نعمت اور غنیمت سے محروم رہ سکتا ہے؟اور کون کم بخت دنیا کی لذت اور آخرت کے ثواب کی تحصیل سے جان چرائے گا؟

افسوس ناک المیہ:

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ کی عدالت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں،جن سے مذہب وروایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہی ہو چکے، اَخلاق وانسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہوگئی۔

سنی قوم کے نام

سپاہ صحابہؓ کا پیغام...!

قارئین کرام سے خصوصی گذارش ہے کہ ان حوالہ جات کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ شیعہ کے عقائد کے مطابق کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدۂ بدا، ختم نبوت کا انکار اورعقیدۂ امامت، عقیدۂ تحریفِ قرآن، تکفیرِ صحابہؓ وغیرہ میں مسلمانوں کے عقائد سے یکسر انحراف کر کے من گھڑت اور خود ساختہ نئی شریعت اور نئے دین کی ترویج کی گئی ہے۔ اور ان عقائد کا محمدی ﷺ شریعت اور اسلامی عقائد سے دُور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سپاہ صحابہؓ کی طرف سے شیعہ کے کفر کے اعلان کو محض تعصب اور تنگ نظری پر محمول کرنا حقائق سے انحراف ہے۔

شیعہ کے مذکورہ عقائد کے بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اگر اسی طرح اصرار کرتا رہے گا تو شرعی ذمہ داری کے مطابق ان کے کفر کا اعلان بھی اسی قوت اور جرأت کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دے کر دولت کے بل بوتے پر عام کیا جائے اور اس پر مساحت یا چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے۔

اُمت مسلمہ کے ہر ہر فرد پر لازم ہیں کہ بقدرِ استطاعت وقدرت فتنۂ شیعیت کو روکنے کیلئے کوشش کریں۔ سارے کفار ایک ہی ملت ہے اور شیعہ ان تمام کفار کا امام، سرغنہ اور پیشوا ہیں، جو دینِ اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کے درپے ہیں۔ مگر.....افسوس صد افسوس کہ ہم ابھی تک خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ شیعہ ہمارے ایمان کے بنیادوں پر حملہ آور ہو کر اب ہمارے دینی مراکز کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

میرے محترم مسلمانو!

اب بھی وقت ہے ہوشیار ہو جاؤ، بیدار ہو جاؤ..! اللہ تعالیٰ جل شانہ کا قرآن، نبی کریم ﷺ کا فرمان، اور امت مسلمہ کے ہر دور کے اساطینِ اُمتؒ، آئمہ مجتہدینؒ، محدثینؒ، فقہاؒ، علماء اور مفتیانِ دین کے فرامین اور فتاوی جات تمہیں پکار رہے ہیں اور جھنجوڑ رہے ہیں کہ دینِ اسلام کے لئے سب سے زیادہ شر انگیز، خطرناک اور سب سے زیادہ نقصان دہ رہزنوں کے ٹولہ.....شیعوں کا راستہ روکنے کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ ورنہ...یہ رہزن تمہارے دین، قرآن، کلمہ، نماز، روزہ، حج اور جہاد سمیت تمہارے دینی مراکز پر حملہ آور ہو کر تمہیں ان تمام نعمتوں سے محروم کردیں گے اور تم دیکھتے ہی دیکھتے رہ جاؤ گے۔

شیعہ عقائد کی تکفیر پوری اُمت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کیلئے پوری امت کا اتحادِ عمل میں آیا تھا اسی طرح وقت آچکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہو جانے اور ان کے کفریہ عقائد کے منظر عام پر آجانے کے بعد کسی قسم کی چشم پوشی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں گے۔

اور جو ہمیں نرمی کا درس دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جی شیعہ کے خلاف اتنی سختی نہیں کرنی چاہئے، اُن لوگوں سے میرا یہ سوال ہے کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر، اللہ تعالیٰ جل شانہ کو

حاضر و ناظر جان کر، اپنے ضمیر کے ساتھ فیصلہ کریں، اگر یہ گستاخانہ الفاظ تیری ماں، بہن، باپ، بھائی، استاد، پیر اور مرشد اور قائد کے لئے کوئی شخص استعمال کریں تو پھر اس پر آپ کا ردعمل کیا ہو گا.....؟؟؟

اگر اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، پیر و مرشد اور قائد کیلئے تیرے جذبات جوش میں آتی ہے تو تمام امت کی مائیں ازواج مطہرات ؓ اور پیغمبر ﷺ کی وہ جماعت جنہوں نے دین اسلام ہم تک پہنچانے کے لئے اپنا تن، من، دھن قربان کر دیا، اور جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنا دی، اُن مقدس حضرات کے لئے آپ کے جذبات کیوں جوش میں نہیں آتی....؟

کیا صحابہ کرام ؓ صرف سپاہ صحابہؓ والوں کے ہیں؟ کیا ازواج مطہرات ؓ صرف ہماری مائیں ہیں؟ کیا دین اسلام کی حفاظت صرف سپاہ صحابہ ؓ کی ذمہ داری ہے؟ اگر نہیں، اور یقیناً نہیں.....تو اُٹھ جائیں.....! اپنی غفلت، سستی اور آج تک جو اس کام کو نہیں کیا، اس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ سے معافی مانگیں، اور آئندہ کے لئے اپنے آپ کو ناموسِ صحابہؓ ازواج مطہرات ؓ کے تحفظ کے لئے وقف کر دیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

قبل اس کے کہ تمہارا قتل عام ہو، عفت مآب بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کی عزت تار تار ہو، قرآن پاک کو جلایا جائے، کھلے عام حُبِ اہل بیتؓ کے لبادے میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام ؓ اور آئمہ عظام ؒ پر تبرا ہو۔ اٹھئے اور اس عظیم فتنے کی روک تھام کے لئے سپاہ صحابہ ؓ کا دست و بازو بن جائیں۔ یہ ارادہ لے کر اٹھو کہ:

اب آگ نہ جلنے پائے گی ، نمرود صفت عیاروں کی
اب رحمتِ حق سے شعلوں کو ، گلزار بنا کر دم لیں گے

خمینی بنے جو پھرتے ہیں ، ڈھاتے ہیں ظلم کمزروں پر
ان سرکش و جابر لوگوں کو ، قدموں میں جھکا کر دم لیں گے

یادرکھئیں.....!

اگر آپ آسائشوں، سہولتوں، دنیا کی دلفریب، پُرکشش لیکن فانی لذتوں میں مگن رہے تو دشمن اپنا کام کر جائے گا۔ بے حس قوم اس قابل نہیں کہ دنیا میں موجود رہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فیصلہ ہے، اور تاریخ بھی اس پر گواہ ہیں۔ ہر دن کو زندگی کا آخری دن سمجھ کر کچھ نہ کچھ ضرور محنت کیجئے..... کیا خبر کل کا دن دیکھنا نصیب ہو یا نہ۔ عالم اسلام کیلئے بدترین خطرہ یہی شیعہ اور فتنۂ خمینیت بن چکا ہے۔ مسلمانوں کو بیدار اور منظّم ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ وگرنہ.....

دیکھنا جس کا یہ عالم رہا تو ایک دن
اک بگولا آئے گا سب کچھ اُٹھا لے جائے گا
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤں گے پاکستان والو!
تمہاری داستان نہ ہوگی داستانوں میں

شیعہ مذہب اور شیعوں کی حقیقت اور ان کی سیاہ تاریخ جاننے کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں

(1) آتش کدۂ ایران: اختر کاشمیری صاحب:

(2) آتشکدۂ ایران اور شیعہ کی اصلیت: ابوسلیمان فارس صاحب:

(3) ھدایات الشیعہ: حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحبؒ:

(4) ھدیۃ الشیعین: غلام دستگیر الہاشمی صاحب:

(5): ھدایۃ الشیعہ: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ:

(6): ھدیۃ الشیعہ: حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ:

(7)یازدہ نجوم وتحفۃ الانصاف:حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(8)آئینہ مذہب شیعہ: ڈاکٹر ناصر بن عبداللہ بن علی القفاری صاحب:

(9)آفتاب ہدایت:حضرت مولانا کرم الدین دبیر صاحبؒ:

(10)آئینہ شیعہ نما:علامہ فیض احمد اویسی صاحب:

(11)السیف المسلول لاعداء خلفاء الرسول ﷺ:حضرت مولانا قاضی محمد کرم الدین دبیر صاحبؒ:

(12)السیف المسلول:حضرت مولانا قاضی ثناءاللہ پانی پتی صاحبؒ:

(13)ایمان بالقرآن: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(14)ارشاد الشیعہ:حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ:

(15)الشیعہ والسنۃ:علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحبؒ:

(16)تازیانۂ سنت ردّ رفض و بدعت:حضرت مولانا قاضی محمد کرم الدین دبیرؒ:

(17)ردّ رفض:حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(18)ردّ روافض و آداب مناظرہ:سید احمد حلان مکی شافعی:

(19)ردّ روافض:شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ:

(20)فتاوی تکفیر الروافض:حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:

(21)ایجاد مذہب شیعہ: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(22)ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت:حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ:

(23)ایران افکار وعزائم:جناب نذیر احمد صاحب:

(24)اختلاف اُمت اور صراط مستقیم:حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(25)اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(26)ایران سے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت:حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(27)ایرانی انقلاب:حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(28) اثناعشریہ عقائد ونظریات: فضیلۃ الشیخ ممدوح الحربی:

(29) بولتے حقائق: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(30) بطلانِ مذہب شیعہ: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(31) پہلا محاضرہ علمیہ، روشیعیت: حضرت مولانا محمد جمال صاحب:

(32) تحریف قرآن: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(33) تحفہ اثناعشریہ: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ:

(34) تاریخ مذہب شیعہ: امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(35) تاریخ شیعیت: حضرت مولانا ابو محمد ثناءاللہ سعد شجاع آبادی صاحب:

(36) توہین صحابہؓ کا شرعی حکم: حضرت مولانا ساجد خان اتکوی صاحب:

(37) تاریخ شیعہ اور مسلمانوں پر مظالم: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(38) تاریخی دستاویز: حضرت مولانا علامہ ضیاءالرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(39) جوانانِ شیعہ کو راہِ حق پر گامزن کرنے والے چند سوالات: سلیمان بن صالح الخراشی:

(40) حقیقت شیعہ: حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ:

(41) حرمتِ ماتم: حضرت مولانا اللہ یار خان چکڑالوی صاحبؒ:

(42) حرمت ماتم: حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحبؒ:

(43) حقیقت مذہب شیعہ: حکیم فیض عالم صدیقی صاحب:

(44) حزب اللہ کون ہے: جناب علی الصادق صاحب:

(45) حضرت حسینؓ کے قاتل خود شیعہ تھے: حضرت مولانا اللہ یار خان صاحبؒ:

(46) حرمین کی پکار: وقاص حسن خان صاحب:

(47) خمینی اور شیعیت کیا ہے: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(48) خمینی اور اثناعشریہ کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ فتوی: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(49) خمینیت عصر حاضر کا عظیم فتنہ: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی صاحبؒ:

(50) خمینی ازم اور اسلام: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:

(51) دو متضاد تصویریں: مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحبؒ:

(52) دو بھائی ابوالاعلیٰ مودودی اور خمینی:

(53) سبائی تحریک اور سانحۂ کربلا: مولانا امیر محمد اکرم اعوان صاحب:

(54) سنی شیعہ متفقہ ترجمۂ قرآن کا عظیم فتنہ: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(55) سنی مذہب حق ہے: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:

(56) سنی موقف: ادارہ صدائے اہل سنت کراچی ڈویژن:

(57) سنی موقف: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب:

(58) شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ:

(59) شیعہ اور قرآن: حضرت مولانا علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(60) شیعہ مذہب کے چالیس مسائل: حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:

(61) شیعہ کے ہزار سوال کا جواب: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(62) شیعیت کا آپریشن: محمود اقبال صاحب:

(63) شیعیت تحلیل وتجزیہ: محمد نفیس خان ندوی صاحب:

(64) شیعیت تاریخ وافکار: قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب:

(65) شیعیت، آغاز، مراحل، ارتقاء: علامہ احمد بن سعد حمدان صاحب:

(66) شیعہ مذہب دین ودانش کی کسوٹی پر: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری صاحبؒ:

(67) شیعہ مذہب سے ایک سو سوالات: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

(68) شیعہ سنی اختلاف حقائق کے آئینہ میں: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:

(69) شیعیت کا مقدمہ: حضرت مولانا ابوالحسنین ہزاروی صاحب:

(70) شیعیت: ڈاکٹر محمد البنداری صاحب:

(71) شیعیت کا اصلی روپ: جناب غلام محمد صاحب:
(72) شیعیت کا مقدمہ ایک اجمالی نظر میں: مولانا عبدالمنان معاویہ صاحب:
(73) شیعہ اثناعشریہ اور عقیدۂ تحریف قرآن: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ:
(74) عقیدۂ تقیہ: الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر صاحب:
(75) عقیدۂ امامت اور حدیث غدیر: حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب:
(76) عقائد اہل تشیع کا علمی محاسبہ: سید احمد بن زینی دحلان صاحب:
(77) عبقات: حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ:
(78) فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ:
(79) فتاویٰ عزیزی: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صاحبؒ:
(80) فتنہ سبائیت کا نیا روپ: عطاء الرحمٰن قاسمی صاحب:
(81) گستاخ صحابہؓ کی شرعی سزا: حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ:
(82) قہر خداوندی بر گستاخانِ اصحابؓ نبی ﷺ: محمد اسماعیل گرگتی صاحب:
(83) مذہب شیعہ کا علمی محاسبہ: مولانا عبدالعلیم صاحب:
(84) مذہب شیعہ: علامہ محمد قمر الدین سیالوی صاحب:
(85) متعہ کی شرعی حیثیت: پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب:
(86) متعہ کی حقیقت: عثمان بن محمد الخمیس صاحب:
(87) متعہ اور اسلام: علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب:
(88) مذہب شیعہ: مولانا نور حسین عارف صاحب:
(89) مذہب شیعہ کے دوسو مسائل: حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی صاحبؒ:
(90) ہم ماتم کیوں نہیں کرتے: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ:
(91) ہم سنی کیوں ہیں؟ بجواب میں شیعہ کیوں ہوا: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:
(92) ہزار سوال کا جواب: حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ:

ناظرین کرام سے درخواست

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مدد اور توفیق سے اپنے دینی بھائیوں کو تباہی اور دھوکہ کھانے سے بچانے کے لئے دینی فریضہ سمجھ کر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

آپ حضرات سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دین کی خدمت ہی کی نیت سے اپنے دوسرے بھائیوں تک اس کو پہنچانے اور اس کا مطالعہ کرانے کی جو کوشش آپ کر سکیں اس میں کمی اور سستی نہ فرمائیں۔اور اس سلسلہ میں اپنے کو حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے لشکر کا سپاہی سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کو اِس کی توفیق عنایت فرمائیں اور اِس عاجز کے اس عمل کو قبول فرمائیں۔(آمین ثم آمین)

آپ کا بھائی.....محب اللہ قریشی

اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام اُمت مسلمہ کو سمجھ کی توفیق نصیب فرما کر اسلام کے حقیقی محافظ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔اور اسلام کے دشمنوں کو پہچاننے کی صلاحیت نصیب فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم

وتب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم

(ختم شد.......239 صفحات)